تاریخ وصاف

جلد اول

تا اختتام عہد ارغون خان

جسکو

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے پی ایچ ڈی

پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

نے

بعد اخراج اشعار و عبارات عربی

برائے

امتحان منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی

مرتب کیا

اور

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

نے

کریمی پریس لاہور میں باہتمام میر قدرت اللہ چھپوایا

مقدمہ

تاریخ وصّاف کا اصلی نام تجزیۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار ہے، اس کا مصنف عبداللہ بن فضل اللہ شیرازی ایلخانیوں کے زمانہ میں بعہدۂ مستوفی مامور تھا اور چونکہ سلطان اولجائتو نے اُسے "وصّافِ حضرت" کا خطاب دیا تھا اس لئے اس کی کتاب کا نام تاریخ وصّاف پڑ گیا۔

تاریخ وصّاف ایلخانیوں کے زمانے کی تاریخ ہے اور وہ پانچ جلدوں میں ہے جن میں ۶۵۶ھ سے ۷۱۲ھ تک کے حالات درج ہیں یعنی تاراجِ بغداد سے لے کر سلطان اولجائتو کے عہد تک۔ مصنف نے اوّل چار جلدیں مکمل کر کے ۷۱۲ھ میں علامہ رشید الدین وزیر (صاحب جامع التواریخ) کی وساطت سے اپنی کتاب کو سلطان اولجائتو کے حضور میں پیش کیا جس پر اس کو خلعت اور "وصّافِ حضرت" کا خطاب ملا۔ پانچویں جلد ۷۲۸ھ کے قریب لکھ کر بڑھائی گئی جس میں سلطان ابوسعید ایلخانی کے عہد کے حالات شامل کئے گئے۔

یورپ کے بعض فضلاء اس امر کے شاکی ہیں کہ تاریخ وصّاف کا اندازِ بیان نہایت پیچیدہ اور مغلق ہے، یہ صحیح ہے کہ اگر مصنّف اس کو زیادہ سلیس عبارت میں لکھتا تو پڑھنے والے کو آسانی ہوتی اور کتاب کی ضخامت میں بھی تخفیف ہو جاتی۔ لیکن فی الجملہ کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا طرزِ تحریر اس درجہ تھکا دینے والا نہیں ہے جتنا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے اور جب ہم اس کا موازنہ بعد کی تصانیف کے ساتھ کرتے ہیں (مثلاً وقائع نعمت خاں عالی) تو ہمیں وہ ازبس آسان معلوم ہوتا ہے اور خصوصاً اشعار و قطعات کے جا بجا آنے سے وہ اور بھی دلچسپ ہو گیا ہے۔

تاریخ وصّاف اس سے پہلے دو دفعہ چھپی ہے ۱۲۶۹ھ میں بمبئی میں کامل پانچوں جلدیں طبع ہوئیں اور اس کے بعد ۱۸۵۶ء (۱۲۷۲ھ) میں صرف پہلی جلد

یورپ میں بمقام ویانہ (آسٹریا) مع جرمن ترجمے کے شائع ہوئی، اس پہلی جلد میں سلطان ارغون کی تخت نشینی تک کے حالات ہیں اور یہی ہے جو موجودہ اڈیشن میں ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے،

اس اڈیشن کے شائع کرنے سے کوئی علمی خدمت مقصود نہیں ہے، چونکہ پنجاب یونیورسٹی نے امیدواران امتحان منشی فاضل کے لئے وصّاف کی پہلی جلد کو نصاب میں داخل کر دیا ہے اور اس کے ساتھ یہ قید بھی لگادی ہے کہ عربی اشعار اور عبارات کو نصاب سے خارج سمجھا جائے لہذا طلبہ کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ اڈیشن طبع کی گئی ہے اور اور وہ ضرورت زیادہ اس لئے محسوس کی گئی کہ اس سے پیشتر کی اڈیشنیں سخت نایاب اور گراں ہیں، عربی اشعار اور عبارات کو میں نے خارج کر دیا ہے صرف بعض بعض جگہ پر جہاں ادائے مطلب کے لئے ان کا باقی رکھنا ضروری تھا ان کو رہنے دیا گیا ہے آیات قرآنی کو زیادہ خارج نہیں کیا گیا کیونکہ ان کے مطالب کو سمجھنے میں مسلمان طلبہ کو زیادہ دقت نہیں ہوتی اور خارج کرنے کی صورت میں بالعموم عبارت میں خلل اور ضعف پیدا ہوتا ہے،

مجھے افسوس ہے کہ باوجود احتیاط کے ساتھ پروف دیکھنے کے متن میں طباعت کی غلطیاں بہت رہ گئی ہیں، غلط نامہ حتی الامکان مکمل کر کے ساتھ لگا دیا گیا ہے ناظرین سے التماس ہے کہ مطالعہ سے پہلے متن میں ان غلطیوں کو درست کر لیں۔

اگست ۱۹۲۷ء
لاہور

خاکسار
مرتّب

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ۲ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

حواشی

صفحہ ۹۷ سطر ۴، چنانکہ شعر خاقانی شروانی ..... الخ، اصل متن میں خاقانی کا یہ شعر دیا ہے جو موجودہ اڈیشن میں غلطی سے حذف ہوگیا ہے ؎

ذات العماد خرم خیر البلاد عالم

بیت الحرام ثانی دار السلام اصغر

دراصل یہ شعر خاقانی کے ہاں دربند کی تعریف میں ہے، دیکھو کلیات خاقانی ص ۳۴۸،

صفحہ ۲۱۵ سطر ۱۷، یہ شعر دونو مطبوعہ اڈیشنوں میں لعینہٖ اسی طرح پر دیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ دوسرے مصرعے کا وزن منکسر ہے، میں اس کو کسی ذریعے سے درست نہیں کر سکا،

صفحہ ۲۳۵ سطر ۲، بالمکتوب بے روان فرمود . . .، سلطان احمد نے اس خط میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہمیں بچپن ہی سے اسلام کی طرف مائل رکھا۔ اب جب کہ ہم کو خدا نے منصب شاہی عطا کیا تو ہم نے واجب سمجھا کہ اپنے اسلام لانے کا اعلان کریں تاکہ کافتہ المسلمین کے ساتھ ہمارا رشتۂ محبت و یگانگت مستحکم ہو، ہمارا عزم ہے کہ شریعت دین محمدی کو اپنا دستور العمل بنائیں اور مسلمانوں کی اصلاح و بہبود کیلئے کوشاں ہوں اور مساجد و مدارس اور دیگر عمارات خیر کی بنا کی طرف متوجہ ہوں اور قوافل حجاج کی حفاظت اور راستوں کے امن و تحفظ کا پورا ذمہ لیں بفضل خدا ان سب ارادوں میں ہماری نیت خالص ہے، ہم چاہتے ہیں کہ سلطان مصر کو بھی

خدا انہی کوششوں کی توفیق دے تاکہ ہمارے باہمی اتحاد سے رعایا کی صلاح و بہبود بوجہ احسن ظہور پذیر ہو اور فتنہ و فساد کا سد باب ہو جائے اور مسلمانوں کے جان و مال کی پوری حفاظت ہو،

سلطان سیف الدین قلاؤن نے اس خط کا جو جواب لکھا ہے وہ آگے درج ہے، اس میں سلطان احمد کے اسلام لانے پر اظہار شکر و مسرت ہے اور باہمی مصالحت و اتحاد کی نیت پر تحسین و آمادگی ظاہر کی گئی ہے،

صفحہ ۲۵۸ سطر ۷ و ۸، بیکے چیرخ سا... الخ، بمبئی اڈیشن میں بجائے "سفاح" اور "سراح" کے "سقاح" (بالقاف) اور "شراح" (بشین معجمہ) دیا ہے لیکن ان چاروں میں سے کسی کے بھی ایسے معنے نہیں جو اس شعر میں کھپ سکیں اور اگر ان کے کچھ معنی ہوں بھی تو فردوسی کے ہاں اس قسم کے غلیظ قافیوں کا آنا بعید از قیاس ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قافیے کے الفاظ کتابت کی غلطی سے بدل گئے ہیں، شاہنامے میں ان اشعار کا مجھے پتہ نہیں چل سکا ۔

حمد و ثنائی که انوار اخلاصش آفاق و انفس را چون فاتحهٔ صبح صادق متلألی سازد و شکر و سپاسی که در موقع شائستگی خلعت لَئِن شَکَرتُم لَأَزِیدَنَّکُم در جیبِ وجود جان اندازد. جناب قدس مالک الملک بحق واجب الوجود را تَعَالیٰ عَن ذٰلِكَ الفَهمِ وَالقِیَاسِ کَمَالُ ذَاتِهٖ وَجَلَّ عَن مُسَابَقَةِ الظُّنُونِ جَلَالُ صِفَاتِهٖ که جوهر بسیط معلول اوّل را از خزانه خانهٔ کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا فَأَحبَبتُ أَن أُعرَفَ بیرون آورد و أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ العَقلُ وباز از شاخ نوبر عقل فیاض گُلِ نفس کل را بصباء صنع صمدیت بشکفانید و بوساطت آن دو جوهر جواهر مجرّدات و نفوس مفارقات در سلسلهٔ امکان تمکنت تعدد یافت و اجرام علویّات در میدان شوق انوار جمال و مطالعهٔ جلایای اسرار کمال او گوی صفت در خم چوگان تقدیر گردان شد. بیت

همه هستند سرگردان چو پرگار
پدید آرندهٔ خود را طلبگار

وچوں قبّۂ نیلگونِ گردوں برافراشت وبلآلی کواکب ودراری ثواقب برنگاشت۔ از تاثیراتِ حرکاتِ شوقی آں سلسلۂ اسطقساتِ اربعہ بانضادِ امزجہ واختلافِ کیفیات وتباینِ اثبات دریکدیگر پیوست وترتیبِ ترکیبِ آخشیجانِ ثلث درعالمِ کون وفساد بظہور آمد۔ ترکیب اوّل معادن بود بصفاتِ الوان وخواص متصّف گشتہ ہر نوع ازآں تکوین تکّون رابیانے واضح وتبیانے لائح آمد نگینِ لعل ویاقوت آبدار و اقطاعِ جواہر زواہر بنقشِ خاتمِ وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ منتقش شد سبیکۂ زرساو وقرصِ سیم ناب در بوتۂ شمس و زرگر دار الضرب ایجاد سکّہ بر شعر

فَفِی کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

برچہرۂ وجود نہاد۔ ودر ترکیبِ ثانی نفسِ نباتی از پردۂ تواری عدم بصحراءِ ترائی وجود خرامید در وے صفاتِ معادن مجتمع آمدہ بطعوم و روائح وقوائ جذب وامساک ونشوونماؤ تولید مثل وتصویر نوع مزید امتیاز یافت وہر جزوے ازآں بر وحدت صانع وموجودے کہ وجود واجبش برماہیت زاید نیست۔ دلیلے قاطع وبرہانے ساطع شد چہرۂ گلبرگ حمری بخط شنگرفی شعر

بنفسہا بعضہا بعضہا

عَلٰی قُضُبِ الزَّبَرْجَدِ شَاہِدَاتٌ بِاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ لَہٗ شَرِیْکٌ

رقم کشید وصفحاتِ الواحِ اشجار بقلمِ خضرت ونضرت ازمعنیٔ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا نگار پذیرفت۔ قامتِ شمشاد وسروِ آزاد اقامتِ

جامع

صدق بندگی را باذانِ اللّٰہ اکبر خالق الاشیاءِ ومکوّر الاظلام والاضواء هیات رکوع گرفت۔ بیت لمؤلفہ درصبح وشام هیات رکوع گرفت

تسبیح حمد ونشر ثناے تو می کند

در کوہ سنگریزہ وبر شاخ گل صبا

ودر طور ترکیب ثالث نفس حیوانی پائی در دائرۂ اختراع نهاد خواص آں ترا کیب در وے مستحصل وبموهبتے دیگر از داعیۂ شهوت وغضب وکمنت احساس قدرت وحرکت ارادی کہ نتیجۂ جان وقوی بود مخصوص شد اصناف طیور در زوایاے او کار بالحان ترنم وتغرید وانواع وحوش وسباع ودبابۂ وجار واجام بصهیل وصیاح وتصویت وضروب سوائم وهوائم در اجزار خاک وحجاب الحجار بدبیب اللّٰہ خالق کل شئی وهو الواحد القهار گویاں شدند۔ چوں نوبت ترکیب بدرجۂ رابع رسید مختصر نشر را کہ نوع الانواع بود از تربیت آبار فلکی وامهات عنصری در مشیمۂ ارادت بمراتب تکوین و انشایوماً فیوماً وحالاً فحالاً بگذرانید وبعد ازآنکہ در کارخانہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم هیولی جسے او قابل صورت وصوّرکم فاحسن صورکم گشت۔ اورا درمقام ثم انشاناہ خلقاً آخر فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین مرتبتی دیگر ما وراے ایں اطوار کرامت کرد و بحصول مزاجے نزدیک باعتدال بمکمن وستور نفس ناطقہ گردانید و بشرف قوّت عاقلہ تشریف ولقد کرّمنا بنی ادم ارزانی داشت تا در مدارج استکمال فضائل ذاتی ومعارج استقلال بمعرفت توحید باری

بدرجهٔ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ باشارت اِنَّ فِي اخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ترقی می جوید و آئینهٔ نفس را بعد
از تخلیه بنقوش تحلیه تجلیه می دهد چنانچه صُور معرفت موجودات را
حاکی و در سلک ملائک مقدس و نفوس مفارق و عقول مجرد و بشرف
انضمام حالی شود و از حصول آن استعداد استسعاد بهشتی دور از شائبهٔ
زوال و عمری مصون از لاحقهٔ کمال و فرحی بی خوف انتها و لذتی
بی زحمت انقراض می یابد و قوام آن حمد بی قیاس و تالی آن سپاس
بی منتهی شمائل رسائل صلوات و فوائح روائح تحیات چنانکه مرسلهٔ
حوران فردوس از نزهت نسائم آن صورة . مصراع لمولفه

تَحَرَّكَ فِي نَحْرِ الْحَبِيبِ حَمَائِلُ

گیرد در اثنای آن ثنیات عرصهٔ دل چون رخ و عارض بتان گل و سمن
بر دبانند طوطی نوای وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى و معجز نمای اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ... ـین
زلف وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى و جنگلی چشم وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى صاحب ذیل قربتی که در
خلوت سرای لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ چاوشان حجاب تمکینش بدورباش لا ینفی
دست تو لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ بر پیشانی انبیا و
اصفیا می نهادند صاحب شریعتی که در مقام نسخ ملل و ادیان و تاسیس
قواعد ملت حنیفی دم مباهات عُلَمَاءُ اُمَّتِي كَاَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ می زد جمیع
خلقی که بامزیت وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ با ضعفا امت تقابل اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ . می جست موید لطفی که در معسکر بُعِثْتُ اِلَى

الاسود و الاحمر تهدیداً تابی السیف گرد بدعت و طغیان از لوح وجود فرقهٔ
ضلال بشست و بر خلفاء راشدین و ائمهٔ دین و متابعان و اهل بیت او که
مبارزان میدان والسابقون السابقون و دلنوازان حدیقهٔ اولئک المقربون اند
اما بعد تحریرکشان کارگاه والذین اوتوا العلم درجات ذات بے
همال صاحب سعید حاوی القدح المعلی فی حلبة الفضائل ذو العلی علاء الدین
صاحب الدیوان عطا ملک ابن الصاحب المغفور بهاء الدین محمد بن محمد
الجوینی را طیب الله بنسائم الروح روحهم و والی من غنائم الرحمة فتوحهم
بحلیت رجاحت عقل و سجاحت خلق و تبحر در فنون براعت و تفنن
در اصول فضائل و تفرد در اسالیب علوم و تقدم در قوالب حکم
آراسته بودند و با وجود کمال دولت و ایالت و اشتغال بامور ملک
و ملت در سرا و ضرا مشاطهٔ کلک سحار و نتائج خاطر غرائب بار او
گوش و گردن عروس سخن را بنظم ینتثر عقد اللؤلؤ المنظوم
من انتظام بدایعه و نثر ینتظم سلک الحلل للورد المنثور عند ابتسام
روایعه زیورے ساخت و برائے مستفیدان رواج علوم بر مجمرهٔ معطرهٔ
فائده بخور افادت مے سوخت هلم جرا تا خاطر عاطرش
فصوص جواهر بلاغت و نصوص آیات براعت فهرست
ابواب مآثر و عنوان صحیفهٔ مفاخر را اعنی تاریخ جهان
گشائی جوینی بل جام جهان نمائی معانی در سمط ضبط آورد
مشتمل بر ذکر احوال دولت مغول و دیگر سلاطین و ملوک اطراف

در نوبت خانیت ایشان از مبادی خروج پادشاه جهانگشائے
چنگیز خان تا زمان فتح بلاد اہل الحادیہ بحشم مواکب کواکب عدد
ہلاکو خاں لمؤلفہ بیت

زاں سخن پرور نظم یکبارگی معلوم شد
کاں چہ عالی رای ملک آرای معنی پرورست

چون این نسخہ کہ موجب نسخ مصنفات ارباب نسخ معانی بود و آن
جریدہ خریدہ آسا از شکن زلف حروف چہرہ حور اوش نمود الفاظ
معانی با عقول فضلا و بلغا محل التحاظ غوانی در دل ربائی آغاز نہاد
و آن ابکار افکار ہر یک از زبان منشے و ملکی آوازے داد لمؤلفہ بیت

بے سخن تا سخن اندر سخن افتد باشد
سخن اندر سخنان از سخن آرائی من

بحقیقت از سیاقت این ترسل و نمط سخن طرازی و حسن ابداع و اختراع
تضمینات منثور و منظوم و تلویحات منطوق و مفہوم کلم سحبانی و حکم
لقمانی و خطب قسی را بازار اشتہار بشکست و در غیرت آن انتباع
و ایجاز در رعایت حقیقت و مجاز و محض ایجاز و اعجاز و تناسب صدور
و اعجاز در صورت تشبیہات نازک و تخئیلات مرغوب و ایہامات
چابک و اوصاف خوب جہانیاں را اسباب جہانگیری و جہاندا ری
و کمال بطش و سیاست و وفور استیلا و استعلا - اروغ میمون چنگیز خان
و ترتیب لشکر کشی و دشمن کشی و آئین موافقت و مطابقت و شیوۂ

یہ نسخہ غور سے دیکھنا

شہامت وشجاعت ایشان کہ در ہیچ عہد برین سیاقت معہود نبوده
و از ہیچ تاریخ برین نمط مطالعہ نرفتہ معلوم ومحقق شد بدین منت عطا
ملک را ملک عطا بہ اصحاب درایت مخلد ماند وصاحب دیوان صاحب
دیوانین وحاوی مرتبتین گشت ۔ پس در نوبت خانیت میمون وعہد
دولت روز افزون پادشاه اسلام مالک رقاب انام ایلخان سکندر
ہمت خاقان غلام سایہ بان امن وامان اہل ایمان خان خانان جہان
غازان محمود سلطان خلّد اللہ سلطانہ کہ عراض ممالک عالم بانوار معدلت
شامل او مانند خلد برین آراستہ گشت ورباع دولت موروث از خاشاک
کفر وضلالت نود واند سالہ پیراستہ کنایس مجوس ومعابد اصنام را
مدارس علم ومساجد اسلام ساخت واعلام دین ہدی تا عنان آسمان
برافراخت طنطنۂ دین محمدی از دبدبۂ کوس دولت محمودی مزید
پذیرفت ودرخیابان سینۂ مشرکان کہ منابت گیاه کفر وگناه بود غنچۂ
توحید وایمان بشگفت موالان درموالات ملت حنیفی بصدق اعتقاد
قدم گذاروند ودر یک لحظہ کفار اتراک اراد واشرار صاحب اسرار شدند
بدین مقدمات مجموع حکایت غزوات واجتہادات محمود سبکتگین در دین
پروری وداد گستری کہ بطون مصنفات افاضل بذکر آن مشحون است بر
باز ارِ استیفا اسرار حشو نمود ودر شیوهٔ جہانداری وکامگاری باعدالت
سن ونضارت غصن عمر گوئی سبق از جہانداران جہاندیده وخانان تجربت
یافتہ برده ودر بلاد وعباد در اطراف واکناف بیمن فراست وحسن سیاست

ازدواجت
اسپهبد

نود و اند از نود سال

بجماعت بانام

او معمور و مسرور شد، لمؤلفه شعر

عالم از عدلش چناں آباد و خرّم شد کہ نیست
فتنه جز در چشم خوباں رخنه جز در عهد شاں

بالهام سعادت و افهام هدایت در ضمیر کمتر بنده دولت خواه المقصّر فی جنب
الله عبد الله بن فضل الله جعل الله عُقباه خیراً من اُولاه سوانح خاطر
در طریان و جواذب فکرت در جولان آمد تا این نوعروس بدائع را که
بتجلّی افضال حالیست حالی برائے تتمیم خالی از خلخالی نگذارد و آں
چنگلی بستگان فتقلی نسب که دامن نازِ معنی از سر کرشمه برافشانده در پاے
غنج و دلال مے کشند و سر آستین طنز بر رسائل اواخر و اوائل
می افشانند بذیل تجدید ذکری مذیّل گرداند و درین مجلّد نام نیک
پادشاه مؤیّد و مخلّد، و بعضی حوادث و وقایع که بعد از انصرام آں
دور و زمان شعبده فلکِ دوّار و حریف بے مهر سپهر بر رقعهٔ
ظهور انداخته و از معتبرانِ کیفیت آں باز جسته الی یومی هذا و هو اواخر
شعبان سنه تسع و تسعین و ستمائه و الی بقیّة عمری و الی الله افوّض
امری از منقول و مروی و مسموع و مرئی بتفصیل و اجمال بر حسب
اقتضاء وقت و حال در سلک کتابت انتظام گیرد تا سلسلهٔ این
حکایت و احدوثهٔ این روایت که از عجائب شهور و اعوام است
انقطاع نه پذیرد چه فاضل محنّک و مقبل مدرک از مطالعهٔ علم تواریخ و
تطلّع بر مقدمات و مقامات امم سالفه و قرون ماضیه تاثیر اجرام علوی و آثار

...قصیر معونتها

حوادث عالم سفلی مهذب عقل و مجرّب نفس گردد۔
و خود حکمتِ الٰہی چناں اقتضا کردہ کہ بقاءِ انسان بالشخص محال
است۔ بناءً تنسیق ایں مقدمات شرف علمی کہ بداں مجاری
احوالِ متقدّم و کیفیتِ مآل قرونِ متقادم معلوم شود توان دانست
کہ در چہ درجۂ مکانت باشند و منافع آں جمیع فرق را از سائد
و مسود فاضل و مفضول چگونہ شامل افتد۔ ایں نیت ثبت و
عزم جزم شد۔ ع

گفتم کہ مگر دلے و طبیعت ہمرا

چندانکہ در تعلیق و تلفیق مبالغت رفت رویت کہ از لوازم
طبعِ عزیزی باشد باوجودِ تعریقِ جبینِ خواطر و تفریقِ دفینِ ضمائر
تنبیق و ترشیق مواطات نکرد۔ سرعت ذکائی کہ پیوستہ مانندۂ
برقِ خطاف در مضائق معانی جواز کردی بتراکم غمام غموم محجوب شد
خاطر سودائی از ہرزۂ لائی بستۂ دام ملالت و خستۂ سہام کلالت گشتہ
گفت ع

مارا بجز از عشق تو درویشیہاست

پس مہرۂ اضطرار بہ افشاند و بطنز ایں افسانہ برخواند۔ خزانۂ
افراسیاب را در زاویۂ خانۂ من ودیعت ننہادہ چنیں طلب عزرد
دُرر از من چراست۔ آفتاب رخشندہ نیستم تا افاضت انوار بے سعی
توانم کردن ایں استضاءت و استنارت دمادم بنا بر کجاست

مواطات: موافقت
مگفتنی
چراست

شب ہا بگوشۂ صفحۂ دماغ ورائے پردۂ متخیلہ ابکار معانی را زیور تصویر بستہ ام و در تخلیق معانی و تولید بنات ضمیر اسرع من نکاح ام خارجہ سحر ہا نمودہ۔ امروز دست زدۂ خمول و پائمال اختلال است باز آغاز سودائے دیگر نہادہ بیت

از مشکل غمہای نو فریاد اے دل
آمدہمہ سعیہا ست برباد اے دل
اندر طلب امید بے حاصل تو
جز خون جگر ز دیدہ نکشاد اے دل

چوں از استنطاق او جز استنکار و استنکار فائدہ روی ننمود

ع باخامہ زروئے دلنواز می گفتم

اے مفسر آیات ضمائر و ترجمان لغات سرائر اے چمن پیرائے حدیقۂ معانی و نقش بند کارگاہ بانی فانی بلطف ربانی دل کار افتادہ را دستگیری کن و پائے تثبت بجائے دار۔ وسودائے طیش و خفت کہ در دماغ مرکب داری ترک دہ تا از دشمن و دوست بتیغ ملامت سرزنش نیابی۔ بیت رباعی

با کلک بگفتم اے سخن پردازم	دہ شرح غم فراق بکشا رازم
گفتا کہ نیم من آہن یا سنگ	ممکن نبود کہ من در آتش سازم

قلم چوں از نے بود انگشت بخائید و بزبان صریر نغمہ آغاز کرد

ع بشنین کنون و قصہ آں گوی اشکبار

در جواب گفت. دریں طریق دمے برآوردن وقدمے گزاردن بیت

نبود کار چو من سر زدہ سودائی — خاصہ چوں تو سر شستن سخن آرائی

مدتے تا ترجمانیٔ ضمیر پریشان نو کردہ ام وخاطر زادگان حور او شت را

از مشک و عنبر بالبن و بستر ساختہ حاصل آں جز سیاہ روئی من

و سفید کاریٔ تو چہ بود۔ امروز زمانہ موسم شناخت ادبیت۔

منقولات

ہر ادیبے کہ ہنگام تحقیق لغت و بیان کامل بلاغت ماثورات اصمعی

لغوی را لغوی پندارد و منقولات ہروی را ہمراہ مطلق خواند

سخنہای ا۔۔۔

جاحظ آنجا حظ از دانش خود نہ بیند۔ وکسائی گلیم بر سر نزہات

پوشد۔ مزی را کلاب صفت قلادہ تعلیم بندد و رجوبہ را قحر گوش دار

در تبصص بصیرت شرمساری اندازد و در کشف مسائل نحوی بہار رشد قیسہ

ندا رفلموا نحوی بنتق سمع نحاۃ عہد رساند۔ اخفش خفاش صورت

منواری گردد و مازنی را وزنی نماند و تعلیلات مبرّد بارد نماید

ابن الحاجب محجوب شود و زمخشری را زمخ شمرد و فرا را بمقراض

اعتراض پوستین پیراید و ابن الاعرابی را عدا عراب آموزد۔ لامحالہ

مساوی ومثالب او مانند لغات مختلفہ در زبان کافّۂ امم افتند و

بمجرد جعل اقاویل صحاح او را بسقم نسبت دہند و عین نقصان را

بر چہرۂ فضائل او فائق شمرند ذکر او چوں بدل غلط بر زبان رانند و

اعتبارش مانند مبدل در طریق طرح استعمال کنند وگاہ و بیگاہ

از تفاوت محن و انجلاب فتن با دلے گرم و دمے سرد گویند۔

بیت

دمِ من ہمچو باد بہ آہن　　چشمِ من ہمچو ابر در بہمن
نرگس و گل شدم کہ نگشایم　　جز بآب و بباد چشم و دہن

ہمچنیں ہر صاحب رائی معنی آسای نافذ ذہن ناقد طبع کہ چوں با اہلِ ارتجال بابا طرۂ پاکیزہ روبان نظم بازی کنند و در شیوۂ رکب و طرد قریحۂ امرء القیس قربح شود و در اسلوب مدیح طبع از ہر زہیر از ہر لطائف کرانہ جوید و در حسن اعتذارات خاطر عذرا ر نابغہ عقدۂ تعذر گیرد و از اوصافِ خمور و ذکرِ سرور اعشی منغشی گردد و بعرض سلاستِ الفاظ و نفاستِ معنی و طراوتِ ترکیب لبید را بلید و جریر را جریرہ گوید و فرزدق را فرازِ دق و تبیر کشند و سمر سمرہ را رقم تفریع زند بحتری را بحتری نخرد و معری را از عربیت معری داند و معزی را امواتِ ابیات معزی گرداند۔ ابنِ اسما را اسمِ بلا جسم انگارد و کثیر را از تغزل بقلیل و کثیر دم در بندد، ہر آئینہ از کثرتِ معاندتِ زمان و قلتِ معاونتِ اخوان حاصلِ عمرِ عزیز را بر تذکرِ ابیاتِ ابن المقرب مصروف خواہد کرد و در بیداد روزگارِ بے بنیاد این شکایت ورد زباں ساخت۔

بیت

مرا دلیست چو بنیاد مکرمات خراب
چو چشمِ یار و چو رخسارِ مردمے بے آب
دلے رمیدہ چہ گفتم دلے چگونہ دلے

دلے چو ماہی بر سنگ تفتہ در طپطاب
دلے صبور محنت دلے شکور عنا
دلے نفور ز راحت دلے انیس عذاب
دلے بآفت بے منتہا رچرخ اسیر
دلے بر آتش حرمان روزگار کباب
دلے نہ نیست نہ ہست و نہ ہوشیار نہ مست
نہ منزجر ز عقاب و نہ مستحق ثواب
دلے کہ چوں ہوس بزم بائدش باشد
گہے ز نالہ رباب و گہے ز اشک شراب
دلے کہ چوں کند او یاد نیکواں گردد
چو حال خال مشوش چو چین زلف بتاب
دلے کہ بر دل او دشمناں بجفا بستد
چو آرزو کندش ذوق صحبت احباب
غلط ہمی کنم این نیست دل سپہر غمیست
کہ محورش ہمہ رنجست و فکرتش اضطراب

و ہر فاضلے کہ اطراف فضائل را مستطرف است و افانین علوم را مستودع چوں بلبل زبان بشاخسار بیان در ترنم آورد در گلشن سخنان سحبان غنچۂ بہجت بشگفاند و در علم معانی و بیان جرجانی را جز جانی نخواند و در تعذوبت کلام الکفی الکفاۃ را از زمرۂ اکفا نشناسد و در

درایت و کتابت صابی وضبی را صبی داند و بتاسیس تجنیس لستی راستیه
پستی گرداند. هنگام ملح و نوادر ابوسعید رستمی را نوا در دم شکند و در
القار سوال مهلبی را مهلت جواب ندهد بسرعت رویت قابوس را
ملاقی بوس ببیند و از قدرت حذف واصل ابن عطا را مانند الف وصل
و نون تنوین ساقط انگارد و هر موزون طبعے که در معرض بیان عوارض
عروض خاطر خلیل با نوفل کامل و تعمق وافر از رشک توجیه الفاظ
و اشباع معنی او دخیل نماید و یوسف عروضی که صدرنشین رسته عروضیان
است و در موقف عجز صدر را از عجز باز نشناسد و در تقطیع افاعیل چنان
از هشت مقطوع گردد که بمیان فاعلات رملی و مفاعیل هزجی امتیاز نتواند
کرد. دائم روی وار بقید محنت ایام مقید شود و رکن وجودش از
زحاف ضیم و اجحاف هر سیاست غیر سالم و هر متکلمی که در نظم تقاصیر
اصول کلام حاصل محصول را چون تحصیل حاصل محالے داند و هنگام شروع
در مشرع شرع نعمان از خوان نعمای او نواله ستاند و محمد ادریس در حلقه
تدریس قلم بطلان بر سطر در است کشد و مالک مملوک و احمد بخصال
حمیده او مقتدی شود با غوص او در مسائل عویص فقه قول غزالی
نزانه و قفال دون القلتین نماید و مکحول را سرمه تنبیه در دیده کشد
و از هادی منهاج حقائق یعنی لفظ حاوی او الفاظ وجیز نا چیز آید و در
بساط بسیط وسائط بسیط متروک ایم الله که اسباب حرمانش چون
رخصت فقه و اقاویل ائمه فنا و بلاغت نحو و زحاف شعر اتساع یابد و

رزق

شماتتِ حال و قلّتِ منال و کسرِ جاه و حرقتش مندوب و مستحب و نال
و دما استصناع و مستباح گردد۔ و ہر حکیمی محقّق که اگر سرِ درجِ حکمت
بردارد و بمثقبِ رایِ ثاقب لآلیِ حکم راسفتن گیرد از کمالِ غیرت
صاحبِ شفا را رنجور دل گرداند و بتشریفِ قانونِ اشارت راند و
رسالة الطّیر را مقصوص الجناح سازد حدسِ بقراط بقیراطے
نخرد و دیدهٔ حذاقتِ ثابت قرّه تابت قرّه نماید۔ صفا رذہن ابن الکندی
بکندی گراید و در ترکیبِ قیاساتِ منطقے نطاقِ لا ننطق بر میانِ ناطقهٔ
اربابِ نطق بندد۔ علی الحقیقه راحت و تن آسانیِ او در حیّزِ عالم
چون خلاءِ بیرونِ عالم عینِ محال باشد و حصولِ امانیش بہ مثالِ جزوی
لا یتجزّی بالفعل ناموجود آید و ہمّتش مانند جوہر وجودی بذاتِ خود قائم
و شاولیش چون عرضِ محمولی غیر متقوّم مردم قضیّهٔ اورا قضیّهٔ مُهمَله
خوانند و در صغری و کبری از وے حسابے بر ندارند آشنا و بیگانه
برعکسِ مطالبِ او توقّر نماینده و دوست و دشمن نقیضِ مصالحِ اورا
چون استثناء از عینِ مقدّم نتیجِ مرادست دانند امروز فضلِ فضول
و بدائعِ بدعت و ہنرِ محض بے ہنریست ؏

بیت

ہنر را عیب مے گویم که من عیبِ ہنر دانم
درین عہدِ ہنر دشمن درین ایّامِ نادانی

وقاحت را که عینِ فضاحت است فصاحت نام می نہند و

سخافت رائے طبع سخاوت زائے ناتمامی از تمامی کفایت شمرده اند و
سحابۂ عمدۂ مساعی تصور کرده ۔ ہر کہ چون صبح نسبت پیشہ گرفت چون
آفتاب تاج زرنگار بر سر نهاد و ہر آنکہ چون شب پرده پوش خطاها
گشت ۔ شهاب آسا ناوک دلدوزش بر جگر راست کردند چسلم حکم
عجز و ہوان گرفته و عَلَم علم انتکاس یافته زنادِ فضلِ غیرواری و نورِ ادب
در ظلمت تواری ارباب نطق معدود از باب جنون و گیتی مسخر مسخره
و مجون و گردون مربی ہر خسیس و دون ؛
کدام فاضلِ اصیل که جز اشک شفق گون از گردش سپهر بے شفقت
راتبۂ غُدُوّ و آصال دارد و کدام جاہلِ لئیم که در غبوق و صبوح جام کام از
راح فتوح مالامال ندارد ۔ قلم این قصۂ پر غصه چون آب فسرده خواند
و شکایت نکایت آمیز از ثری بثریا رسانید و گفت اگر من بعد الیوم
خود را بدست فکرِ جان سوز تو باز دہم و در طریقۂ تالیف و انشا قدم
بر صفحۂ سیمین بیاض و سر بر خطِ مشکین تو ۔ نہم ۔
دلِ شوریده حال از یارانِ قدیم که زمان شدت و رخا و میقاتِ
خوف و رجا جلیسِ انیس و ہمیسِ ضمیر و ہمراز دمساز بودند ۔ چون روئے
صفا و بوئے وفا ندید و نشنید از صحبت ایشان یکسو کشیده در بیت
الاحزانِ سینه سرِ تنگ خون از دیده مے بارید و زار زار مے سرائید ۔

بیت

باهر که درآمیختم از من ببرید　　جز غم که هزار آفرین بر غم باد

ہر چند خواست تا خامۂ نسیان بر ذکرِ خامۂ دو زبان زند و خاطر را از خاطر فرو گذارد و بواعث

شعر هِيَ النَّفْسُ مَا عَوَّدْتَهَا تَتَعَوَّدُ

درہیجان می آمد و خرمنِ قرار و شکیبائی را بباد بر می داد و می خواند **شعر**

أَيَا مُهَجَاتِ النَّفْسِ فِي ظِلِّ دَارِكُمْ يَفُوزُ بِهَا الْمُشْتَاقُ لَوْلَا الْعَوَائِقُ

آخر الامر دست در دامنِ الْإِبْرَامُ وَسِيلَةُ النَّجَاحِ زد و چند باجنابِ جنات مآب عقل برد و نخستین ستایش کرد بدیں کلام۔

بیت

کاے حروف آفرینش را کمال تو الف وانگہے از لاجورد سرمدی بر چہرہ لام

بر تو و بر نورِ رائے عالم آرایت پوشیدہ نباشد کہ خیمۂ محض چوں نعل آں مقصود بالذات است آنرا بشائبۂ اغراضِ دنی منسوب نتواں ساخت و بہ موضعے دیگر محمول نکرد۔

بیت

گر بے ہنراں قدرِ ہنر ہیچ ندانند

اے عقل خجل نیستم آخر کہ تو دانی

مقالۂ نثر یاراں کہ نیز باراں ساٰمت و ملامت بود بسمعِ اشرف رسیدہ باشد خاطر سادگی جبلّی پیشہ ساختہ و چاشنیِ الْكَسَلُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ چشیدہ و خامۂ سبکسارِ صنادر ع

كَأَنِّي بِرَاقِشُ كُلَّ لَوْنٍ لَوْنُهُ

از خروہ دالی زبان بدرشتی بر کشودہ وبصد زبان شکایت زمین و زمان فرو می خواند۔ مبادا ارباب فضل تکا تر او را در تجاسر و توغل در تملل و تمادی در تعالی پسندارند۔ تادیب و تہذیب ایشان حوالت بنور ارشاد و ہدایت شما رود۔ باشد کہ ایں گمراہانِ بادیۂ تقلید و طوافانِ کعبۂ مجاز ترک اصرار باطل انکار بلا طائل گیرند و الامن باری ازیں منزلِ تنگ سینہ رخت اقامت بیرون خواہم برد و چار تکبیر بر صحبت ایشان زد۔

مصرع رفتم کہ مبادا بے تو خوش یک نفسم

دل ہمچناں بہ عادتِ مالوف مبہوت وار در قلق و اضطراب بود و دور از خور و خواب عقل چوں مبلانِ نفسِ لوامہ در دلجوئی و دلنوازی مشاہدہ کرد و عجز و مسکنتِ دلِ مستمند و تالم و تاثر رفقا بواسطۂ عزیمت او بر قطعیت کلی محقق دانست و سخن معقول تنبیہ بہ مقتضی اِنَّ مِنَ المعروف اِستِماعُ کلامِ الملھوفِ دلداری کہ از حضرتِ کرام غم زدگان را متعارف باشد مبذول فرمود و بطریقِ نصیحت گفت چندیں ماجری باماچرا۔

حامے نفس را کہ شقیق و شفیق او می دانست بر رسالت فرستاد و خاطر و خامہ را احضار فرمود و ایشان را با دل ہم بادلہ عاقلانہ بر تخالف و تالف ترغیب کرد و بر عیبِ استیحاش و تجنب تجنب تحبب و تودد و تقدیم باز خواست۔ بلیغ دل را اندک سکونِ جاشنی بدید آمد خاطر راہِ صفا گرفت و عزم پیوند وفا کرد و دل را گرم ہم پرسید و چون جان در بر کشید و گفت

ع   ما را غم یار خویش کار خویش است

بیا د بیا ور نا چہ داری

خامہ نیز بموافقت سر ارادت بجنبانید و در معنی اِنَّ اذلّ من و قبل

برین دو بیتے کہ وقتے استماع کردہ بود تمثل نمود۔

بیت

چند آنکہ قفا خوردم از دو چون سما   پیشانی من سخت تر آمد در کار

تا باز شدم عاقبت از سر تیزی   با این ہمہ سرزنش بزور از در یار

قدم بر جادۂ مطاوعت نہاد از امل و خاطر باستظہار عفو و اغماض اہل
فضل کہ ساحت معالیشان از تطرق حوادث مصون باد و نصاب افضال
از تطرق زوال محروس شروع رفت و آنرا بتجزیۃ الامصار و تزجیۃ
الاعصار موسوم گردانیدہ

بیت

درہمین حال و درہمین مجلس   ہمین کلک و برہمین کاغذ

بیرنگ نقش حکایات و نیرنگ طلسم روایات چنین ارتسام یافت کہ چون
منکو قاآن در سنہ خمس و خمسین و ستمایہ باستخلاص ملک مشرق از اقصی
بلاد مشرق لشکر کشید و برادر را بلشکرے جرار و عدت و لیساری
بسیار بصوب فراتن از مصاقیات و مضافات حدود شامی نامزد فرمود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دولتش بارسال ایلچی ہا دم اللذات ونبلیغ بر لیغ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ استرداد رفت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ چنداں رونق سلطنت وسطوت لشکر وشوکت یاس رادع ودافع نگشت واز یاس او عوض ماند یاس وتلک الایام نداولها بین الناس۔ وذلک فی اواخر شهور سنه ست وخمسین وستمائة برادرش آریغ بوکا در قراقرم کہ مرکز دائرۂ سلطنت ومعسکر طلیعۂ دولت است ماندہ بود۔ اشاعت این حالت اورا مایہ دہ غرور وداعیۂ ہوس خانیت شد۔ بدین داستان قتغنای ماذر بالتوکہ بزرگترین رخواتین منکو قاآن بود موافقت کرد واز پسران منکای وبرلناش وزبرگی وبعضے نبیرگان چغاتای وارقدای اغول پسر کلکان این رای رانصرت دادند واورا بخانی برداشت ۔

بیت

یکے را برد دیگرآرد بجائے ۔ جہاترا نماند بیکے کدخدائے

از دیگر سوی پسر اوکتین برادر بادشاہ جہان کشای چنگیزخان و دیگر شاہزادگان وامرا ننشاورو تو افق کردہ معاون ومعاضد شدند وگفت راہ قاآنی قوبلائے راست آیینی باوجود آقا چگونہ خیال تفوق بندد بدین سخن کلمۂ اختلاف از ہرکنار درمیان آمد۔

ع ۔ صد ۔ یشے بود مایۂ کار زار ۔

چوں آریغ درمقر مملکت اصلی بود دولشکرہا ازجوانب بوے نزدیکتر

مقصدی امر خانیت شد و طریق شبق و نزق جوانی پیش گرفت و از طریقۂ اسلاف و شیمت پدران نیکوئے خود انحراف نمود و این توہم برخاطر او استیلا یافت کہ شہرے نو بنا کند و خانہ کہ مقر سریر سلطنت باشد از زر ترتیب سازد و روزگار از انشار کاتب انشاد می کرد۔

شعر

خانۂ زریں چہ سازی رائے زریں بایدت
عدل باید ملک را آں کن اگر ایں بایدت
صاحب تخت و کلاہی از خطا ہر روے را
چوں قبا در چین مکش گر ملکت چیں بایدت
با درشتیہاۓ گردوں سازگاری کن بلطف
بر کنار تخت ملک ار نرم بالیں بایدت
گر عروس سلطنت را ہے کنی عقد نکاح
ترک مہر خویشتن از بہر کابیں بایدت
روے در روئے سپر کن چشم بر پرچم گمار
گر نظر در روئے خوب و زلف پرچیں بایدت

پس پرلیغہا باطراف ممالک فرستاد تا خزاین موجود با اموال متوجہات واجب سالیانہ و گلہ و رمہ و انواع مواشی راچندانکہ ممکن باشد بپایۂ تخت اعلی کہ سپہر را دعوی رفعت در محاذات آن ممتنع مے نمود روان گردانند و از تمامت بلاد اہل بزرگان و ممیزان و مہندسان و بنّاآن

واقوایع محترقه سبب اساس و انهدام عمارت و تمدن و توطن و تکثیر سواد آن
شهر که مهندسین وهم در عرصه تخییل بانی آن بود توجه نمایند. آلغوی نبیره
چغتای تمکینی تمام و قربتی عظیم در خدمت او یافته بود و محل اعتقاد و
محرم اسرار گشته و صورة چنان بوده که در مبداء جلوس منکوقاآن چون
خواجه اغول و باتو پسران کیوک خان فرزند صلبی اوکتای قاآن
مواظات کرده با چند شاهزاده و نوینان بزرگ همداستان شدند
که مخافصةً غدری نمایند چنانچه تاریخ جهانگشای آن احوال را
علی التفصیل شارح است. منکوقاآن از منصوبه اندیشها مخالفان
خبر یافت و بأسر و قهر ایشان بأسرهم حکم فرمود و اکثر با اولاد و احفاد
در قبضه اقتدار مقبوض و بر تیغ یاسا معروض گشتند. درین حال
نبیرگان چغتای آلغو و احمد بوری و نیکپی اغول و بغرچی را بسبب
صغر سن و عمر مقدر مخفی داشته اند و از زیر شمشیر قهر خلاص یافته و
سایه تربیت آریغ بوکا نهال قامت آلغو را سرو آسا نشو و نما
داده بود روزگار هر دو را در شیوه اعتنا و اصطناع و صورة اخلاص و
و اتباع انگشت نما دیده. چون آریغ خانیت یافت او را نامزد فرمود
تا در نواحی الماليغ جهام اقامت کنند و آن حدود را براه حکومت
محافظت نماید و خزاین ممالک که ایلچیان بسبب آن تسارع شده
اند آنجا آورند و آلغو آنرا الصوب قراقرم می فرستند تا الماليغ سر بسته
بل مثابت مرکز دارد و دیگر اعیان بلاد و [illegible] و مشاهیر ارکان [illegible]

اقطار که از محیط بمرکز پیوند و چنانچه ثقات جغتایان روایت میکنند
که المالیغ تا بیش بالیغ مسافت دو هفته راه است و از بیش بالیغ تا
خان بالیغ از جانب جنوبی براه بیابان که مغول آنرا لیغری اول گویند
چهل روزه راه و از آنجا تا قیچو که ولایت تنکت است. حد ختای از طرف
مشرق و تا قراقرم از جانب شمال هم چهل روزه راه است و باز از
قراقرم تا خان بالیغ و هم از آنجا تا قیچو همین مقدار مسافت نشان
میدهند. بدین موجبات آلغو را روان گردانید و او شهامتے شامل
و لیاقتے کامل و روعتے مذکور و شوکتے موفور داشت صورتش چون
گل همه تن خوبی و سیرتش چون مُل همه جان روشنی از المالیغ تا
کنجک و تلاش و کاشغر و کنار آب آموی در قبضه حکومت
آورد و لشکرها، چغتایی را جمع کرد و باندک مدت شوکت و استعلاد
مکنت و استغنا یافت خزائن که جهت آریغ بوکا پیش او آورند خود برگرفت و با
روزگار یار شد و عداوت آشکار پس خواست که از اطراف فارغ
و آمن باشد و در تمشیت امور سلطنت و مدافعت خصم توانا متمکن
چون چنگیز خان در مبدا خروج بهر طرف نوینی بزرگ با لشکر جشن
سترگ می فرستاد تا هرکجا بربقه طاعت و ایلی در آیند رعایت
کنند و آنجا که تمرد و تمرد نمایند اندار و تنکیل بے نهایت بتقدیم رسانند
حکم فرمود تا پسران چهارگانه هر پسرے میرے را با هزاره بسرحد
هندوستان و نواحی مشهور غزنان و طالقان و حلی آباد و کاونگ و بامیان

و انواع محترقه بسبب اساس و اتمام عمارت و تمدن و توطن و تکثیر سواد آن
شهر که مهندس وهم در عرصهٔ تخیل بانی آن بود توجه نمایند. آلغوی نبیرهٔ
چغتای تمکینی تمام و قربتی عظیم در خدمت او یافته بود و محل اعتقاد و
محرم اسرار گشته و صورة چنان بوده که در مبداء جلوس منکو قاآن چون
خواجه اغول و باتو پسران کیوک خان فرزند صلبی اوکتای قاآن
مواطات کرده با چند شاهزاده و نوییان بزرگ همداستان شدند
که مخافةً غدری نمایند چنانچه تاریخ جهان گشای آن احوال را
علی التفصیل شارح است منکو قاآن از منصوبهٔ اندیشها مخالفان
خبر یافت و بأسر و قهر ایشان بأسرهم حکم فرمود و اکثر با اولاد و احفاد
در قبضهٔ اقتدار مقبوض و بر تیغ یاسا معروض گشتند. درین حال
نبیرگان چغتای آلغو و احمد بوری و نیکپی اغول و بیتجی را بسبب
صغر سن و عمر مقتدر مخفی داشته اند و از زیر شمشیر قهر خلاص یافته و
سایهٔ تربیت آریغ بوکا نهال قامت آلغو را سرو آسا نشو و نما
داده بود روزگار هر دو را در شیوهٔ اعتنا و اصطناع و صورة اخلاص و
و اتباع انگشت نما دیده. چون آریغ خانیت یافت او را نامزد فرمود
تا در نواحی الما لیغ جهام اقامت کند و آن حدود را براه حکومت
محافظت نماید و خزاین ممالک که ایلچیان بسبب آن تنازع شده
اند آنجا آورند و آلغو آنرا الصوب فرا فرم می فرستند بالمالیغ مسر[illegible]
بل مناسبت مرکز دارده و دیگر اعیان بلاد و بیوتهای معمور شهر او کان [illegible]

اقطار که از محیط بمرکز پیوند و چنانچه ثقات مجتازان روایت میکنند
که المالیغ تا بیش بالیغ مسافت دو هفته راه است و از بیش بالیغ تا
خان بالیغ از جانب جنوبی براه بیابان که مغول آنرا لغری اول گویند
چهل روزه راه و از آنجا تا قیچو که ولایت تنکت است ـ عدختای از طرف
شرق و تا قراقرم از جانب شمال هم چهل روزه راه است و باز از
قراقرم تا خان بالیغ و هم از آنجا تا قیچو همین مقدار مسافت نشان
بیدهند ـ بدین موجبات آلغو را روان گردانید و او شهامتی شامل
و لیاقتی کامل و روعتی مذکور و شوکتی موفور داشت صورتش چون
گل همه تن خوبی و سیرتش چون مل همه جان روشنی از المالیغ تا
کنجک و تلاش و کاشغر و کنار آب آموی در قبضه حکومت
آورد و لشکرها، چغتایی را جمع کرد و باندک مدت شوکت و استعلا
یافت و استغنا یافت خزائن که جهت آریغ بوکا پیش او آوردند خود برگرفت و با
روزگار یار شده و عداوت آنکار پس خواست که از اطراف فارغ
و آمن باشد و در تمشیت امور سلطنت و مدافعت خصم توانا متمکن
چون چنگیز خان در مبدا خروج بهر طرف نوینی بزرگ با لشکر جبش
سترگ می فرستاد تا هر کجا ربقه طاعت و ایلی در آیند رعایت
کنند و آنجا که تمرد و تمرد نمایند انداز تنکیل بی نهایت بتقدیم رسانند
حکم فرموذ تا پسران چهارگانه هر پسری میری را با هزاره بسر حد
هندوستان و نواحی سشبورغان و طالقان و حلی آباد و کاونگ و بامیان

تا در غزنین بفرستادند ہزارۂ تولی انبان نوبین بود و ہزارۂ نوشی
و ایلچکدای و ہزارۂ چغانای نیدون نوبین و ہزارۂ اوکتا قاآن ملک
بوغا درسالے کہ منکو قاآن بر تخت خانیت استقرار یافت و خورشید
دولت جہانگیرش بر مناکب اقطار تافت ۔ . . . .
. . . سالی بہادر را با ہزارۂ آنجا فرستادہ بود و بر تمامت آں لشکر
حاکم مطلق گردانیدہ و ایشاں از تجبر و تحکم و شراست طبع و جموح
نفس او عظیم متشکے بودند آلغو دریں حال نیک بے اغول و سادای
ایلچی را بکنار آب آموی فرستادہ حکم کرد کہ نیک بے اغول بحکومت
بخارا و سمرقند و محافظت آں حدود اشتغال نماید و سادای ایلچی بسر
حد ہندوستان رود و امراء ہزارہ را بالشکرے کہ در زیر رایت
حمایت ایشاں عنان لقائد تباعت دادہ اند استمالت کردہ بانقیاد و
مطاوعت خوانند و سالی بہادر را گرفتہ بخدمت آلغو فرستند بموجب
فرمودہ تمشیت مہمے را کہ بداں مامور بودند پیش گرفتند۔ نیک بے
اغول در دیار ماوراء النہر گوئے دولت در خم چوگان مراد آورد و
برعایت لشکر و حمایت کشور قیام نمود و از زمان اوکتای قاآن باز
شحنگئ سمرقند و بخارا بچنکسان طائفو و بوقا بوتنا مفوض بود و بقاعدہ
ہنوز ایشاں مباشر بر قرار مقرر داشت و سادای ایلچی مرغاول و
قتلغ تیمور و تیمور بوقا و سائر امراء مجندہ را استمالت کردہ مطیع و خاضع
گردانیدہ سوارانے کہ با فراں در نیران تخمین منادات مباہات

می نمودند و از مضایقِ مکامنِ پرخطر و مصاعبِ معارکِ جان سپر
پیوسته چون تیغِ خود سرخ روی بیرون می آمدند پس سالی را که از
مرضِ کبر و بقضای عمر سالی بود بند نهاد و تمامتِ آن لشکر را مستصحب
خود ساخت و تمشیتِ ایشان بغارت سمرقند و بخارا کرد چون بسمرقند
رسیدند آن لشکر را از غارت ممنوع گردانید - امّا از این جانب
آریغ بوکا چون بر عصیان و مجاهرهٔ آلغو مطّلع شد و مطلع و مقطع
احوال پیش نظر آورد. دانست که خود کرده را تدبیر نیست -

لمؤلفه شعر

باخود ار بد کرده ام بد کرده ام   از که نالم چون گنه خود کرده ام

زیرکان گفته اند که دو کار است که مباشرانِ آن از صحبت رای
و برکتِ سعادة بی بهره باشند - بهرزه غم خوردن و اعتماد بر دشمن کردن
چه اوّل آبِ روی عقل بردن است و دوم مار در جیب پروردن و در
جهان خود از زهر گیاه و کیست امید شهد و شکر بست - هر خردمند
که بوقتِ خود در زمین قابل تخمی بر و مند نکاشت لاجرم هنگام ادراک
هوس ریع و آرزوی انتفاع چون خط محی بر سطحِ آبِ روان نگاشت
چاره آن دید که عباری که بهان ایشان خواسته است بر آبِ چشمه سار
تیغ قهر و نشاند و مجازات غدر در موقعِ توقّعِ شکرِ نعمت و ادای
خدمت فرا و نماید - قصه خواندن چیست چون اسباب دشمنی و مناقشه
و مالطا مکاوحت و مکاوحت بدین موجب که ذکر رفت متوافق شده

بود از طرفین مستعد و محتشد گشته بر قصد یکدیگر

لمولفہ

دو خسرو دو رستم دو پیروز جنگ — دو لشکر دو دریا ز پولاد و سنگ

درحرکت آمدند ....

..... باعناد و عنیدی کہ از نطاق فضای عالم از اہتزاز آن نضایق میگرفت و کوہ را باہمہ سنگدلی در زیر سنابک باد پایان از چشم چشمۂ اشک می ریخت در موقف مناجرت و مشاجرت شداد افراد و جلاد اجناد بعد از طواف و عناد و طعان و طراد چون آسمان و زمین ہیات

شعر

اَنجَارُ نَاسٍ فَوقَ اَرضٍ مِن دَمٍ — وَالنُجُومُ بِیضٍ فِی سَمَاءِ قَتَامٍ

گرفت بر لشکر آنغو چون چین زلف خوبان ختن شکست افتاد و فوجے موفور در یک لحظہ از ابروے غمزہ زن کمان مقتول تیر نجات اسود ساحر گشتند بوقتیکہ از نہیب تیغ آریغ مانند کرمجال در مہابہ باشیبن نبافت سبک چون موی خود اگرچہ ہم بر سر پیشانی بود روے نیافت وچون دست ہمت بر خاش چوبیش بر شاخ آرزو نرسید چون شگوفہ شاخ انگشت حسرت بدنداں می گزید و باآنکہ خار ادبار در پاے بخت شکستہ دیدہ در شاہراہ نجات خسک آفات ریختہ زود پاے گریز برداشت اوصاف فرشی تا چند بواقی لشکر او منفرق شدند و امداد نکبت بدبختان منطرق آنغو عنان بحتم خود معطوف گردانید و باتجارع سفان

لشکر و استیناف اسباب مصاف مشغول گشت. در تصاریف آن
احوال سدای ایلچی با امرا، ہزار و لشکرے چون امواج بحار بجد تش
ملحق شدند. الحق آئینه اقبال گرفت و ایشان را بنواخت و خلعت
داد جراحت روزگار بالتیام پیوست و کار خلل یافته نظام یافت
چون بلشکر استظہار یافت صف مقابلت آراست و بار چون شیر
زخم خوردہ و پلنگ خشم آوردہ کرّی نمود بعد از جولان شیران بیشه وغا و
مطاردهٔ مبارزان میدان درخروش وغوغا و نزول نزیلان منزل نزال
و قدوم مقدامان مقام انتقام آلغو بحرکت نصب جرارہ خطّے حال ادبار
را از عمل الغا کرد و بنفس خود حمله برد . . . .
. . . آرتلغ از زیغ روزگار و غلبهٔ خصم کامگار سراسیمه گشت. کوکب طالع
راجع و برج امنیت معوج الطلوع و مزاج بخت نامستقیم یافت . . . .
. . . لشکرش چون روے توقف ندید ند پشت ہزیمت بدادند و دولتش
بموافقت چون پشتے نیافت روی برتافت و منادیٔ این حال این ندا گوش
جانش مے رسانید۔

لمؤلفه

بخت زدہ دیدہ خوں بیارید و رفت ۔۔۔ بر ملک جوانیت بزارید و برفت
چوں دید که نیست چرخ را روئے وفا ۔۔۔ اقبال تو ہم قفا بخارید و برفت

تثبت و قرار مغلوب و خوف و ہراس غالب شد و قال علی ابن ابی
طالب کرم الله وجهه لِكُلِّ قَضَاءٍ جَالِبٌ وَلِكُلِّ دَرٍّ حَالِبٌ آخر کار بعجز و

خضوع را عقب آمد۔ عنان اختیار از دست و نیر اقتدار از شصت
رفته بود لاجرم رکاب قرار گران کرده در آں نزدیکی قوبلای بنیز لشکرے چوں
حوادث زمانهٔ بیکرانه روانه فرموده بود تا بمرد بیخ جواب تمرد و استکبار
و سزاے تفرد و استنکار او دهد بجز التجا بما من دولت قوبلای قبلهٔ اقبالے
ندانست عازم خدمتش شده تا در باب اسباب مخالفت با برادر و
موافقت با دشمن که دریں دو قضیه طرف نقیض اختیار کرده بود عذرے
گوید از پیش ایلچی فرستاد معلم بوصول و حصول ندامت از ما مضی و
کیفیت مجاری قضا چوں باردو رسید حکم رفت تا او را از طرف
بسیار در آوردند۔

لمؤلفه

راست خواهی بے بلا کس ندید　　　از فلک روزی بجز الله یار

شرف تکنمشی یافته یعنی مثول درحضرت گردون مثال اقتراف جرائم
را که موجب آں اعزاز ارباب اعراض بوده اعتراف کرد و فور معدلت
جبلی و شمول نصفت اصلی مانع شد که برادر را برائے استبقاء
ملک آسیبے رساند بروے بخشود و جاں بخشید چه

بیت

نه امروز از عهد آدم تا بدور پادشاه　　　از بزرگاں عفو بودست از فرودستاں گناه

جهت باتبعه او مصیف دشمنان را که بلغت ایشاں عبارت از آں
ایلاق و قشلاق است معین فرمود و او را با یک خاتون و معدودے

چند که تکفل خدمتے ضروری کردندے بداں یورت فرستاد از منکابر تخت سلطنت بمقام کربت و غربت افتاده چهرهٔ سلوت را بناخن تغابن می خراشید و از کردهٔ خود بر خود می پیچید چوں از شراب غرور سرمست شده بود ناگاه در خمار ضجرت ماند . . . .
. . . . عاقبت خمار شکن را یعنی دواءُ خُمَارِ الخَمْرِ مِن تَشَرُّبِ الخَمْرِ بپیمانه وار شراب درخود بپیمود تا قرابه صفت ممتلے شد و جام قالبش بر سنگ جفاءِ ایام آمد و شرابِ روحش که جوهرهٔ شر و فتنهٔ جهاں بود بر خاک نوحال ریخت و ذلک فی شهور سنه ثمان وخمسین وستمایه و مدت خانیت او دو سال و نیم بود و ازو پسرے ماند ارو نام ۔

بیت

اگر سال گردد ہزار و دویست ۔۔۔ بجز خاک تیره ترا جائے نیست

نزدیکست دریں معنی قسرو بیتے کر وقتے اتفاق افتاده

شعر

وَعُمْرُكَ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَزُوْلَ
فَاِنْ كَانَ يَوْمًا وَاِنْ كَانَ اَلْفًا

تتمیم ذکر جلوس آلغو بر تخت خانیت در آلمالیغ در شهور سنهٔ ثمان و خمسین و ستمائه

چون آریغ بکا بخت مسعود بیگ که در خدمتش بر رسم منکو قاآن باہم وزارت موسوم بود و در حلیهٔ معالی اعتبار مکارم و مآثر بر مخائل او مقسوم بخدمت آلغو شتافت و شرف بکمشتی دریافت و بر قرار ملازم بندگی شد۔ آلغو مظفر و کامگار

بیت

ایام رام و چرخ رہی و جہاں بکام　　　　دولت مطیع و بخت مساعد زمانہ یار

در آخر شہور سنہ ثمان و خمسین و ستمایہ در آلمالیغ بر تخت مملکت نشست و علم دولت از چتر زرکش آفتاب بگذرانید و ہر غنہ را مادر مبارک شاہ کہ خاتون قرا اغول بود بنبیرۂ چغاتای باستیلا در قید ازدواج آورد و بغایت او را دوست داشتنے۔ ہرغنہ را دو خواہر بود یکے اولجای خاتون کہ ہولاکو خان او را بہ زوجیت قبول کرد و دیگر بیگی کہ خاتون صائن خانی بانو بود و اتفاق است کہ نقش بندان ابداع بنوک قلم اختراع در میان مغول چنان سہ صورت بکمال حسن و بایستگی و زیب لطف و شائستگی وایشان نینگیختہ اند۔ ہرغنہ ہر چند بتے خود پرست بود با دین اسلام

میلے تمام داشت و پیوستۂ تعصبِ مسلمانان کردے اما روزگار میگفت

بیت

تو وردیارِ مسلماں بزلفِ ہمچو صلیب　　چہ کافری کہ نکردی زہے مسلمانے

و شیخ الشیوخ سیف الدین الباخرزی رحمۃ اللہ علیہ کہ مقتدائے عہد
وقطبِ دور و شاہ بازِ علم طریقت و پاکبازِ عالمِ حقیقت بود در شیوۂ
تذکّر تقریبے چوں ہمتِ خود بلند داشت و در توحیدِ ذات و تمجیدِ
صفات تلفیقے چوں وحدتِ دور از مانندِ معنیٔ بدیع شریف کہ در
ایضاح خجلت دہِ آفتاب می شد و لفظے عذب لطیف کہ قطعہ کاتب
در صفت روانی از شرم آں چوں ایں ردیف آب -

بیت

اے آنکہ با لطافتِ الفاظِ عذب تو
تشویر می خورد ز خجالت روانِ آب
لؤلؤ چو قطرہ بود ز لفظِ تو یاد کرد
وز شرم غوطہ خورد و نہاں شد میانِ آب

در عہدِ آلغوبند آغِ ادجی ازیں سراچۂ ناپایدار بدار القرار ابرار خرامید

بیت

جانا بغربستاں چندیں نماند کس　　باز آ کہ در غربت قدرِ تو نداند کس

و ذلک فی شہورِ سنہ احدی و ستین و ستمایہ - علیٰ ہذا آلغو باستظہار و
رونقے تمام و حصولِ مرام در سلطنت بانتظام روز می گذاشت و بہر طرف

کہ عنان نافت مویّد و کامران با تبجّح و ابتہاج و تبنّج و ارتیاح مراجعت کرد تا ناگاہ چشم بد روزگار درکار آمد و امارت ادبار و آثار انکسار آشکار ہر غنہ ہنگام وضع حملی ساعرتن بلّورین را از شراب ناب روح خالی گذاشت و قلم تقدیر روزنامچہ حال آیندگانرا نسخۂ این مرثیہ نگاشت۔

لمؤلفہ

در میغ نہفتہ مہ دو ہفتہ دریغ است آہ
در گل قد آں سرو فرو رفتہ دریغ است
آں سنبل پرتاب شکن بر شکن او
از صدمت باد اجل آشفتہ دریغ است
سروے کہ ہمی شد تنش آزردہ بگلبرگ
فریاد کہ در خاک لحد خفتہ دریغ است

آلغو چوں خال او سوگوار و سیہ پوش گشت و نعمان لالہ نعمان عارضش چوں لالہ در مہر جان بے تن و توش و در تذکر او می خواند این بیت با نالہ و خروش۔

بیت

بوئے تو ہنوز در چمنہا ست — رنگ تو ہنوز با سمنہا ست
دیدار تو با قیامت افتاد — نیکست ولے دراں سخنہا ست

روایت قوت غضبی و غلبۂ وہمی بحدّے رسید کہ حکم فرمود تا سمرقند و بخارا را غارت کنند و مسلمانان را کہ ہر غنہ مائل و متعصب ایشان بودے

بتیغ گذرانید یعنی دوستی او این طائفه را بروے مبارک نبود
مسعود بیگ مانع شد. وقضا پدر را چون دعاء نیکان دافع فتنه گفته ام

شعر

زمالك یا سلیمی قد تقضّی — سوی ان تغضبا وترضی

شعر

رنجیده خیره چه نهی بدل خود بار جهان — این چنین بود و بود تا که بود کار جهان
بے خمارے و درد ے مے دنیا که چشید — زخم خارست همین آنکه گل گلزار جهان
همیشه اشک آلوده نیست بحکم آنکه

بیت

هر زندگی که بے تو باشد — مرگیست بنام زندگانی

سپس برحسب گفت همان راه در اوائل شهور سنه اثنی و ثمانین و ستمایه
بدان سو شد.

ع دوست بر دوست رفت و یار بیار

سبحان الله با هچه چتر آفتاب آسای او که هلال داش از خسوف
بیت معمور مے شمرد عاقبت در عقده سرا پرده او بار دیده ملاق نامه جوان
صبح دوم اندک بقا و چون سایه در وقت زوال ناچیز شد. تقاضای تحوت
و سطوتش که بر قلهٔ قاف کبریا از مراد فرقد آستکاف می نمود
هم بنا سبب غراب البین حادثه جغد خراب نشین عدم گشت شیر
بے آموشیجا عتش که نهنگ حین سنان چنگ پیل افگن را بانتقال

شغائے تکلیف کردے۔ آخر بردہ بازی فلک گفتار عشوۂ جاوید در
خواب خرگوش بماند تخت گردوں تیبنش کہ قوائم آنرا مناکب جوزا و قمۂ
شعری جائے بودے در خسارۂ بساطش کہ از پشتۂ شکر خند و طرۂ پرپیچ و
بند ماہ رویان شکر ریز و عنبر بیز نمودے در مغاک خاک تیرہ چناں
بتختۂ تابوت بدل شد کہ ایں بیت مناسب حال آمد۔

شعر لمؤلفہ

وَکَمْ نُوْزَقِ الْوَصْلَ الَّذِیْ عَادَ فُرْقَۃً ۔۔۔ وَکَمْ نَعْہَدِ الْعُرْسَ الَّذِیْ صَارَ مَاْتَمًا

و مدت ملک او چہار سال بود۔ پس امرا اتفاق کردہ مبارک شاہ بر
تخت مملکت بنشست و نفیر از زمانہ برخاست۔

شعر لمؤلفہ

کاے گردش چرخ چند آری و بری
ہستی ز وفا و عہد یکبارہ بری
بر قامت شاہی چو قبائے دوزی
باز از پے ماتمش دو صد جامہ دری

سال بہ نیامدہ بباقی بروے خروج کرد و کوکب طالعش بذروۂ شرف
عروج در موضع خود شرح تتمۂ آں ایراد کردہ آید ان شاء اللہ وحدہ وطول
طولہ +

ذکرِ جلوسِ قوبلای قاآن

چون خصمِ خاینت در قیدِ بوار گرفتار شد و گلزارِ سلطنت از خارِ
نقار پیراسته گشت تمامت پادشاه زادگان و خواتین و امرا بدلِ
راست و قولِ درست خط دادند که قلم وار سر از خطِ او امر و نواهی
قاآنی بر ندارند و در پیدا و پنهان صباح و مسا خط مراحم و مساخطِ او را
بجان منقاد باشند. در اوایلِ شهورِ سنهٔ ثمان و خمسین و ستمایه در شهر کنجانفو
از ختای قوریلتای بزرگ ساختند بوقتی که مطالع از مناقص محجورِ اوتادِ
اربعه از نظرِ مناحس دور بود آفتاب بنقطهٔ شرف اقتران یافت از سقوطِ
جمراتِ ثلث دیگر نشو در جوشش آمد و طیور با آلاف بالوف در
زمزمه و خروشِ و لواقح ریاح حمائل شاخ خمائل را بعزمِ بوس و کنار
در شام و صبح مائل ساخت قوای نباتی خواص افعالِ شخصی و نوعی در کار
آورد و دایهٔ غاذیهٔ اطفالِ نبات را مراودت و مخالطتِ پیش کار این
چهارگانه ترتیبِ تربیت از سر گرفت حریفِ نامیه در استکمالِ اقطارِ
جسم بر هیأتِ تناسبِ طبیعی دستِ صنعت برگشاد کدخدای مولّده
اسبابِ تولیدِ مثل بر حسبِ طبیعت مهیّا گردانید نقاشِ مصوّره خامهٔ
آزری صفت برای نیرنگِ تصویر بر داشت و روی زمین را بغرائبِ
نقوش و عجائبِ الوان نگاشت . . . .

تا آن خورشید طلعت کیوان رتبت بر تخت گردون مسایهٔ عناصر
پایه خورشید صفت برآمد و عروس خانیت را که از خانان دست بدست
رسیده بود بحکم حقوق کفائت و صداق صدق استحقاق و شهادت قضا
و قدر و وکالت هو خیر ناصر و کفیل دست در دست او نهاده عقد
زفاف بستند. تقدیر بطبقچهٔ سیمین ماه لآلی انجم و دراری سعود نثار کرد
مشتری بر منبر هفت پایه طیلسان بر انداخته خطبه لسان را بالقاب زاهره
مشرف گردانید. کیوان چون هندوی حلقه در گوش چوبک زنی قصر
دولتش را نعل ماه نو در گوش کشید. بهرام بر رسم قورچیان خاص کمر
بر میان بست. و زهرهٔ زهرا بر بساط نشاط گوش و گردن بر لیطه مجالس
و آهنگ بر کشید۔

لمؤلفه

کای شاه کمینه بندهٔ اَت گردون باد	خانیت تو چو طالعت میمون باد
گر با تو کسی چو صبح صادق نبود	مانند شفق غرقه شده در خون باد

تیر دبیر حمد و الله خَیْرٌ حَافِظًا بنام فاآن بر لوح محفوظ تحریر کرد۔
تمامت شاهزادگان کمر را که زیب حلقهٔ میان بود قلادهٔ گردن ساختند
و بیرون اردو شاهزادگان را و در اندرون بارگاه پیش تخت
فلک پایگاه هفت نوبت زانو زدند۔

قطعه

دوشنبه لقم میباح کنان نوعروس وار

ہر ہفت کردہ بر دلِ او ہشت در کنار

مرسے کہ نامہ آور صبح سعادت است

ہر نامہ راکہ دید بہ منقار سر کشاد

و زبان حال معنیٔ این بیت املا می کرد۔

بیت

گردون غبار سایہ تخت بلند اوست | خورشید عکس گوہر پر کلاہ اوست
سپہر ستارگان فلک نیست در بروج | ہر گوشہ ار کنگرۂ بارگاہ اوست

سقاۃ یاقوت شفاہ ابکاساتِ اقداح زرین وسیمین

شعر لمولفہ

عُقَارُ عُفُورٍ لِلرِّجَالِ مُدَامُہٗ | تَدِیْمُ الْمُنٰی رَاحٌ تُرِیْحُ الْجَوَانِیَا

می پیمودند۔ خوانین زہرۂ عارضین خوب شمائل با نغماتہاے مکمّل سجواہر کہ گوے شعریٰ شامی از طرف مجرّہ متلالی شد با عقد ثریّا ہمقارنت بدر منیر مسعود گشت تازہ تر از گل پُر بار و لطیف تر از یاقوت آبدار۔

بیت

ہمہ طوق بر بستہ و گوشوار | بدست اندرون جام گوہر نگار
ہمہ رخ چو دیباے چینی برنگ | نوازندہ عود و خروشندہ چنگ
ز دیباے زربفت چینی قباے | ہمہ پیشگاہ شہنشہ بپاے

اینا فرہ و ستاقان لالہ رخسار چون سرو آزاد کہ مشک ناب و گل سیراب بار آورد۔

لمؤلفہ

بردہ بر غوپیش لعلش سنبل تیغوں از انک
بے گنہ آویخت ازمہ کاکل نسرین پرست
غم ز دل بنشاند چوں برخاست بہر کار آب
فتنہ برخاست از جہان بہ طرف مجلس چوں نشست

درآں مجلس بہشت آئین صراحی صفت زانو می زدند و ساغر وار سر اکیر
دست بوس بجاے می آوردند۔ یک ہفتہ بریں منوال جشن و طوی بود و اندرون
خرگاہ و بارگاہ از گل روے و سنبل روئے حور وشان پر رنگ و بوی از کار
عیش و طرب و لہو و نشاط چوں فارغ شدند پادشاہِ عادل اشارت فرمود
تا گردہاے بالش زر و نقرہ و خروارہاے انواعِ ثیاب مذہب و منقوش و
مہلل از مجلوبات اقطار و امصار بیار آوردند۔ اقربا و خوانین و امرا را
برحسب مقدار و وفق استیہال حظے موفور و نصیبے موفر ارزانی داشت
و بتجدیدِ احکام و تاکیدِ اساس یاسا نامہ چنگیز خانی مشتمل بر مراسم جہانگیری
و جہانبانی بہ بلیغ فلک مطارع در صحبت ایلچیان قرمسیر با کناف شرق و
غرب و اطرافِ جنوب و شمال متواصل گردانید و درایت معدلت عام و
نصفت تام بر محدب فلک الافلاک برافراشت و آیت بخشش و
بخشایش بکلک شہاب ثاقب بر ورق چہرۂ آفتاب بنگاشت ۔

بیت

عدل تو ملک را پسرے سخت نیک بخت

ملک تو عدل را پدرے نیک مهربان

از دست تو ندید مگر تیغ تو بلا

بر کار تو نکرد مگر گنج تو زیان

از تاثیر عدل شامل او در روز دشتبان گرگ شبان صفت بزک گوسفند
می داشت و باز شهر الیف سینهٔ تیهو را از سر ناز می خارید۔ با آوازهٔ
نصفت او جور و عدوان صد منزل از شهرستان عدم آواره شد عفو او که
مستقبل عثرات بندگان بود مستقبل جرائم دور و نزدیک و ترک و
تاجیک می گشت بیک التفات هیئت هیبت او صورة از هیولی منفرد
می کرد و بیک رُدیت رویّت رائے خلل را از خلل امور جمهور زائل می فرمود
و نو عروس ملک را حُلّی و حلل می بست سهم سیاستش دافع حوادث شنیع
انام و رادع جواذب ستم ایام شد۔ باز جهان بر جهان گلبرگ آزاری نیفشاند
در عهد دولتش

بیت

کس خسته نشد ز زخم گردون گر زانکه شریف بود و گر دون

لاجرم از اطراف ربع مسکون که نام مبارک او را جز بر صفحهٔ سکهٔ نقود ندیده اند
شکر شکر معدلتش بطریق نقل نُقل حریف دل و جان ساخته اند و مجمرهٔ
اوقات را بنجور ثنا و دعا سلطنت روز افزون مبخر گردانیده چنان شجاع
و جهان تسلیم مکارم پادشاهانهٔ او چنان شد که جهان بباد طراوت آن
آب کوثر در دهان آورد و نهال اقبال از جویبار نشو و نما اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا

فی السّمآء تا حدے سایہ گستر شد کہ طوبیٰ زا در چمنِ خلد تکلّی حسرت طوبیٰ لمن ظلّ فی ظلالہ بر چہرہ حال نشست از اطراف چین و ماچین تی گل زمان و چین تا اقطارِ مصر و شام و منتہی مغرب خلائق متوجّہ ملک ما ورائی شدند و بفیضِ عدل و بذل معمور می گشتند۔

بیت

ز عدلِ او شدہ باز سپید جفت کلنگ

ز امنِ او شدہ شیر سیاہ یارِ شغال

نہ این فسرد از برد و بر ہوا پیدا چنگل

نہ آن در از کند در زمین بدین چنگال

ہر چند از محیط این بلاد تا مرکز دولت ملک بدارد مربع مربع اقبال پایدار پادشاہِ عادل فوا آن مسیر یکسالہ راہ است ذکر آثر دیا سا عدل و انصاف و فطنت و کیاست و صواب اندیشی و ملک آرائی از مستقل افواہ ثقات و مشاہیر تجّار و معارف جہاندان آن دیار تا حدے استماع افتادہ کہ سطرے از آن مفاخر و شطرے از آن مناقب ماحی آثار قیاصرہ روم و اکاسرہ عجم و خواقین چین و اقیال عرب و تبابعہ یمن و رایان ہند و ملوک ساسان و آل بویہ و سلاطین سلجوق تواند بود و شرح آن کہ مؤدی بہ تطویل موجب استغراق این اوراق گشت۔ امّا بحکم انّ القلیل علی الکثیر دلیل بعضے از مخائل داب و خصائل ذات او را مجملاً ایراد کردہ می شود تا از آنجا بر کمال سعادت و وفور دولتیاری استدلال گیرند از آثار و اخلاق او۔ یکے

آنچوکہ با اہلِ فضل و حکمت و اربابِ دانش نیک ستائش بودے و ترحیب و
تقریبِ ایشاں را مبالغ و برخلافِ حظِ ابقری اصطلاحے نو نہاد و استنباطِ
خطے کرد۔ صورتِ آں چوں خطِ شاہدان دلپسند بود حظِ دیدہ و نورِ ضمیر و
بر آں خط فرمانہا باطرافِ ممالک روانہ فرمود و آنرا چوں صیتِ معدلتِ
خود مشہور گردانید و چوں طبعاً مجبول بود بر استعمالِ قانونِ عدالت
و استصحابِ اسلوبِ ایالت ہرچند امدادِ انعام و فیض و ارفاد سمت
لَا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ داشت بر اسراف و تبذیر اغماض مقول
نمودے و با اعیانِ مملکت و اعوانِ حضرت تقریر فرمودے کہ ہرچہ مقتضی
عقل باشد با معدود از قبیل بذل شخصی را ہزار بالش صلت فرمودن و
دیگرے را بدستِ نویسندی سلینہ پنالش دادن چہ ہرکس کہ در غیر موقع زیادت
از ما لا ینبغی صرف کند لا محالہ در موضع انفاق از بذل ما ینبغی متقاعد شود
گوئے مقصود ازیں اشارت تنبیہی بود بر حالت اوکتای قاآن و اسراف
او بے رویت و فکرت در جود و احسان باز بدیں نا وبل تمہید قاعدہ را
تاکید کردے کہ از پادشاہان عدلِ عام و سیاستِ شامل مستجلب نظامِ
عالم و مستدعی قوامِ بنی آدم است و عقلاً و نقلاً پسندیدہ و بایستہ
و شائستہ چوں نور در حدقہ دیدہ۔ و اگر ہوشمندے روشن رائے ایں معنی
را تتبع نماید ببدیہہ عقل معلوم گردد کہ بمجرد موادِ مالی استرضاءِ چند اشخاص
ممکن شود و اگر گنجِ قارون و مملکتِ سلیمان و عمرِ نوح کسے را میسر باشد
در موازاتِ آں مدت و محاذاتِ آں مکنت اربابِ حوائج و اصحاب

توقعات از طوائفِ امم چندان نتایج و ترادف نماید که اکثر غیر متسلی بل تشنگی باشند و بر تقدیرِ فرضِ محال که افاضتِ انعام و اذاعتِ احسان شاملِ افتد بارے در ہمہ حال استیفاءِ مطامعِ انسانی متعذر خواہد بود و تحصیل مراضیِ خواطر غیر متیسر و نظر در قسمتِ ارزاقِ خلایق باید کرد که اگرچہ در ازلِ آزال مقدر گشتہ و بر قضیتِ مصلحت و حسبِ استعداد و اہلیت مقرر شدہ مثری خوشحال ہنوز اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ می جنباند و مقل منکسف بال پائے بستہ وَكَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا می گردد بلے با فاضتِ عدل که جامعِ منافعِ ملک و دین و شاملِ مصالحِ حال و مآل است در یک لمحہ بیک کلمہ عالمے را امارتِ وَبِالْعَدْلِ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بر منصہ عرض جلوہ می تواں داد و بازِ ذکرِ جمیلِ دہر الداہرین و عوضِ العاکفین میانِ عالمیان باقی و پایدار گذاشت۔ دیگر از احدوثہ ذکرِ جمیل دا عجوبہ نشرِ عواطفِ جزیلِ چنیں حکایت کردند که وقتے از اوقات یکے از اعزہ اولاد در اثنارِ طمر و مصطاد با معدودے از افرادِ لشکر جدا ماندہ

بیت

چو اسپ وتن از تاختن گشت سست ۔۔۔ فرود آمدن را ہمے رائے جست

عمرِ ایشاں بر سبیے از اعمالِ پیش پا ایج افتاد استرواحِ رکائب و استجمامِ جنائب را لحظہ نزول فرمود و بواسطہ تگاپوی و رکض و تجوید از عقب وحوش بر حسبِ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ آتشِ اشتہاء

طعام در تنورهٔ معده اشتعال یافته بود حکم فرمود تا بطریق نزل از مطعوم
گوسفندے و از مشروب ظرفے بگنی منوطتانرا مطالبت کردند و ہیچ کم
وبیش دیگر تعرض نرسانید. اتفاقاً دیگر سال دو سه تن ہم ازیں جماعت
که در خدمت رکاب شاہزاده بودند. باز برآں موضع چوں علی التحقیق
مجانهٔ مجتازان بود گذر کردند و التماس گوسفند و ظرف بگنی تازه اہالی آنجا
بحضرت قاآن عادل می روند و شرح حال از نزول کرت اولی و
طلب نزل و معاودت ایں طائفه در ثانی الحال و تجدید رسم غیر معهود
عرضه میدارند یعنی اندیشه آنست که علی مرور الایام بر ما ایں رسم مستمر ماند
و دیگرے بر ایں اسوه حکم راند. قاآن روشن روان پسر را احضار کرده
چین انقباض بر جبین آفتاب اضائت انداخت و بزبان خشونت
باز خواست فرمود که سائس ایں قاعدهٔ ناپسندیده از نخست تو بودهٔ.
والبادی اظلم والتابع له اسلم اگر نوبت پادشاہی بتو مفضی شود
و امور خاتمت از تقدیر الٰہی مقتضی ملک داری و رعیت پروری را
بدیں سیاقت رعایت خواہی کرد. اکنوں چوں یاسا را دگرگون کردهٔ و بر
زیردستان که ودائع آفریدگار عز و شانه اند علی غیر المعهود ثقلی انداخته
تا روے راسه نوبت از روے یک روی متقابل مصاف یاغی نیاوری و
ببریق شمشیر مصقول آئینه دل را از زنگار اخلاق ذمیمه صیقل ندہی
باز نظر در روے ما که آئینهٔ اسکندری جز آں نیست نیندازی. پادشاہزاده
در مقام استغفار التزام نمود که بعزم مقاتلت یاغی خیمهٔ اقامت را

تفویض کند تا آن عالی ہمت عادل منش فرمود تا متظلمان را صلۂ ارزانی داشتند و ترفیہ خاطر و تخفیف مؤن فنا یعنی احوال ایشان را مکتوب داد خاک حاشیۂ بارگاہ جہان پناہ را کہ مقبّل ہر مقبل بل مقبل سعود واقبال بود ذرور دیدہ ساختہ و زبان استدامت دولت پادشاہ عدل پرور کشادہ مراجعت نمودند از نمودار این مکرمت و استمالت اگر در جہان صحیفۂ ذکر حاتم طی گردد چہ زیان و با این انصاف و انتصاف اگر روان نوشین روان در غرقاب خجالت عرق آید چہ شود۔

لمؤلفہ

زیاس تیغ نیلوفر مثالش | نبارو کرد سوسن دہ زبانی
بعہد دولتش ہرگز نیابند | بجز در رطل بادہ دل گرانی
بعون نصفتش با باز و شاہین | کند کبک دری ہم آشیانی
عجب نبود کہ از دیوان عدلش | ستاند گرگ مرسوم شبانی

بدین نمط و سیاقت اطراف ممالک را بحفظ و سیاست تا نا ستوق داشت و شجرۂ نیک نامی در چمن ایام منا ستوق گذاشت وچون پادشاہ چنگیز خان بعضے نواحی ممالک چین کشادہ بود وآنچہ اصول و دار الملک بود ہنوز زائل نشدہ ہمت پادشاہانہ بہ استخلاص تمامی آں مقصور گشت در شہور سنہ احدی وسبعین وستمایہ پانجدہ تومان لشکر جال سشکر روان فرمود و با ایشان اجوقن پکلمش و پایان پسر ہوکنا نوئین و علی بیک بن بلواج بفرستاد و اعجب عجاب آن بود کہ چون پایان را تعیین میکرد و اشارت

کروکه درمیان ہم پایان کار چین بر دست پایان بکفی گردد چون آں لشکر بسرحد
دیارِ چین رسیدند۔ خیمه درخیمه کشیدند و تلال و وہاد و عرضات و ہضبات
از سواد آں اجیاد در فزونی چون مور و جراد متموّج شد۔ ناگاه از طرفِ
بحر چند سفاین فارغ از ضغاین گردہ و غافل از مکامن دہرِ بوقلمون جہت
نقلِ غلات بدار الملک رسیدند سوما الله ولہ الا الاتفاقات پایان
بفرمود چیده انکه ممکن بود لشکر در کشتی ہا رفتند و بسمتِ شہر گرفتند و خود با
لشکر از راهِ خشک قاصد آنجا شد۔ مراکبے که بادبان لجام آنست بقوادمِ
شمال و جنوب و مواکب بے لجام پایان بقوائم بادپایان آتش حرکت
مسافتِ مابین را بر محیطِ محدّب آب و بسیطِ رابہرهٔ خاک قطع کرده
بمقصد پیوستند۔ در وقتے که سمن زارِ آسمان در شگفیدن و نسیم صبح
در وزیدن آمد۔ سوادِ چینی حبش از جنگ خیلِ روم چنگ کشیده و نشستند
و بلغاریان روز بنگاه شب زنگی چہره را بغارت دادند با لشکر بشہر خنرای
درآمد۔ فغفور را تام جوفون فا بود با وجوه حضرة و اعیانِ سلطنت خیره و
متحیّر شدند و از ہجومِ آں لشکر که مانندِ قضا آمده بے طلائع و طلایه از ہر دو
جانب فرا رسیدند مضطر و متزجہز تسلیم و استسلام جہری ندا شتند
و استیمان بمیامنِ امن ایلی و استیلاذ بملاذِ اخلاص بخلاص و مناص خود
نزدیک تر شمرده برضا و رغبتِ ایل و رعیّت شدند و منسلک در عدادِ
طواعیت پایان مردے ہوشمند با فطنت و شہامت بود۔ ایشان را نوید
امن و امان داد و اموال و دمای طوائف از اتلاف و اہراق محفوظ و مصون

داشت و در سینهٔ ارباب آنجا تخم متابعت و مشایعت بپاشید تا
دلها همه باذعان و انقیاد و اخلاص و حسن اعتقاد قرار گرفت پس
قلعهٔ آنجا که سیناقوز خوانند بصعوبت مداخل و مناعت معاقل مشهور
و مشحون بافراد رجال و شداد ابطال و محشو بذخایر و خزاین نا محصور
بود اسی ظلال از تشویر رفعت آن سنگ بر دل نهاده و شرفات آن با
قرن الثور در مناطحه آمده و دست سکان از حدیقهٔ خضرا خوشهٔ پروین
چیده چنانکه

بیت

ز آسیب چنبر فلک اندر فراز او
بر کنگره خمیده رود مرد پاسبان

مستخلص نشده بود لشکر را باستفتاح آن اشارت کرد. محافظان
قلعه‌ها چون از کشادن دار الملک چین و لشکر کشیدن پایان خبردار شدند
مقدم ایشان پیری روزگار دیده بود حلو و مر احداث چشیده و سرد
و گرم لیالی و نهار کشیده پیغام فرستاد که در زمان صبی چون نهال نورسته
قائم بر کنار جویبار عمر تمایلی داشت و گلبن بهجت از شمال روح پرور انس
تازه تمایلی از افعل و لا تفعل تکلیفی فراغی حاصل و در مرتع بی غمی رفلی
تنایل عهد مغازلت و منافات بود نه زمان مخازلت و منافات. از پدر
خود شنیده ام که فتح این قلعه بدست پایان نامی تیسر پذیرد و مخالفت
و موافقت و مصارعت و مصانعت نفعی و نافع نخواهد بود اکنون بنجشم
لشکر احتیاج نیست ما اهلیم و مطواع و قلعه و ما فیها ملک الیمین بی زحمت

دفائع و قرائع از عقب در بکشادند و از قلعہ بشیب آمد۔
دریں مقام شمۂ از شرح عراض عریض آن ممالک و کثرت خلائق واصناف نعم کہ رواتِ تجّار و ثقات سفّار حکایت کردہ اند ایراد کردہ شد خزائے سواد اعظم ممالک چین است گجینۃٍ عرضہا السمٰوات وضع طولانی چنانکہ مساحت محیط آں قریب بیست و چہار فرسنگ باشد سطح زمینش مفروش از خشت پختہ و سنگ و اماکن و مساکن از چوب افراختہ و منقوش تمام تماثیل خوب پرداختہ از آغاز شہر تا منتہی سہ موضع بام بستہ وطول معظم اسواق آں سہ فرسنگ نشان دادہ اند مشتمل بر شصت و چہار مربعۂ متشاکل بنیانِ متعادل ارکان وحاصل تمغاء نمک ہر روز ہفتصد بالش جاو است و کثرت ارباب حرفت تا حدیست کہ صنّاع صنعت صیاغت سی و دو ہزار نفر در اعتداد آمدہ اند باقی را ذٰلکَ القیاس علٰی ذٰلکَ و ہفتاد تومان لشکر و ہفتاد تومان رعیت را شمارہ در دیوان عرض داوراق دفاتر ثبت گشتہ با آنکہ ہفتصد کلیسیا قد آسا ہست ہر یک موّاج از کشیشان بے کیش در راہبین بے دین و دیگر عملہ وقیمان و خدم و عبدۂ اوثان باستتباع و اقوام کہ اسامی الیشاں داخل شمارہ و معرض نیست و از عوارض و قلانات معاف باشند و چہار تومان از لشکر اہل حراست و عسس اند کہ چوں نقاب در پیس قیروان مغرب روے در کشید و شب چادر قیرے در سر عیّاران چوں خیال دلبران شب روئے آغاز نہند وطرّاران کمند تاب دادہ

چوں طرۂ معشوقان سازد بند گره گره بر سر در بندہا و محلّات و
مجازِ کوچہا و شوارع و گوشہا در موضعِ معہودِ خویش با احتیاطِ تمام بنشینند و
دامن وجبلِ النّوم شُبَّاقہا بر روئے مردم و دیدہ کہ ہندو بچگانند
در قماطِ ملحمہ پوشیدہ بپوشند و درمیانِ شہرسی صد و شصت موضع
پول ساختہ اند بر سرِ آبہا کہ رودخانہائے دجلہ غزارت است منصب
و منشعب از دریائے چین و انواع سفن و معابر بنسبتِ احتیاج چندیں
خلائق بر آب رواں کردہ کہ تعدادِ آں در عدادِ ہندسہ فکر نگنجد تا بعقودِ
خناصر و روزنامچ و محاسبان مستعصر چہ رسد و انبوہ عام غربائے اصنافِ امم
از اکنافِ چہار جہتِ عالم برائے تجارات و طواری حاجات در چناں
ملک طاری و مجتمع شدہ ببدیہۂ عقل و ملکۂ نفس خود معلوم باشد۔ ایں
مقدّمات حالِ دار الملک اصلیست امّا چہار صد شہر مشہور فسیح رقعہ
وسیع بقعہ از اعمال و توابعِ آنجا ست کہ مختصر ترین شہرے از آں از سوادِ بغداد
و شیراز معظّم تر باشد۔ از آں جملت تنکبین فرزنبون و چین کلاں را
چوں خنزائے تنک خوانند یعنی شہر بزرگ بشاہت و ایوانِ اعلیٰ و العجب
مشاہدان تقریر کردہ اند کہ با وجود ایں طول و عرض برحسبِ العدلُ
معمارُ الارضِ در سائرانِ ممالک ربع فرسنگی زمین نیابند کہ قابلِ عمارت
و فلاحت باشد و از حلیٔ زراعت عاطل افتادہ بل تمامت مزروع
و معمور باشد و امداد رفاہیت و جمعیّت و راحات بداں ساحات وارد
بتائیدِ آسمانی و دولتِ قاآنی ملکے چناں عریض و بسیط کہ سلاطینِ آفاق

از ابتدائے زمان آدم تا غایت وقت تذکرے از آن دیار و تحفہ از آن
اقطار خرسند بودند سبب تحمل اعباء مصائب مصاف ممالک گشت و بعزمی
بے خطا مملکت چین را بگشاد و بر فتنہ و آشوب جہان گرہے محکم چون
چین زلف بتان بر افگند - بیت

کشودہ بیک چین ابروئے قوس
بیک تاختن از خطا تا ختن

چون قبائے ملکت او را چینی در افزود و فغفور کلاہ سلطنت را ترک
گفت و خزائن عالم در قبضۂ تصرف آمد حکم رفت تا چاوے کہ در
ممالک چین ابواب معاملات بدان مفتوح بودے بیاوردند و از خزانۂ
زر و جواھر و ثیاب عوض دادند و در شہر منادی ندا کرد کہ ملک ملک
قاآن است و چاو چاو فغفور بعد از تدتے فرمود تا چاوے کہ در ممالک
چین نقد عدل و بذل او جاری و رایج بود بیرون آوردند و باز منادی برنشاند
کہ ملک ملک قاآن و چاو چاو قاآن است - بالضرورہ چاو قاآنی را قبول
بایست کرد و فرمان عالی را در مقام امتثال مقبول و بالشے چاو باصطلاح ایشان
پنجاہ سیر است کہ بہار آن دہ دینار باشد و اما بالشے زر نقرہ پانصد
مثقال است بالشی زر موازی دو بیست بالش چاو بقیمت دو ہزار دینار و
بالشے نقرہ مساوی بیست بالش چاو معتبر بدو بیست دینار بدین تدریج
ترتیب آن اطراف مسخر و احکام ثابت مقرر و مخالفان را مقہور گردانیدہ

فتح جزیرہ مول چاوہ

از فتحاکہ در زمان دولت او بظہور گشت فتح جزیرہ مول چاوہ بود

از بلاد ہند در شہور سنہ احدی وتسعین وثمانمایہ

مصراع ع یکے لشکر گشتن پر خاش جوئے

تعیین کردہ با ابہت و اہبت معالی وعوالی روان فرمود۔

بادبان جریان چوں ساحل مقصود را مرابط مراکب سفاین ساختند

از بیم صولت شمشیر جزیرہ آں چناں جزیرہ کہ طولش دو بیست فرسنگ

بود در قید تملک آوردند۔ والی آنجا سید راما بالتفات وعواطف

عازم بندگی حضرت شد۔ در راہ اجل مقدور گشت جواز از آں موضع

نداد۔ پسرش بعد از آں بپایہ تخت اعلیٰ پیوست و از انصاب سیورغا بستے

وعاطفت بے دریغ نصیبے وافر یافت وخراج وانادہ کہ مقرر فرمود از

زر و مروارید آں ناحیت را در تصرف او مسلم گذاشت و حقیقت

آں موضع طرفی است از اطراف بحر لطائف تلید و طارف مشحون و از کثرت

اجناس خزاین و فواخر جواہر و بضائع روائع و نفائس بدائع امتعہ

نمودار صنع بیچون انجا و جوانب آں بارتیج عود و قرنفل پویا و اصقاع

و نواحی بزبان طوطیاں گویا در عہد دیگر خانان دیگر تخت گاہ مملکت

تحان باکیغ بود۔ چوں قوبلائے قاآن در خانیت مزید اقتدار یافت آں را

باطل گردانید در وقتے کہ آفتاب بنقطۂ شرف پیوستہ بود شہرے مربع بنا فرمود چہار فرسنگ در چہار فرسنگ گوئے ایں اعداد بروفق معالی ہمت مے نمود و آنرا طاندو نام نہاد و ارباب حرف و اصحاب صناعات از ہر جنس بدانجا نقل فرمود و باندک مدت از کثرت و ازدحام خلایق مصری جامع گشت و از وفور زیب و زینت نوری لامع در ہر طرف آں شہر قرشی کہ بزبان ایشاں معنی آں کاخ خانیت و بارگاہ سلطنت باشد۔ ہم مربع چہار صد گام در چہار صد گام از الواح و اخشاب بنی ساخت۔ و درآں بہشت آبادِ قباب و مناظر کہ رشک غرف بیت معمور و سقف مرفوع بود بر افراخت۔ اعماد مکین و اضلاع رصین از جوانب و انجا با فنون آرایش و انواع تکلف و نمایش ترتیب یافت۔ عرصۂ زمین از احجار یشم مفروش و در وقت صنعت و حذاقت عمل تماثیل مصور و طلسمات نبت برآں ثبت و منقوش و رواں از شمسہ بس از نازکی و غرائب اقلیدسات متحیر و مدہوش استتباک شباک از زر و نقرہ و اطراف شرفات ایوانش منازل ماہ چوں طرفہ وجیہہ و زہرہ در زمین رشک خلد بریں مشاہدہ کردہ و نمودار ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلہا فی البلاد معائنہ ہر کس کہ فسحت ساحت آں مکان و نزہت نزاہت آں بنیان دید.......

..... بریں نسق امور دولت و اسباب تمتع مستنسق یافت و اہوا و آرائ خاص و عام بر متابعت و مبایعت منطبق و چوں امتداد عمرش

از عشرهٔ ذوالقعدہ برگذشته بود بل تخنبق سلجین کرده - خواست که پسر مهین
را جکیین نام هم در حالِ حیوٰۃ خود متصدی منصب استنابت و ولی عهدِ
سلطنت گرداند درایں باب با امرا مشورت کرد تا او را در حکومتِ ممالک
جائے دہد و بر تخت خانیت پائے نهد ارکانِ حضرت و پیشکارانِ دولت
عرضه داشتند که هرگز ایں قاعدهٔ معهود از داب و یاسا و پادشاهِ ممالک
کشائے چنگیزخان نبوده که با وجود پدر پسر متقلد امور سلطنت باشد ما
بندگانِ موچلکا دہیم که بر خانیت جکیین بعد از قاآن

مصراع ؏ تا بر سرِ عمر خط بطلان نکشد

متفق باشیم و او امرِ او را با ذعان و امتثال موافق سبلے تقدیر مقتضیِ تقدیر
چناں بود که ولی پیش از مولّی در گذشت و از هوس تاج و تخت و تبختر در
مراتع نازو نخت تحت لحد عوض یافت۔ . . . .
. . . . اخوان بر تیمور پسر جکیین اتفاق تازه کردند چوں نوبتِ رحلت
قاآن رسید و از ایں دارِ فنا بجائے که دارِ بقا آن است خواست
پیوست - اعیانِ حضرت را حاضر کرد و گفت قوای نفسانی ساقط شده
و ضعفِ امتدادِ سِن با امراض و اعراضِ دیگر توافق نموده قوت آورده
اند و زمانِ کوچ بصورت موعود از یاسا و یزدانی نیک تنگ در رسیده
مقصود فه ضمیر و مجیو استر خاطر را کشفت باید کرد و خلاصهٔ سرائر از مطویات
اندرون گفت اگرچه خانیت تیمور اجماع افراد درست است و
اجتماع در سلک متابعت او محقق فهو المراد و الّا که عقود عهودِ اتباع

بسبب عدم استیهال سمت اختلال خواہد یافت بمصالح جوانب چناں نزدیکتر می نماید کہ ہم امروز کیفیت آنرا بحضور یکدیگر بازرانند تا شہامت شاہانہ او را باملاک ایلجیو وخالصات اموال استرضا کنند و از تقلید قلادۂ ایں عہدہ کہ کارے خطیر پر خطر است متأبی گردد مبادا بعد الیوم تیمور بسودائے طمع سلطنت شیطنت و تسلط آغاز کند و لشکر از ربقۂ انقیاد و قربت اعتضاد تعادے نماید و در میانۂ امور دولت پریشاں ماند و تدارک حال بر ایشاں متعذر ۔ تمامت شاہزادگان و امرا در موقف عبودیت متفق الکلمہ گفتند تیمور مستعد اعتناق امر خانیت است و بعد از قاآن مالک رقاب و نائب مناب و بر صدق ایں نیت واقف مَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتابِ ۔

بیت

تغیر پذیر ایں سخن کہ ہمیشہ گوید ایں رہی
و اند خدائے بل کہ شناسد خدائگاں

مؤتلفات ایں احوال ناگاہ اجل کمین بکشاد و تیر قدر از شست قضا بینداخت و در ہمہ لشکر سپرے کہ حاجز آں تیر شدی بر آتی نیافتند

مصراع ۔ چوں تیر اجل رسد سپر ہا ہیچست ۔

و در شہور سنہ ثلاث و تسعین و ستمائۃ قاآن عادل درگذشت و نام نیکو و افسانہ آیندگاں را دستوری باقی گذاشت ۔

شعر

بیا بگوئے کہ پیوند از زمانہ چہ خورد

بدہ بپرس کہ کسری ز روزگار چہ بُرد
کہ او نہاد خزانہ بدیگرے بگذاشت
ورایں گرفت ممالک بدیگرے بسپرد
نہ ہر کہ مال نبودش بعافیت نہ زیست
نہ ہر کہ مال جہاں داشت عاقبت نمرد

ذکرِ جلوسِ تیمور قاآن

ہر چند ایرادِ ایں ذکر من حیث نسبۃ الحال و رتبۃ المجال در تاریخ عہدِ بابُو خان لائق می نمود۔ امّا چوں اختتامِ ایامِ قوبلائی با فتتاحِ صباحِ دولتِ او مقارنتے داشت۔ خواست کہ علاقۂ ایں سخن انفکاک نپذیرد و سلکِ ایں عقد بے واسطۂ اجنبی قرار گیرد چہ اصل و فرع بایکدیگر مزدوج لائق تر و وصول جوہر در محل خود رائق تر۔

ع کواکبُ فی بُرجٍ لآلی فی دُرجٍ

بعد ما کہ قاآن ندائے حق را اجابت کرد از جمکین سہ پسر ماند کمبلہ ترمہ تیمور کمبلہ کلکی بود یعنی الکن و ترمہ معلول شہزادگان آنانچی بہ حسب النہایم اوامرِ قاآنی تیمور را بجانی برداشتند و در اواخر شہور سنۃ اربع و تسعین وستمایہ مجمع اقتدار آرا بکر یع اقداح ارتیاح موصول گردانیدہ زمانے چوں روزِ جوانی فرخ فزائے دہنگامی مانند شبِ وصلِ حقہ ای عمر روائی سر بید

دولت را از طلعت متلالی خود ممثل حال آفتاب گردانیده و محاط بارگاه محیط کردار مرکز وفود لهو و نشاط ساخت شهزادگان علی التقلیب زانوی خدمت بر زمین نهادند و فادمان ملغات مختلف و دلها شفق دولت روزافزون را دعا گفتند. چون روزگار از تاثیر فصل بهار خرم و خوش بود و باده بر وفق اندر و نهاد دور از غش ساغر چون از انتظار آن بزم بهشت آئین خون در دل داشت صراحی استمالت را بطریق مسارات لب بر لب آدمی نهاد و چون نای چشم در ایشان گشاده بود و بربط استراق سمع را گوش نهاده معلوم حاضران می گشت که اسرار این رباعی بدایع بود

لمؤلفه

از گل چو صبا حدیث با بلبل کرد
بلبل ز طرب نعره زد و غلغل کرد
مطرب چو ترانه زد صراحی حالی
از بهر اعادتش ندا قلقل کرد

چون رغبت لهو منتفی شد و گوشه رایت هزل مختفی نا مور فا آن روی بساختن مهمات مملکت آورد و تجدید رسوم ذات آن عادل که سرا سر معدلت تام و رفاهیت عام و مصالح بلاد و مناهج طریف و تلاد بود ترتیب داد و پادشاهزادگان و نوئینان و امرا چنانکه هر یک بطرفی از ممالک توریق مفرد موسوم بودند بر قاعده معین و مقرر داشت و هر کس را اعلی

حسب الرتبه والمقدار به تیغ و پائزه و خلعت فرمود و از مرکز اردو که محیط معالی بود متوجه
مقام و منازل خود گشتند اعیان امراء حضرة او و لجائی جنگ سانگ و ترخان جنگ
سانگ پایان بنجان علوی عبدالله بنجان سمرقندی یاشمشی بنجان الیغور میر خواجه سحبین
بود و امروز که شهور سنه ثمان و تسعین و ستمایه است بقاعده انتهاج بمناهج آبا و ابتهاج
باحیاء رسوم گزیده اسلاف که طریقه مثلی و ذریعه علیاء صاحبدولتان و اخلاف اقبال یار تواند
بود پیش گرفته و ممالک بالعدل والانصاف معمور و رعایا و لشکر را ببذل و مراعات مطیع
و مسرور داشته و این نصیحت حالت کتابت زبان حال املا کرد

لمؤلفه

آبای تو از ظلم ابا فرمودند واجداد تو اجداد جهان فرسودند
امروز که جای خویش دادند بتو باید که چنان شوی که ایشان بودند

ابتدای حدوث واقعه بغداد

بینندگان جرائد احوال روزگار و دانندگان مضامین صحائف اخبار
کشایندگان چهره ابکار احداث و نمایندگان تصاریف شهور و احقاب
تولاهم الله برحمته الواسعة چنین تقریر کرده اند که مدینة السلام در عهد دولت
خلفاء بنی العباس دائم از بؤس و باس فلک در حریم امن و امان بوده
و مغبوط کافه سلاطین جهان ابادین و بیوتات آن با فلک اثیر همراز شده و
اطراف و اکناف آن با روضه رضوان در نزهت و طراوت انباز و در

فضای آن طایر امن و سلامت در پرواز و از الوان نعمت و راحات و
اصناف نعومت و تنعمات بی تعداد عقل بحیرت دمساز

بیت

کنار دجله ز خوبان سیم تن خلخ
میان رحبه ز خوبان ماه رخ کشمر

مدارس و بقاع بقبول علمای خاص عاص و فقنه دران ایام دست بسته
و پای شکسته ولات حین مناص ارباب صناعات و حرف متفرق از
غایت چابکی شرار آتش را بر روی آب سیال نقش می بستند و در
غیرت صورت آرائی خامه آزری را بر روی کاغذ زر روی خجلت می کشیدند
بحقیقت آب فراتش دجله خون در دل آب معین زده و نیل مذلت
بر رخساره چشمه حیوان کشیده ریاضش در فصل بهار از صنوف گل و ازهار
جنات عدن تجری من تحتها الانهار در بساتین تاک رزان عاشق وار
دست در گردن عروسان بلند بالای نخیلات انداخته بر غبغب ترنج زلف
مجعد انگور فروگذاشته انار با نارنج بمغازلت

ع من جنی نار تجنبا نار اجنی

اشتغال نموده باد ام بزبان نیشکر عاشقان را از چشم و لب دلدار خبر داده
عرصه آن باعرصه گاه فردوس توامان و حاصلات اموال اعمال در
یک سال زیادت از سه هزار تومان و در شهور سنه ست و تسعین و ستمائه
که راوی این حکایت بدان خاک عنبر نکهت رسید کثرت عمارت و رواق

اماکن و قصور و ترتیب و زینت شهر و اعمال و اطراف هر چند عشر معشار
زمان سالف نبود بنسبت دیگر مشاهیر بلاد و اماکن ممالک خالی از خصب و
راحت فردوس برین عدن نشانی می نمود و مجمع لذات و انس بی غبن خلیفه المستعصم بالله
ابو احمد عبد الله بن المستنصر از زمرهٔ خلفاء بنی عباس بمزید خفض عیش و
امداد تنعم و ترفه و کثرت اموال و نفائس ذخایر و اعلاق جواهر ممتاز
بود و شوکت و عظمت و خیلا و تکبر مشهور و مذکور شرفات و غرفات و
ابواب دار الخلافه با کیوان تقابل و با سماکین تناضل می نمود و از غایت
آراستگی ثیاب مذهب و مرصعات سرادقات مرفوعه و نمارق مصفوفه و زرق
و سدیر را عرضهٔ تشویر می ساخت ؛ . . . .

چهار صد خادم بخدمت درگاه مشغول بودند با آنک محرمیت حریم حرم با حرمت
دار الخلافه نداشتندی و هیچ آفریده را از ملوک انام و صنادید ایام و
اشراف اطراف و اعیان زمان در حضرت امیر المؤمنین بار نبودی بلکه پیش
قباب مجد و معالی بر شارع راه سنگی بمثابت حجر الاسود انداخته و طاقی
اطلس سیاه از مخرجه بر صفت آستینی فرو گذاشته از سلاطین و ملوک
اطراف کسی که بسدهٔ سدره طاق و عتبهٔ علیهٔ خلافت تشرف
جستی آن آستین را چون دامن کسوت حرم معظم زیارت کردی و آن
حجر را مانند حجاج بنان بوسه دادی و مراجعت نمودی ؛

در عهد اتابک سعید مظفر الدین ابوبکر انار الله برهانه مولانا قاضی القضاة
المعظم مجید الدین اسمعیل فالی را برسالت سوی حضرت امامت فرستادند

چون پیش فنای رفیع و جناب منیع رسید بر استلام حجر و استسلام التزام نمودند از غایت تنشیت و تقوی مستنکف بود پیش سنگی منخشع شدن و سنت اسلاف تفهیم رعایت کردن مصحفی در دست داشت آنرا بر سر سنگ و بر آن بوسه داد و معتاد چنان بود که در اعیاد خلیفه عزم رکوب فرمودے بر اسپے براق صورۃ برق رفتار گردن بطوق زر و دستار پیچه مزین و مطوق کرده و در ساخت و ستام مرصع و مستغرق ساخته سوار شدے و طیلسانی مانند شب دیجور در بر روز دولت فرو گذاشتے با افراد سادات و کبار مشایخ عهد و کوکبه نجوم سپهر خلافت که فلک بدیدهٔ دوربین کواکب در ان زینت و تجمل تامل می کرد و رضوان برای غالیه حور از غبار مواکبش غالیه استقراض می نمود

بیت لمؤلفه

قضا از ذره خاک سم سمندش ساخت
فرور دیده خوبان خیل رضوانی

از معتبران روایت است که خواص و عوام حجرات و حجرها و غرف بیوتات که بر ممر مواکب بودے بنسبت موضع کرا گرفتندے برای تفرج و نظاره رکاب نوبت احتیاط کردند و از وجوه اشکرای آن کراه سه هزار دینار عوال در قلم آمده

بیت لمؤلفه

چه تفرج کنی ای کار تو خود نظاره | در جهان ما هی الا نکد حراسه

مع الحدیث احتشام و جلالت و کمال اقتدار و مهابت مستعصم زیادت از آن بود که ذیل موضع استیفای شرح آن توان کرد و در آن مانند شمعت

هزار سوار نانپاره و رسوم از دیوان عزیز موظّف و مرتّب داشتند و قائد لشکر و پهلوان صفدر سلیمانشاه بود ممدوح اثیر الدّین اوْمانی و مدار دوائر امور جمهور بر دوانتیان صغیر و کبیر و شرابی مقرّر داشتند و زمام منصب وزارت بوزیر موید الدّین محمّد بن عبد الملک العلقمی منوّض و او فاضلی مبرّز بود و ناظم حاشیتی المنظوم و المنثور و ناصب رایتی المنقول و المعقول کرم جبلّی و اریحیّتی غریزی داشت . . . .

مستعصم بدعت و راحت و تمتّع بملاهی و ملاعب که عین بدعت و ضلالت باشد در مذهب ملوک فکیف خلیفه بحقّ و امام بن الامام المفترض الطاعة علی کلّ الانام متعوّد بود و ابن العلقمی در اخذ و ردّ و صدر و ورد احوال مستبدّ و متفرّد . . . .

. . . بلے مقرّبان حضرت امامت وزیر را دقیقهٔ احترام رعایت نمی کردند و بمزاقون ادب با وے سخن نمی راندند بدیں واسطه سر زده و آزرده می گشت عاقبة الامر عیار اعتقاد او با خلیفه و عهد متغیّر شد و سبب اقوی در تغییر نیّت و تکدیر مورد اخلاص آں بوده که پسر خلیفه امیر ابو بکر بسبب تعصّب و حمایت طائفهٔ لشکر فرستاد و کرخ را غارت فرمود و بعضے سادات بنی هاشم را اسیر گردانید و بنات و بنین در فضاحت و خلافت از خانها بیرون کشیدند۔ وزیر در تشییع مذهب تشیّع مجدّ بود بدین حرکت متألّم و متالّم گشت مکتوبے از سر اظهار خبایا پیش سیّد تاج الدّین محمّد بن نصر الحسینی که از جملهٔ اکابر سادات عصر بود فرستاد بدین معانیات

احداثات که از قِبَلِ افلاک هابط شد، وبدین وسائط که ذکر رفت و زیر
گرد و فراز و نشیب و احتیال و فریب بر آمد تا چگونه خلیفه و اتباع را شربت
هلاک تجریع کند و مملکت بغداد انتزاع کرده ایشان را بتیغ انتقام تقریع
در مدارج این حال پادشاهِ ممالک ستان هولاکو خان در شهور سنهٔ اربع
وخمسین وستمائه از فتح بلادِ ملاحده لعنهم الله علی حده فارغ شد و تخریب
رباع وقلع قلاع ایشان لاسیما الموت والموت اشرف علی شرفاتها بمنجنیق
وجعلها دکاً میسر گشت و روزِ مملکت صد و هفتاد ساله صباحی بصباحی که
لشکرِ پادشاه دشمن مال خورشید وار تیغ برکشیدند بزوال رسید ایلچیان را
با یرلیغ مبشر بتشهیر این فتح نامدار باطرافِ مشارق و مغارب نزدیک
اقارب و اجانب روان فرمود. و متابع کافهٔ امم را به استماع آن بشارت
استمتاع بدان اشارت مشرّف و مشنّف گردانید و باستیصال
آن قوم مضلّ ضالّ وطائفهٔ ناپاک بی باک که با ائمهٔ اسلام دم مباهات
می زدند، منّتی عظیم و موهبتی جسیم سکانِ ربع مسکون را ثابت فرمود
مسلمانان که در رباع و اصقاع از ترس کارد زنان ایشان چون کار زنان
ایشان احتجاب پیشه داشتند بدست رفاهیت بستر استقامت فرش
کردند و در متوسد فراغ و رفاع پشتِ اقامت باز داد مولانا اعظم شارح
علوم الاولین والآخرین نصیر الملة والدین محمد الطوسی العارف بالله العالم
بالله الداعی الی الله اعلی الله روحه علی محال الفردوس مخصصه باتم بهجة
من جلایا القدس بما فی مقام الانس مدتها در خطهٔ قهستان موقوف بود چنانکه

در مفتتح دیباچهٔ اخلاق خلود نکهت ناصری که بحقیقت نسخهٔ اخلاق نصیری
است و ترجمهٔ کتاب الطهارة از تصانیف استاد فاضل و حکیم کامل ابو
علی مسکویه الخازن الرازی تغمده الله بغفرانه بدان اشاره کرده گفته
اند اقتباس را سبب همین بوده که قصیده از منشآت خود بحضرت مستعصم
فرستاد. ابن علقمی بر ظهر آن بمجلس ناصر الدین محتشم انها کرد که مولانا نصیر الدین
مکاتبات و منشآت با دیوان عزیز مجده الله آغاز کرده از غوایل و تبعات
آن اندیشه باید کرد. ناصر الدین متغیر شد. و بعد ما که بنظر اجلال و تعظیم و اکرام
و تفخیم جانب چنان علامهٔ روزگار و حکیم بزرگوار را ملاحظه کرده اورا باز داشت
فرمود. درین حال که جهان دیگر شد و اعدای دین مدمر خلاص یافت و بحضرت
ایلخان مظفر رسید با نواع عاطفت و رافت محظوظ گشت. و بصنوف
صلات و ارفاد مخصوص و حکم یرلیغ شد تا ملازم اردو باشد. ایلخان از سر گونه
در سوانح مصالح ملک و در وقوع مهمات دولت سوالات میفرمود او جوابی
بر قانون حکمت و قضیت مصلحت در لباس تمثیلی لایق و تعبیری فایق بطریق
کلموا الناس علی قدر عقولهم ادا می کرد تا در بندگی حضرت وقعی تمام
و محلی منیع یافت. ایلخان بفرمود تا از مقام قهستان خیام و شادروان بقصد
رحلت بلند افکنند و با عزم جزم و حزم و حزم دل شادروان در بشارت
دلگشا درآن شد اقبال حضرت بمثل در حضرت اوفی یافت و نصرت
نشرت رخسار در سبزه زار شمشیر او مشاهده می کرد کمال بطش و مهابت
و نفاذ امر و قدرت یکی هزار شد. و سلاطین و ملوک عالم از رعب

یاسائے او بر شاخ عمر چوں برگ بید از تند باد خزان لرزان بودند۔

بیت

اگر قیصر بروم اندر ز حشمت بنگرد ہیبت
وگر خاقان بچین اندر ز نامت بشنود آوا
یکے خشم تو برگیرد بجائے خنجر و نیزہ
یکے نام تو بگزیند بجائے خاتم و طغرا

ابن العلقمی در پردہ خفا از سر جفا ببارگاہ فلک شکوہ رسول فرستاد و بعد از اظہار مطاوعت و اخلاص عبودیت و تزئین مملکت بغداد در خاطر ایلخان و تقبیح صورۃ خلیفہ زمان فرمودہ کہ اگر پادشاہ بصوب این دیار عنان عزیمت سبک گرداند بے آنکہ لشکر را بترتیب مواقف و تسویت صفوف احتیاج افتد تا بتکلف مطاعنہ و مضاربہ چہ رسد مملکت بغداد تسلیم کند و آن را بشواہد معقول مستحکم کرد۔ ہولاکوخان بہ مجرد این پیغام زیادت اعتماد نفرمود و نیز حصانت بغداد و کثرت اجناد و وفور اسباب و اسلحہ آن در بسیط اقالیم سبع شہرتے تمام یافتہ بود و مصاقبت و ناعقت دور و سگک و مضایق دروب و محلات از جواز لشکر نامعہود و ایلخانی کہ فسحت عراص گیتی از وطائت خیول و خیول و ازدحام زحوف و زحاف متضائق می نمود متنفی ظاہر داشت و بادشاہ جہان خاتم آخر الزمان اوکتائی قاآن در مبادی جلوس دو نوبت جور ماغون را بہ لشکر تتارک بے باک مغول مانند شیاطین و غول در عہد خلیفہ

الناصر لدین الله فرستاده بود و در آن تاریخ صد و بیست و چهار هزار سوار در شهر و اعمال معین و مرتب بودند مستنصر بمدافعت و مقاتلت پیش آمد و جور ماغون را منهزم بازگردانید۔ این اخبار در مقعر اسماع جای گیر شده بود و بر الواح اذهان انتقاش یافته پادشاه رسول ابن العلقمی را بنواخت و در استحکام مرایر اعتماد و توکید مبانی اعتضاد طلب وثوقی کرد او علی التواتر مصحوب ثقات و رسل موجبات استظهار حضرت و اطمینان خاطر اشرف می فرستاد و پیغام می داد که من انقطاع لشکریان چون حبال وفا و حسن عهد خود منقطع خواهم کرد و با خلیفه طریق مصالحت سپرد باید که بی تراخی رایات همای پیکر نصرت اثر چون دل اعادی بر عزم آن جهت خفقان یابد۔ هولاکو خان در تصمیم این عزیمت و استضافت آن مملکت از رای مولانا نصیر الدین استکشافی کرد و از روی احکام نجومی استشارتی بعد از تسییر طالع و تقویم کواکب و تحقیق نظر و اتصالات سعود عرضه داشت که استخلاص آنجا بی تحمل مزید کلفتی بر دست مواکب منصور تیسّر خواهد شد و مدت امامت و خلافت بسر آید اگر صورت قضا و قدر موافق این احکام باشد از اثر میامن دولت پادشاه تواند بود۔ پاکا و منزها ذاتا یعلم خائنة الاعین و ما تخفی الصدور که در سراچه ملک قدمش اکثر علما مستنصر اند با وجود مزیت خلق الانسان علمه البیان هنگام استفسار و استفتا بر عارض صفحه جواب غالیه و الله اعلم بالصواب می کشند و اگر بنای علیسی بیچ اند که فرمان رو مملکت ایران و ارواح اند در عقب

مواصفات و اثناء معالجات جلاب الشافی ہو جلاب تمت صحت می دانند و اگر مہرۂ علم
نجوم اند سیاحان عرصۂ افلاک و مہندسان اقطار کرۂ خاک میل تامل بر تختۂ احکام خود جز
نقش وَالعِلمُ عِندَ اللهِ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيبِ لَا يَعلَمُهَا اِلَّا هُوَ وحساب نمی آورند
ہولاکو خان بدلے ثابت ضمیرے منقح استعداد نہضت و حرکت لشکر را اشارت اند از
ہمدان ایلچی فرستاد و استدعا بحضور یکے ازین چہار کانہ کرد و دوی دار
کوچک یا شرابی یا وزیر یا سلیمان شاہ - ارکان سدۂ خلافت محیی الدین ابن
الجوزی را بفرستادند - ایلخان در غضب شد، سوغونجاق را از راہ اربیل
با لشکرے روان کرد کہ از دجلہ بگذرد و با بایجو ملحق شدہ از غربی بغداد قاصد
شود و از عقب ایشان رایت ہمایون در حرکت آمد و از آن طرف
ابن العلقمی چون دانست کہ سہام مکیدت بغرض مقصود پیوست شیطان
تسویل و تضلیل را اشطان اغوا دراز کرد و سر حقائب حقائد باز در خدمت
خلافت عرضہ داشت کہ امروز بحمد اللہ و بمنہ الجم الغفیر سلاطین و ملوک
اطراف دارغ اخلاص و مطاوعت امیر المومنین بر جبین صدق یقین بین
دارند و ہیبت نفاذ حکم و مقدرت و بسطت بال و کثرت جیش دیوان عزیز
اعزہ اللہ از یمین و شمال بر برید شمال و صبا و در صباح و مسا مسابقت گرفتہ
چندین سال ہر سال اجلت مواجب عساکر و اقطاع وجوہ و رسوت اجناد
صرف کردن از مقتضی رای رزین و لشکر در بین دوری نماید اگر امیر المومنین
رخصت فرماید ثلثا لشکر را ہر یکے بطرفے نامزد کنند و بشغلے منسوب
گردانند تا این اموال خزانہ را توفیر باشد قلیقم مصلحت این شور کہ ہمہ

شور جہان وخلاف صواب بود برائے وزیر با تنزویر منوط گردانید۔

مصراع وائے آن کش غم کند غم خوارگی

وخود باستماع الحان خوش واجتماع با جواری چون دراری ومشاہدہ غلمان حور اوش تلذذ یا نواع ملاہی اشتغال نمود از ثغور بعض کواعب بضبط ثغور وبعض خواضب بپرداخت وبقبول قول راست ازپردہ سازی مخالف معرض گشت برکت رائے برکت عاقبت اندیشی از روزگار او کرانہ کرد وفلک فرتوت این شعوذہ وتضریب در فرجام کار خودکار آنکرد۔

بیت

عزیز مصر وجودے تو یوسف ہمت
زنگاہ دارش ازآن تہمت زلیخائے

ابن العلقمی در تفریق کلمہ وتشرید جمع امراء تنفیر مجتدہ سعی پیوست باندک زمان اکثر لشکر وتواد وافراد را تفریق ایدی سبا حاصل شد ومعلوم باشد کہ نظم شوارد وضم اوابد عقدۂ صعوبت دارد فاما تبدید منظومات وتفریق مجموعات را زیادت اجتہادے بکار درنمی باید مثل صیادی کہ بر راہ گذر صید بہ ہر حیلتے کہ در جبلت دارد دانہ می پاشد ودام می گسترانند وخود بر مرصد کمین می نشینند تا مرغان در حوالی دام مجتمع وآرمیدہ گردند باز بمجرد آنکہ کودکے دستے افشاند یا بے ہنگام آوازے دہد دفعۃً از دامگاہ رمیدہ شوند وسعیہا ضایع وندامت دامنگیر گردد وہلاکوخان بہ میعاد مقرر روز بان منتظر بطایع مسعود ولوید اقبال موعود از اردوئے خود

در حرکت آمد و لشکری از اطراف ممالک در بندگی رکاب فلک سا
جوشان و هلتاک خروشان روان گشتند آوازه قصد لشکر ایلخانی که امارات
تنکیل و عذاب آسمانی بود ببغداد رسید مقربان جناب وارث خلافت
که غرس الید و صنیع حارث رافت بودند چون مداقی و شرابی حضرت
امامت را بدان غفلت و توانی و کسالت و بی حزمی ملامت کردند و
بمبالغت تقریر کرد در عالم قوت غلبه و بطش لشکر تتار منتشر و مستفیض است
و مجوف اسماع شیخ و شاب از دبدبهٔ جهانگیری ایشان با طنین
اینک عزم استخلاص این دیار کرده اند اگر این خبر بتحقیق پیوندد و گمان یقین
شود بی لشکری موفور و استعدادی تمام مقاومت در حیز طاقت
نیاید و چون سیل از سر برگذشت در گرداب تحیر دست و پای زدن
مفید سلامت نخواهد بود و مرغ زیرک که از قضاء هوا در محبس قفس
افتاد چندانکه در آرزوی فرجهٔ فرجی سر بیشتر بر قفس مالد و در هر نفس نالد
عنا و ابتلا زیادت گردد بمصلحت آن نزدیکتر که در رعایت مهمات
اهمال روا داشته نیاید و اطراف کار خویش پیش از بودنی فراهم گرفته شود
که قوام مملکت و نظام دولت و شمول امن و طراوت حال و فراغت
رعیت بی شمشیر تیز و اندیشهٔ درست و رای راست و احتیاط بلیغ
و کوشش تمام ممکن نگردد و عاقل توفیق یار و هوشمند زیرک سار چون
استفکاک قداحه و متقدحه در صماخ او جای گیر شد از تولید آتش بلند
اندیشه کند و چون از دوری شبح سراب را مشاهده نمود بهناوری دریای

زرف و صورت موجها کوه آسا در پیش خیال آورد و نادان مغفل و صاحب
بطالت متکاسل تا نهیب لهیب آتش بوی نرسد چارهٔ خلاص نجوید تا
در بحر عمیق چون بنات الماء غوطه نخورد آرزوی معبر و ساحل بر خاطر
نگذراند پیش از هجوم الشان تهیهٔ اسباب دفع و لم شعث و اجتماع عساکر
از نواحی و اعمال مثال باید داد و پیش بر قول وزیر اعتما نکرد و یقین دانست
که مقصود او از تشتیت شمل لا جمع الله شمله مواضعه بوده و اختلاف
الارآء نتیجهٔ عدم النظام متمم پیش نهاد خود شمرده و ترصد این داهیهٔ دهیا و
واقعهٔ دهما صرف الله الیه مکائدها کرده هرچند ناصحان مشفق از سورت
نائرهٔ اشفاق سورت این نصائح دیباز تر از درس آل عمران بر وی می
خواندند و از آیت الناس ان البقر تشابه علینا می کرد و آیت و لا تلقوا
بایدیکم الی التهلکة باز می راند آناً فآناً بحکم الست بقوارع تقدیم
پشت اندیشه پست می شکست و دیدهٔ خلیفه را از تامل مضمون نداکرد
احزاب خود متعاور می گرداند خلیفه در رقدت غفلت و غرور پهلو بر بستر
استرفاه و سرور انداخته و گوش را از استماع نصیحت کر ساخته با وزیر
قرعهٔ استشارت گردانیدن گرفت و دم فریب غائله آثار او بجان
خریدن مثل است که خواب پاسبان بخت بیدار دزد باشد خاصه چون نور
ماهتاب یاوری کند و سهو و زلت طبیب مریض را مرضی ثانی شود تکیف
در شب بحران هیهات چون از وراء پرده تقدیر وارد می منتظر چه خواهد
پیوست موجبات آن لا محاله

مصراع از چرخ ببارد و از زمین بر روید

وحسن تدبیر و طول تفکر مردم دانا و کثرت اعوان و زور بازوی لشکر توانا نه
همانا هیچ تاثیر نتواند کرد، ابن العلقمی این سخن را بی وقع ساخت و به انواع شعوذه
ایشان را متغافل گردانید و گفت لشکر مغول را مقاومت با بغداد چه وجه
میسر شود اگر عورات و صبیان نارسیده از بام خانها با خشتهای پخته
بمدافعت برخیزند همه را در مضایق و شوارع محلات تا خبر یابند ناچیز
گردانند بطر و نخوت و عجب و کبر بر مزاج مستعصم استیلا یافته بود و دست
حریف عقل و درایت برتافته بر رقعهٔ خلوت رخ در رخ ماه وشان کرد،
وزیر نیز بر اندن بیدق تزویر و تصنیف منصوبهٔ احتیال مشغول گشت تا
چگونه فرزین بند حصن حصین ملک و دین بگشاید و چه وقت بفرس فراست
و فیل تسویل او را شه مات و به پنهان اعلام و استعلام احوال خلیفه و
کیفیت حرکت و منازل پادشاه می کرد ناگاه خبر رسید که سوغونجاق و
تاینجو و طایفهٔ از لشکر ایلخانی پردلان از طرف غربی متوجه بغداد اند خلیفه
فتح الدین ابن الکرد و مجاهد الدین ایبک المستنصری الدویدار الصغیر را
با ده هزار سوار بمدافعت ایشان روان گردانید چون میان لشکرین کار
از مبدا مصادفت بمنتهای مصادمت رسید و مواجهه بمهاجمه و مقابله بمقاتله
بدل شد در اول وهلت لشکر مغول منهزم شدند و فتح الدین مردی
جهاندیده بود و غبار وقایع دهر بر سر او نشسته و روزگار روز کافوری و
شب عنبرین گون عنبر موی او را بشمامهٔ کافور تجارب مبدل ساخته گفت

هم درین مقام ثباتِ قدم باید نمود و از عقب ایشان تعاقب نکرد و با علام
حال سیدی بحضرتِ خلافت روان داشت - دواتی بطرحوانی باشططِ جنونی
جمع داشت این رای را بر نوعی از تحمّل تعلّل حمل کرد و جواب داد که حقوق
ایادی و اصطناع امیر المؤمنین را بدین وجه مکافات میکنی که بیک روزه
موافقت با اعادی حضرتِ خلافت ملالت و کسالت ظاهر گردانیدے
مصلحت آنست که علی الفور پیش از آنکه ایشان را مدد رسد تعاقب
شویم و خاطر از اندیشهٔ ایشان فارغ گردانیم - فتح الدّین از فیالت رائے و
جهالت نفس و خودرائی و بادپیمائی دواتی در غضب شد لشکر را بر مسارعت
از عقب عقاب ناگهانی تحریص کرد در حوالی دجیل اتّفاق ملاقات یکدیگر
افتاد، حالی صف مجادلات را تسویه کردند - فتح الدّین بر مرکبے سوار گشته با قفال
حدید قوایم آنرا مستور و محجّل گردانید یعنی دغدغهٔ فرار مزاحمت ضمیر نماید و
عنان کش خاطر نباید آن روز مطارده کردند و رقعهٔ مبارات را بقایم برافشاندند
و فریقین را مقابل یکدیگر فرود آمدند لشکر مغول در شب آب دجله را
برهجینده‌ٔ بغداد گشادند - چون آب کشانِ قدر از چاهِ ظلمانی شب
بدلو زرّین رسن آب تباشیر کشیدند و سبزه زار آسمان را سیراب
گردانیدند - لشکر بغداد چون نرگس از خواب در آمدند خود را مانند نیلوفر
غریق آب یافتند از طرفے آب گرد انگیز وحشت خاک بر آتش دولت
می زد و از دیگر سوی باد حملهٔ لشکر نصرت اثر آب روشن اقبال را تیره می
گردانید تا اکثر از آن لشکر چه در مخاض و غمرات آب و چه بزخم تیغ چون آب

ہلاک شدند و آب باہمہ سنگ دلی افغان کنان بزبانِ روان بہ قامت
و شمائلِ آن جوانان میخواند

مصراع شمشاد و سمن را نہ چنیں آب دہند

فتح الدین در آن مقتل مقتول شد و اندک معدودے کہ از آن ورطہ
ساحلِ امان یافتند از نہیب تیغِ خون آشام راہِ شام گرفتند عاقبت
دواتی با سہ تن خلاص یافتہ مجہول وار ببغداد درآمد اعلامِ خدمتِ خلیفہ
گردانید کہ از معرکۂ بحرِ خطر و بحرِ معرکہ اتد دواتی با سہ تن دیگر سلامت
یافتہ اینک ببغداد در رسیدند۔

روایت کردہ اند کہ خلیفہ در مقامِ شکر سہ نوبت بزبان راند الحمد اللہ علی
سلامۃِ مجاہد الدین و ہمچنین از غفلت و غباوت او حکایت کردند کہ چون
خبر رسید کہ فراولانِ لشکرِ ایلخانی نزدیک کوہِ حمرین رسیدہ اند جواب
داد کہ از آنجا چگونہ توانند گذشت، غرضہ دانستند کہ لشکرے کہ متوجہِ
این دیار اند بر روئے دریا چون موج گذرند و بر قلالِ جبال عقاب آسا روند
و سدِّ سکندر را پردۂ عنکبوت خوانند و سلسلۂ حدید را خیط الشمس دانند
پیشِ سنابکِ مراکبِ ایشان از حمرین چہ خیزد مگر غباری و از صدمتِ
باد پایانِ آن لشکر کہ بیرون جہد الا شرارے۔

بیت

کسے بگردنِ مقصود دست حلقہ کند
کہ پیشِ تیرِ بلاہا سپر نواند بود

درماهِ ذی الحجّه حجّهٔ اربع وخمسین وستمایه که چون عاشور روزِ مقتل بود
وعرصات بغداد مانندِ کربلا محلّ کرب وبلا وزبانِ حال گویان ویلا ویلا
چون نورِ جهان افروزِ صباح درخشاسشهٔ افقِ شرق پدید آمد و اثرِ
حیات وقوّتِ حسّاسه در ابدانِ حیوانات ساری وظاهر گشت لشکر
عفاریت آثارِ ملایک دیدار مخافصتهٔ از راه بحقوبه بعقوبیت ونکال و
فی المثل کما تکمیل نکال و اکمال بهادیٔ دولت واقبال برسیدند واز
جانب صبّوحی شنط نزول کرد ودرحال وزمان سکون وقرار سکّان وامن و
امان رحلت نمادهٔ اضطیار و استنامت ازحوالی دل ودیدهٔ خلیفه و
اهالی دور شد ودروےِ خواب وراےِ ثواب درحجابِ استحالت
مستور، از روی اضطرار بفرمود ودروب را استوار کردند وبربارو
منجنیقهٔ حاضر مستعدّ و ملتشر برداشت ودواتیان وشرابی وسلیمان شاه
ودیگر وجوهِ لشکر وممالیک خاصّه تکثیر سواد را از عامّهٔ بغداد گروهے
انبوه با انواعِ اسلحه مدد فرستادند۔

روز دیگر که عنقارِ زرّین بال ازین سبز آشیان ماوّریه برزد ورو ےِ
زمین بغدا که چون آشیانِ مسکین مظلم بود مانندِ دلِ کامگاران روشنائی
گرفت وایت نقاب پیکر ایلخان همیون طایر از سرِ قهر چون گردن مباهٰا
بیافراشتند ونائرهٔ محاربت که هنگامِ آن حطبِ عطبِ بغداد بود براثر فتحِ
اثر اندرون شهر نیز چنانکه دیار را با نباشتن تخویف دهند بالقوّت
بازو دست در کرگاه کوه نهان زنند با آفتاب را بگل اندایند وزلزله را

بافشردن قدم ساکن گردانند و شعلهٔ برق را بسر آستین اطفا کنند و شکردهٔ
کار حرب و مستعد آلات رمی و رشق و ضرب گشتند طائر نبال از برج
معوج الطلوع طیران آغاز کرده عقاب عقاب چنگل قهر باز از رفع چتر
محاصره علی الابتدا مجانیق و عرادات بفعل ظاهر حرکت نصب یافت
و چون اعراب تقدیری در حالت نصب تابع جر گشت و جواب
دخل مقدر را نکتهای سر تیز تیر در مبحث جدال انداختند آن روز تا زردهٔ
زرین ستام خورشید در زیر ران رائض تقدیر بر سطح میدان مینائی جولان می
نمود محاربت قائم و مکاوحت دائم بود و تیر چرخ و ناوک و ندوابین سنگ
منجنیق و فلاخن از طرفین چون بید دعای ابرار در التصعاد و مانند نوازل
قضا در انحدار خلقی تمام از اندرون و بیرون مقتول و مجروح شدند. چون
مشاطهٔ گردون

مصراع بزلف شام ز ظلمت خضاب باز آورد

ایلخان فرمود تا از محاربت دست کشیده داشتند پنجاه روز بدین منوال
بغداد محصور و امداد تنکیل و تعذیب نامحصور بود چون هنوز راه تجلد می پیمودند
حکم رفت تا از خشتهای پخته که بیرون شهر بود پشتهای بلند و قصور مرتفع
بساختند چنانکه بر دروب و حومهٔ بغداد مشرف بود و مجانیق بر افراشتند
و از صدمات احجار و التهاب قواریر نفط شهر پر نالهٔ رعد و درخشیدن
برق گشت ژالهٔ پیکان از سحاب کمان باریدن گرفت اهالی پایمال
عجز و اذلال شدند چه شنط که در میان بغداد چون جوی مجره بر وسط السماء

جاری است از طرفی احاطت یافته بود و مجال قرار مسدود گردانیده و از طرف دیگر لشکر آتش حملهء پادشاه که بحر خضم عنا بود در مقام انتقام ایستاده، درین مساق مجد الدین محمد بن الحسن بن طاوس الحلی و سدید الدین یوسف ابن المطهر و شمس الدین محمد بن العز در صحبت رسولی مکتوبے بحضرت ہلاکو خان فرستادند بلغی از آنکه ما منقاد و ایلیم . . . .
. . . . چه از اخبار اجداد خویش ائمهء اثنی عشر سیما امیر المومنین (النجد القمقام الباسل المقدام المخصوص بدعاء وال من والاه وعاد من عاداه البطین الاشجع الفصیح المصقع صاحب ذیل الغبار صاحب ذی الفقار المتصدی لبث المکارم والقلائد المتصدق بخاتمه فی الصلوة قطب مدار الشجاعة والحلم باب مدینة العلم الواسع العطا الشاسع الخطا احق من القطا القائل لو کشف الغطاء) اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب چنین یافته ایم که شما مالک این بلاد شوید و ایں آن بمقبوض قبضهء اقتدار و مغلوب تحکمهء استکبار گردد، ہولاکو خان بلتبج و بشاس میکرد و بسیور غامیشی و احضار ایشان یرلیغ می دہد و تکله و علاء الدین العجمی را براه شحنگی آنجا می فرستد و بدین واسطه اہل حله حلهء سلامت پوشیدند و جام خلهء طاوسی نوشیدند خلیفه به قرار از خصم درون خانه و آشنا دور تر از بیگانه دشمن پنهان و دوست آشکار و واقف بر سود و زیان کار در باب گره گشائی این واقعهء مشکل و تدارک این نازلهء ہائل استصواب می کرد که درمان این درد چیست و درمان این مصیبت که عمت و طابت

صفت دارو دست گیرد پای مرد کیست این میگفت و می گریست

شعر

آہم کہ ہر سحر زند آتش بسقف چرخ
آفاق را ز دود دل اعلام می دہد
اشکم کہ ہر نفس چکد از دیدہ در کنار
اندر فراخت را مدد سے وام میدہد

وزیر تقریر کرد کہ لشکر مخول نہایت ندارد و در شہر لشکرے کہ بدان کفتین خصم باز توان مالید نہ مہالیک و این قدر حشم تا نہایت کوششے عاجز انہ کحوکتہ المذبوح نمودند بعد الیوم مدافعت ممکن نخواہد بود و استیلا ایشان ہر روز زیادت می شود و امداد اسباب تشیر تلیسیری باید و اہالی را استمناک بذیل تشبث ہر دم کنتر صلاح جوانب و سلامت عواقب راند بیر آنست کہ امیر المؤمنین بر مقتضا اترکوا الترک ما ترکوا متاجزت حرکت اختیار کند و برگ موافقت و مصالحت سازد ہر اگرچہ طریقہ ما تزکوکم نمی سپرند فانہم اصحاب باس شدید با دشمن غالب تواضع و تخضع کار خردمند انست و حسن مدارات و لطف مہادنت برائے نام و ناموس ملک و آب روی دولت پیشہ رہوشمندان

بیت

گفتم ہمہ نام و ننگ شد در سر تو
گفت این ہمہ نام و ننگ کے بود ترا

چنان صواب باشد کہ بطوع و رغبت بے تردد و تبلد امیر المؤمنین زود تر بخدمت ہولاکو خان رود کہ باعث بر حرکت ایلخانی طمع در مال و تحصیل رغائب تواند بود چون خلیفہ مبذول دارد بعد از تاکید قواعد استیناس بحسن تدبیر بناء مظاہرت بمصاہرت مستحکم گردانیم و در تمہید اسباب تناصر و تظاہر تو فرنمائیم تا دختر ے از دوارج خانیت جہت خلف صدق امیر المؤمنین در ربقۂ ازدواج آید و درۂ از صدف بحر امامت در انقصار زوجیت پسر او بے تقصیر منسلک شود و بدین مقدمات عرصۂ دین و ملک سمت مشارکت گیرد و دولت سلطنت و حشمت خلافت متحد گردد در میانہ اموال و دماء چندین ہزار مسلمان محصون و محقون ماند و جاہ و عظمت خلافت باستظہار پادشاہ کامگار روز افزون سیلاب خوف و فزع در اندرون خلیفہ چنان جاری بود کہ تمییز حق از باطل و فرق میان صدق و کذب بروے مبہم گشت چون ظاہر این کلمات بر تقدیر توافق اسباب وحصول وسائل موافق مصلحت نمود درین قضیہ بے تصور نقیض مقدم و صحت تالی حکم کرد و اندیشۂ خصم را تصدیق لاجرم سر سخیف کہ بلابہ دشمن فریفتہ شود بلا بدو سزاوار ست وہر کہ جانب حزم وتحرز مہمل گذارد بناکام فرجام کار از کردۂ خود اندوہ زدہ و سوگوار و خستہ خاطر و دلفگار گردد، حاصل حال چون روز دولت منعصم شمار عباسیان در گشت و راے او ظاہرا قائد محن را طائع و مقتفی بود و از روزگار بیچا پیچ مستنجد و مستکفی متوکل بر اسباب و نتائج ناموجود کہ مستنصر بدر الع

غیر رائع و راضی از خلافت بلین مضاجع و معتمد و مستظهر که به مجرد مواد مالی علی الدوام منصور و برمراد فادر خواهد بود و واثق که بارشاد ابن العلقمی مهتدی و رشید گردد و از خانه سطوات ایلخان چون هرون تبعیت موسی مامون، روز یکشنبه چهارم ماه صفر سنه خمس و خمسین و ستمائه یوماً عبوساً قمطریراً و شر معاطب خاص و عام یوماً کان شره مستطیراً با هر دو پسران ابو بکر و عبد الرحمن دکوکبه عظیم از علویان و دانشمندان و اولیاء دولت و مقربان حضرت و وجوه لشکر و خواص غلمان و خادمان عزم استرکاب و توجه بجناب ایلخانی کرد و طوعاً گویان از شاه راه شهرستان عدم یعنی درب بغداد بیرون شد، چون نزدیک شارلیص که عبارت از آن بلغت ایشان کرپاس است رسیدند غلبه جموع را از دخول مانع شدند خلیفه و پسر انرا با دو سه خادم بار دادند و در خیمه چون ظرف زمان موقوف کرد سلیمان شاه و دواتی و شرابی با چند خواص بیاسا پادشاه اختصاص یافتند صباحی که ترنج زلیخائی را بر کنار طبق افق نهادند و دست مشتعد لمعان نور مهرهای کواکب از روی نطع سیمابی برچید ایلخان لشکر را فرمود تا آتش نهب و تاراج در بغداد و ما فیها زنند. باول باز و که از احکام اجعل بینکم و بینهم ردما حکایت می کرد وخندقی که چون غور فکر عقلا عمیق بود با خاک شارع موازی ساختند بعد از آن مانند شاهین جایع که در گله کبوتران افتد با گرگ غشوم که در ربیبه اغنام رغایت اغتنام شمر و مطلق العنان و خلیع العذار در شهر آغالیدند باید اد قتل بهم افراط در قتل بغایتی انجامید که از خون کشتگان نهرے بر صفت نیل

از آب بنجم روان گشت وَیُہلِکَ الحرثَ والنسل براموال و مقتنیات بغداد خوانده شد. خزائن خاص و حرم محترم دار الخلافه را بکلفشه غارت کنس کردند و بدرقه قہر شرفات آنرا چون سر تجلت زدگان در پیش انداختند دُور و قصور که از اتاک و غرب جنان از شرم ایادین آن بقصور مقصور بود و از حلیت نزاہت دور باخاک کوی برابر شد و بزبان حال گویی آیت کَم ترکوا مِن جنّاتٍ وعُیُونٍ و زروعٍ و مقامٍ کریمٍ برخواند

بیت

پرویز که او بر خوان زرّین تره بنہادی

زرّین تره کو بر خوان رو کم ترکوا برخوان

قلم جریان حوادث بر صفحات سطوح جدران و سقوف آسمان نمامی ہلذی منازل قومٍ تشہد لہم بالشرف والسؤدد رقم می زد + فرشہا و خدکار مذہب و مرصع بکارد پاره می کردند و می بردند. پرده نشینان حرم بزرگ که

قطعه

شرمناگو شش کنیزانش نیارستند آورید

لولوء کافوروشش تا نام خود لالا نکرد

در حریم حرمتش الّا که در پوشیدگی

دست مہ گلغونه بر روئے گل رعنا نکرد

آفتاب اندر سرایش روی آمد شد نداشت

تا بنا نیشش مسمّی واضع الاسما نکرد

چون زلف تبان موی کشان دربرزن و اسواق بر آوردند و هر یک دست خوش عفریتی از لشکر تاتار شد و روز روشن پیش آن امهات مکارم و محصنات تار در یک ساعت زلزلهٔ یوم القیمة در مدینة السلم ظاهر شد ملکی چنانکه شعر خاقانی شروانی اوصاف آنرا لایق می آمد بواسطهٔ آن لشکر آتش قهر صاعقهٔ آثار صرصر نهیب صفت وکم من قریة اهلکنها فجاءها بأسنا بیاتا یافت و محال سرور و مکامن سریرا بابا با گذاشتند غراب البین وحشت بر سر هر کاخی فریاد در گرفت و از آن همه نعمت و اسباب و اصحاب و اتراب جز مثل وما بالدار دعوی وما بها دوی نموداری نماند چنانکه میر معزی گفت

بیت

از روی یار خرگهی ایوان همی بینم تهی
وز قد آن سرو سهی خالی همی بینم چمن
بر جای رطل و جام می گوران نهادستند پی
بر جای چنگ و نای و نی آوای زاغست و زغن

القصه اطناب حیبت بغداد خراب و ممالک عالم بذخائر و نفائس آن معمور شد مغولان اثاث و اوانی زرین و سیمین که از مطبخ و بیت الشراب خلیفه یافته بودند در اطراف بقیمت شبه و رصاص بفروختند و از این جنس در شیراز بسیار اتفاق افتاد و چندکس بدان واسطه از حضیض فقر و فاقت باوج ثروت و نعمت رسیدند لشکر را چندان نقود و اجناس از اطلس و اکسون

ومُعتّق و دبابیج ومجلوبات روم و مصر وچین ونیول عربی و بغال نامی وغلمان
رومی والانی و قفچاق و سرای ترک وخطائی و بربری حاصل شد که
فذلک آن در عقدِ محاسب ووہم نگنجد و از بسیاری زر وجواہر ثمین ونفائس
امتعه وقماش وفرش کہ از خزانہ خلیفه وخانہ نوّاب و ارکان حضرت و اغنیاء
متموّلانِ بغداد بیرون آوردند زمین صورۃ اخرجت الارض اثقالها گرفت و
از تعجب چندان مالها قال الانسان مالها وخلیفه مصنعی جہت آب
قراح استنباط کرده بود وآنرا از زر ناب آتش رنگ مضروب ومستنصر
وناصر تاآن ساخته آنرا نیز برداشتند و این قضیه مشهور باشد که چون خلیفه
الناصر لدین اللہ دعوت اجابت را اجابت کرد ازوی دو مصنع زر ماند۔
نبیره اش مستنصر روزے با خادمے که محرم آن راز بود بر سر آن رفت و
گفت در اجل ہمیں قدر مہلت میخواہم که این زرہا را بدست قلت التفات
انفاق کنم۔ خادم خنده می زد مستنصر بر آن ترکِ ادب خشم آورد واز موجب
خنده سوال کرد گفت روزے در خدمت جدت اینجا آمدم ازیں دو مصنع
یکے ہنوز پُر نشده بود گفت مدت زندگانی من چندان می باید که این را
تمام مالامال گردانم۔ از اختلاف این دو آرزو تعجب نمودم بارے مستنصر
آن زرہا را در مصارف خیر صرف کرد وجز نام نیک ہیچ از آن باقی نگذاشت
و از آیات خیراو یکے مدرسۂ مستنصریه است که امروز باتفاق ام المدارس
آفاق است۔ مقصود از این حکایة آنکه چون نوبت مستعصم رسید بامساک
وتدقیق آن مصنع را باز مالامال ساخته بود لاجرم عاقبت چون تصحیف آن

مفتتح شد و از معتبران روایت است که چهار هزار چهار پای اثقال غنائم و انفال لجیم راندند + کجا رفت آن ملابس وشی کرده بود مفرشے +

کاملان دانند که در دنیا نایافت از عمر یافت بهتر دانده طبیعتی از پے هستی موطم تر غدر جور روزگار ناپیدا است و بازیچہ اهل و تور دور و اژدون فلک بے منتها لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم بعد از دو سه روز خلیفہ عہد وقت ادا نکتوبہ صبح تحریم نماز بست و بدایت از آیت قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء کرد و چون از نماز فارغ شد در دعا تضرع و زاری نمود مشاہدان این حال و مستمعان این مقال صورۃ نماز که بندگی معبود یکتا ست و معنی آیت که در حق ایلخان و خلیفہ برہان یافتہ بود عرضہ داشتند هر چند درین موضع روایات مختلف است چه گفتہ اند حکم یرلیغ شده بود که او را از طعام ممنوع دارند چون بطاقت رسید از موکلان طلب غذا کرد این معنی سمع اشرف ایلخان رسانیدند - ایشانرا فرمود تا از آن عاشق رنگ معشوق شیمت محبوب چهره مبغوض سیرت مایۂ حسد و معاداۃ و مادۂ بغضا و منافات طبقے مالامال پیش خلیفہ نهادند - پس او را گفتند اشارۃ پادشاه روی زمین بر آن جملت است که ازین طبق تناول کنی - گفت زر را چگونه توان خوردن - ایلخان کشورکشای ممالک فرسای بوساطت ترجمان فرمود چون معلوم است که زر را نمی توان خوردن چرا بر لشکر و اعوان تفرقہ نکردی تا بفدیۂ جان خود و چندین خلایق مارا در آن مشارکت تدادی تا ملکت

موروث از تعرض چنین لشکرے جان ستان خانہ بر انداز کہ صورت عذاب آسمانی اند مصون ماندی درین سخن کہ چاشنی حکمت داشت خلیفہ بگفت جواب نداشت یا دلے چون کورہ زرگران دم درکشید و از چاہ دیدہ ستم دیدہ ریاض ذبول یافتہ رخسار را آب داد یعنی

بیت

از گریہ اگر کار بسامان نشود
آخر کم از آن کہ آب روی شود م

ایلخان در نفی و ابقاء او با ملازمان مفاوضت پیوست گفتند اہل اسلام او را خلیفہ رسول و امام بحق و حاکم بر دما و فروج خود می دانند اگر ازین ورطہ خلاص یابد در حساب باشد کہ از لشکرہا بروی جمع شود و استیناف اخلشاد و استعداد کند و باز تدارک آن مہم را بتجشم رکاب گردون سای و تحمل کلفت صد ہزار عنان احتیاج افتد مرد عاقل باختیار فرصت فائت نگرداند و بگذشت امکان مجال معاودت از دست ندہد در زمینے کہ خار و خسک پاشیدہ باشد توقع نیشکر ندارد و سیلفہ را کہ بآزار خلیدہ بود از آن بوئے وفا طمع نکند تعذیب دشمن را مجلسے بہتر از مطمورہ عدم کجا باشد و تادیب او را تازیانہ لایق تر از آسیب مقرعہ فنا صورة چگونہ بندد پادشاہ بقتل او تیغ داد عرضہ داشتند کہ تیغ سفاح را بخون مستعصم رنگین نتوان کرد پس او را در نمد پیچیدند و بر عادت آنکہ نمد مالند اعضا و ابعاض متلاشی گردانیدند و رونق امامت بدان صدمت لاشی روح و

جسدِ او بمصعد و مہبط آسمان و زمین فرستادند و مدّت تمکّن او ہفدہ سال بود عاقبت اساس خلافت بنی عبّاس منہدم شد و لباس امامت خلافت یافت

بیت

ستم تنہا نہ بر چون او کسے رفت
وزین پردہ ازین بازی بسے رفت

واین رباعی فارسی ہم درین معنی وقتی برحسب حالے انتظام یافتہ بود و چون وجہ تناسب مقرّر بود محرّر شد

لمؤلّفہ

بر نطعِ فلک چو نردِ غم باختنیست
وین مرکبِ روح ازجہان تاختنیست
بشتاب درامضاءِ عزائمِ زیرک
بد عہدی روزگار بشناختنیست

چون شمعِ دولتِ عباسیان بسرِ آستین قہر کشتہ شد و روز بخت برگشتہ ابن العلقمی توقّع داشت کہ درمعرضِ مساعی جمیل و کدِ جزیل امداد نواخت در حقّ او از حضرت فائض گردد و مصالح حکومت بغداد چون سرآینہ از نائبے ناگزیر خواہد بود و او بکثرت وقوف و بصیرت تمام درکیفیّتِ صروف و ضروب طواری مناہج و صنوف مجاری سوانح مخصوص است بوے مفوّض شود ہمتِ ایلخانی او را التفات نفرمود و گفت مطیع صلاح و

مطلع اخلاص ازوی برخواست چون ولی نعمت خود را بد اندیشید و اضاعت
حقوق و اخفار عهد در مقابله اصطناع و تربیت او روا داشته آمد کوچ
دادن مارا نشاید و چون اول کسی از لشکر ایلخانی که ببغداد در آمد علی بهادر
بود که دروازهٔ حلبه را مسخر گردانید او را اسیو رغایلشی فرموده باسقاقی بغداد
داد و ابن عمران را که در مدت عمر آن آرزو در خاطر نگذرانیده بود راه
حکومت ارزانی داشت چه در مدت محاصره و اقامت ایلخان بخدمات
پسندیده قیام نموده و لشکر را ابتغا از یعقوبه مدد کرده بود و صورة حال
او بوقت مقام بغداد از طائفه ثقات سال خورده تفحص رفت غرابت
حکایت او را که از غرائب ایام است چنین روایت کرده اند و العهدة علی
الراوی که او از رعاع الناس بود دور از اهل و باس و فارغ از رقع و جر کیس
و کاس خدمت عامل یعقوبه کردی و در نوع کتابت سیه سفیدی چندانکه
اسم سیاه کاری و سفید دستی بروی اطلاق توانستی کردن می دانست
پیش ازینک سال که چتر آفتاب گردش ایلخانی بر سواد دیار عراق سایه
انداختی روزی منوب او در وقت هواجر و شدة ظهائر که از حرارت
لهیب خورشید حربا آتش پرست را حزنا گفتی و از سورت حریق رحیق
سلسال در حلق صراحی و دهن ساغر مزاج مهل و غسلین گرفتی و بنا تیره هواء گرم

مصراع پشیزه نرم شدی بر مسام ماهی وال

برسر تختی قیلوله را فرش استرواح و استنامت گسترده بود و پای در
کنار ابن عمران نهاده شرط دلک و تغمیزی بجای می آورد ناگاه بزک لشکر

خواب ودو اسپہ بر سر شہرستان دماغ ابن عمران تاختن آورد و حواس ظاہر او را بسرپنجہ تعطیل بازو بر تافت حاکم پرسید کہ موجب دست کشیدن چیست در جواب گفت غلبۂ خواب بر مقتضیٰ عادت اعادۂ سوال کرد کہ در خواب چہ دیدی۔ گفت بجاۂ اللہ رخیال چنان مشاہدہ رفت کہ بساطِ خلافت طیّ شدہ بودی و رشد دولت مستعصم غمّی و مفالید حکومت بغداد در قبضۂ ارادت من آمدہ چنانکہ از تصوّر بے استعدادی استبعاد کنند و قضیۂ استھزا در چنین حالتے بر طباع بیشتر مردم غالب باشد پای بر سینۂ ابن عمران زدہ او را از تخت نگونسار در انداخت، از گردش چرخ شریف انداز سفلہ نواز و روزگار ہنر دشمن جاہل پرور اگر پای مالی سر افراز و گردن کش شود و بمساعدت ساعد دولت مملکتی او را دست خوش آید و حریف خرد داند کہ قطعاً انگشت بر حرف اعتراض او دراز نتوان کرد چہ این شیوہ از وے مستغرب و مستبدع نیست۔ باری ہر دو آن آن قضیہ را اضغاث احلام بل مستحق اضعاف ملام شمردند و آن حکایت بر طاقچۂ نسیان انداختند۔ درین حالت کہ ایلخان عالم محاصرۂ بغداد فرمود ابن عمران نام خود بر تیرے نوشت کہ اگر پادشاہ بندہ را از خلیفہ استدعا فرماید باشد کہ لشکر پادشاہ را بکار آیم آن تیر را بدست خبثت اعراق در کمان اغراق کرد از سر بارو بطرف لشکرگاہ انداخت۔ بعضے قراولان بر گرفتند و قصہ عرضہ داشتند تیر تدبیر بر ہدف مقصود آمد و این سخن در دل ایلخان کشورستان توقعی یافت

ایلچی فرستاد و ابن عمران را طلب فرمود چون ہیچ حال وجود جنوی محل مضایقت و مناقشت نبود باتفاق گفتند

مصراع کہن زنبیلے از بغداد کم گیر

او را بیرون فرستادند در بندگی حضرت عرضہ داشت کہ اگر حکم یرلیغ شود من بندہ چربک پادشاہ را ابتغار چندانکہ باید دہم ہرچند این سخن دور از تصدیق بود و از قبیل محال می نمود او را شحنہ دادند پرانا بیرو زیر زلینہا کہ محل توریہ غلات بود در نفس بعقوبہ و حوالی وقوف داشت نمودند کہ پانجدہ روز بر حسب تعیین یاسا حوالت بقلم خود لشکر را نغار داد و اگر بدیدۂ اعتبار نگرند بی خلاف این صورۃ تتمۂ اقبال ایلخان و خاتمۂ خذلان خلیفہ بود۔ چون بغداد مستخلص شد قضاء حق این خدمت را ابن عمران بسیور غامیشی و حکومت مخصوص فرمود و حکم شد کہ ابن العلقمی با او نوکر باشد از کردۂ خود عظیم نادم شد و حریف یأس و خجلت را منادم مع ہذا منولان در اہانت و اذلال ابن العلقمی مبالغت نمودند چندروزے در ناکامی بھر سوی تگ و پوئی میکرد و تجلدی می نمود و باہداب توسل اطراف تعلقی می ساخت نہال مکیدت از این جنس ثمر دہد و بنیاد شر و فساد برین وجہ میان ابناء زمان سمر گردد۔ و راست گفتہ اند پنج طایفہ را اعتماد نشاید ددی زخم یافتہ و پادشاہے ستمکار و دشمنے کہ فروتنی شعار دارد و زنے کہ اظہار وفاداری و ثبات کند و غمازے کہ بمعایب دیگران برائے مصلحت خود زبان

کشاید ۔ بعد از آن سالہا بر سطوح حیطان وصحائف ابواب بیوتات ومدارس واربط باقلام مختلفہ وعقاید متنفقہ می نوشتند لعن اللہ من لا یلعن ابن العلقمی ۔ نمودند کہ یکے از ارباب موالات آن متشیع لفظ لا را ازین کلمات کشط کردہ بفتاد چوب مجازات رابزدند ۔ بہمان مغول طریقے محمود وعادتے مستحسن است کہ ہرگز ایقاق وسخن چین را اعتبار نکنند وبنظر اعتماد بر ایشان ننگرند واگر احیانا بسبب جر منفعتے یا گوشمال معاندے ابقاق را تربیت وتقویت کنند وسخن وے درگوش گیرند چون آن مصلحت کفایت شود وآن مقصود در ضمن سعایت او بحصول پیوندد او را مانند کلوخ مستجمر بعد از استعمال خبثی مستقذر دانند وسخن او علتے مستهذر ۔ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٓ منک ۔ و پیش قول وقلم او را اگرچہ بصدق اقتران یابد مقدارے نماند فکیف کہ انواع اغراض فاسدہ وفنون ترہات واکاذیب فقد احتمل بھتانا واثما مبینا متبین گردد واین قضیہ بشریعت نزدیک است از آن روی کہ چون کسے مقدوح و مجروح شد شہادت او شرعاً مسموع نباشد ۔ مدت چہل روز لشکر ایلخان بقتل و غارت وتشدید وتعنیف وتخریب دور و دروب و استخراج اموال مشغول بودند پادشاہ بر حشاشۂ بقایا رحمت کرد ولشکر را از قتل منع فرمود وامرا وشحنگان نصب کرد ۔ و صفی الدین عبد المؤمن کہ باتوغل در فنون آداب فیثاغورس ثانی ومفسر رنات مثالث ومثانی ومحیی مراسم دوارس فن موسیقی بود ومصنفات

متقدمانرا متروک گردانید و بر اصول پردهٔ اثنی عشر چند شعبه تفریع کرد و منزلات اقدام مصنفات سلف باز نمود و در صورت عملی چون بالحان مجیره از منشآت و معمولات خود غزلی را در پردهٔ نوا کشیدی بقول راست بر بسائط ابو نصر فارابی که بازگشت ارباب این صناعت بدوست جای گرفته بودی و هرگاه که به مشاطهٔ زخمهٔ زلف مرغول اوتار را پیراسته گردانیدی طبع یار زبد چون گیسوی چنگ در پای افتادی و بربط صفت گوشمال تعلیم خوردی و بر مثال دف حلقه در گوش کشیدی و نای صورة شاخص الابصار ماندی و هنگام استکشاف علم نسب و تالیف از حکم مطلق او روان افلاطون مزموم شدی و در ضرب اصول از خفیف اول تا ثقیل ثانی فرق نهادی و از بقیهٔ ذوق تقریبش طاس فلک طنینی گشتی و بی سماع و ایقاع هیئت موزون خود در حرکت و دوران آمدی. در مساق این احوال ببندگی سریر دولت پادشاه شتافت و از صدر النهار تا وقت غروب نیر اعظم بیرون بارگاه فلک شکوه ایستاده بربط می نواخت و هیچ آفریده نظر بروی نمی انداخت چون حال او عرضه داشتند الحان او را خوش تر از بربط او بنواخت و زخمهٔ بهارا ده هزار دینار از بغداد بطریق ادرار رسماً بالمسانهه مقرر فرمود و سالها بر او و بر فرزندان او آن عارفه موفر بود. چون مال جهان اندوخته و دشمن بر انداخته گشت و دیار و رباع و ما فیها کنده و برده و سوخته و کار بر وفق اراده ساخته از حکم اشارت پادشاه مولانا اعظم

لنصیر الدین روح اللہ روحہ فتح نامہ کہ جان حکمت در پیکر بلاغت زندہ داشتہ است در موچہ زرین عبارتے و معجز اشارتے محتوی بر اعلان چنان فتح نامدار و اظہار شدید سطوت و مزید اقتدار و ترغید اعطاف سکان امصار و تخویف ولات و حکام اقطار و انذار بشوکت استظہار بشامات فرستاد۔ از بلاد حلب مکتوبے رداً علیہم در جواب تصدیر کردند منہی از ثبات جاش و رسوخ اعتقاد و تہدید بمیعاد قتل و جہاد مبنی بر مکاشفت و معادات و اصرار بر مخالفت و مناوات +

چون جواب بحضرت پادشاہ با اقتدار رسید آتش غضب موقد گشت و آب روی تسلی و سکون بر خاک ریخت خواست تا خرمن ہستی آن دیار بر باد فنا دہد۔ کیدبوقا را با سہ تومان لشکر . . . .

. . . . چون قضائے مبرم در تنزل و سیل عزم در تسرع باستخلاص شامات روان فرمود و خود از آن مکاوحت شامات شین و شنار بر رخسارہ حال ایشان جاوید ماند چنانکہ در عقب این ذکر مسطور میگردد +

استخلاص حلب و تتمیم ذکر شامیان

از حکم یرلیغ شاہ زادہ کشمت با لشکرے گران استخلاص حلب و تخریب میا فارقین را در حرکت آمد و پادشاہ ملک کامل کہ سلطنت میافارقین

دهشت تنگ و خشم بود و فرموده که سیلی از طوفان سطوت در آن دیار بندند و بارقه
را از بوارق هیبت پادشاهانه بدیشان نمایند و نثار هستی از سر دیار
بر کشند بسبب آنکه بوقت محاصرهٔ بغداد خلیفه از وی استمداد و استنجاد
کرده بود او لشکری آراسته مدد اسلام را بفرستاد چون بموضع لیشاریه
رسیدند که فرق طرق دو اسطهٔ ناحیتین است نعی خلیفه و استخلاص
بغداد بشنودند از آنجا صناجق و اعلام را چون رایت ادب درین عهد
نگونسار کرده خاک از سر تلهّف بدست حسرت بر آن پاشیدند و مراجعت
نمودند شاه زاده بموجب فرمان براهِ میافارقین لشکر کشید ملک کامل
دانست که در مشتّدر عجز با شرطِ رهانه داد فی رهانه دادن مغامرت باشد
نه مقامرت و باعتماد تریاق اکبر سموم افاعی را امتحان کردن تحجّن باشد
نه تطبّب با خزائن و حواشی بقلعهٔ انگلیک و بیابانه که محصنهار منیع بود و
بذخائر وافر مستظهر توسّل جست اما در نواحی و اعمال که بر ممرّ افتاد هرچه
در حدِّ امکان آید از قتل سکّان و تخریب مساکن و مواطن و نهب
رباع بتقدیم رسید و آثار صاعقه در زروع و گرگ در رمه و سیل در
اماکن و آتش در بیشه نمودند از آن حدود عازم حلب شدند و بر مدار
شهر نزول فرمودند و فود خوف و هراس در محل اسرار سکّان
حلول کرد و امداد بهروزی بسرعت رحلت اقطان آنجا بناکام در مطاوعت
بربستند و از حصار زبان تیر گشاده داشت تیهات بیشه با باد صاصف
مبارات کجا یارد نمود و تبانچه با تیغ و تیر چگونه دست برد نماید بجد باکه

چند روزی کوششها کردند عاقبت بقهر گرفتند مغولان در شهر ریختند و فتلے بیمناک را ارتکاب نموده بتاراج و غارات وبسی واسر که عادات معهود ایشانست مشغول گشته حلائل جلائل اسلامیان که از شعاع ابن جلایل از سواد سایۂ خود چهره را پیرایۂ خجل و وجل می بستند چون آفتاب هر دری و هر جائے شدند و نسایۂ کردار از پے عفاریت طواغیت روان عفایف ساریه سیرت عصامی عصمت آسیه اسوة را در مجلس معاقرت باخذ و اعطاء کاس اقامت و اجلاس میکردند اے بسا صبایاء ماه وش که سبایا گشتند و عواتق محجلات که پیش برادر و شوهر در معرض فضایح آوردند بارے چندان غنیمت یافتند که مغولان از بسیاری دینار و جواهر و اثواب و نفایس کثیر در میزان اعتبار ایشان قیراطین وزنی نداشتند خزانۂ مشحون بقناطیر زر و سیم و عقود جواهر و درر یتیم و اقطاع لعل آبدار و زبرجد زبرجد و عقیق شقیق رنگ و یاقوت ناب در دست تصرف خزانچیان شاه زاده آمد که در و دیوار کاشانۂ وهم بدان مرصع گشت بضبط و حفظ آن جهت عراضۂ خدمت پدر اشارت فرمود چون کار قتل و بسی مردم و تخریب شهر و نواحی و تحصیل غنائم از صوامت و سوائم بنهایت کشید عزیمت انتهاض رایت و نقلت لشکر بر استقرار و وقوف غالب شد اجداز آنکه مسافت مراحل را بقطع رسانیدند اجزاء و انطلاع زبین از رنجم سنابک مواکب حشین بچرخ منقمین شاهزاده بخدمت نخست

پدر حرا امید و خزانه بعرض پیوست محلّے مرضی و موقعے عظیم یافت و تا زمان
سلطان احمد بقایاء آن خزانه موجود بود و در عهد ارغون خان از زاده ء
یم دُر دانهٔ عظیم چون پسر مریم در قبهٔ کلاه تربص کرده داشت وزن آن دو
مثقال و چهار دانگ روزگار ابهام را میگفت کسے مریم را نگوید این
دُرِ یتیم از کجا آورده و تزیین و ترشیح آنرا بر شیخ الاسلام جمال الدّین عرض
کرد یعنی نظیر و نوام این را طلب توانی داشت پس فرمود که از
جبّات خزانه حلب است. امّا از طرف دیگر چون کید بوقا با لشکر
توجّه نمودند از انتشار صیت سطوت و هجوم لشکر ایلخانی نواحی شام چون
دل مهجوران از صبر پرداخته شد ارباب دمشق در آن نزدیکی بتواتر
خبر اقدام و اقتحام آن لشکر جهان آشوب معلوم کرده بودند و تخریب
بلادے که نظائر آن بود عمدهٔ تجربت احوال و عروهٔ تمسّک اعمال خود
ساختند و باشارت ملک ناصر اکثر قطّان آن اقطار از امرا و لشکری
و ارباب تموّل و استظهار عازم حدود مصر شدند و بوادی رمل که حایل
و حاجز است میان سرحدّ شام و مصر ماورا ء شطّ نیل بر مثال طریقے
ممدود ملتجی و همّت بر استمداد و استنجاد مقصور داشتند و ملک
ناصر الدّین نبیرهٔ ملک اشرف بود که رباعیّات او در صباغت
اوزان پارسی و صناعت لطف و سلاست کان یسری مسری الخیال
و یجری مجری الامثال وان کان بلا مثال بقایاء اقوام دمشقی چون مجال مجادلت مقام
مقاومت نداشتند و ندیدند مشایخ و معارف با صناجق و علم و مصاحف

رحمت نامهٔ قدیم اعنی کلام ملک کریم مراسم انقیاد را استقبال وتلقی کردند
و از غلبات لبطش و غلیان باس التزام طریقهٔ مهادات ومهادنت توقی
نموده نواصی خضوع بر خاک مطاوعت نهادند و در مقام استسلام
شهر را تسلیم کردند. کیدبوقا بالشکر در شهر رفت و خزائن و قلعه در
قبضهٔ تصرف و حیز تسخیر آورد. چون مدت هفت ماه عراص ممالک
قبتہ الاسلام را مراکز رایات استیلا و مخیم حشم محتشم او شد سلطان مظفر
که در آن حال فرمان قاهرهٔ او بود به عزم ازعاج کیدبوقا با دوازده هزار
سوار که هر یک سوار ساعد مبارزت و مغفر تارک شجاعت و تاج
صدر قلب شکنی و تیغ خون ریز صفدری بودند. عنان گرای شد
کیدبوقا چون معلوم کرد که بدین قصدے می پیوندد و شد را آیین و پیشهٔ
خود ساخته لمبضع خدیعت شرایین حیات ایشان را فصدے خواهند
کرد خزینهٔ موجود را با زن و فرزند بقلعهٔ دمشق فرستاد و خود با لشکر
مستقبل ایشان شد و در سرحد بیابان نزول کرد مصریان مواطاة
کردند که از ماوراے رمل دوروزه راه برروند و بغتةً عطفهٔ نمایند و از
جا مهار سفید بر آیین لشکر تتار ببرقها آشکارا گردانند و چون این نشانه
ظاهر شود. شامیان نیز از مکان و مکامن درحرکت آیند و لشکر مغول
را سرکوبی بلیغ و دستبردی بنام که آثار آن تا جهان باشد پایدار مانند
بنمایند بدین میعاد لشکر مصر از طرف وادی رمل اجتیاز کردند و
شامیان در مرصد انتصار و موعد انتظار و انتقیار عازم و جازم ایستادند

ولشکرِ مغول از سرِ غرور و فراغ در عرصهٔ صحاری و رفارف راغ خیام را
اطناب واز ساعرهی تاب کشیدند مراکب را خلیع العذار مشمر گذاشتند
وصوت غنآءِ مالوف برداشته آمن از طلایه وپاس و غافل از نوازل قهر
و پاس زمانی که متکفل فتح سراپا حزب الله و حتف و حزب لشکر پادشاه
بود بیرقهاءِ سفید مصریان ظاهر شد مغولان چون علامت لشکر خود
دیدند گمان بیگانه نبردند و برجای ساکن می بودند تا از حوالی صفوف
جیوش با جوش و خروش چون محیط دائره بیکدیگر پیوست و فجاةً دفعةً
جمله حمله آوردند ایشان برخی پای بستهٔ خواب و بعضے مشتغل بمناولت
و مداولت کاسات شراب فوج فوج از گوشها مستعد می شدند و
سلاحها برخود راست می کردند و روی بجنگ می آوردند همچنانکه فراش خود
را بر شعلهٔ شمع زنند ناچیز می شدند. یُردلان بطعن و ضرب و رشق و
مشق و هتک و فتک دست یازیدند چون الف واحد مجرا از کف
ابطال مانند نون تثنیه در اضافت ساقط شد جمع کماة تیر را همزهٔ صفت
بنون تاکید کمان چون غمزه و ابروے یار در یکدیگر پیوستند. در حال
تیغ ماضی باستقبال اسداح می رفت و مصدر سینها را السهام معتل مثال
صحیح اصابت مشتق می گردانید و دانهٔ دلها را اجوف می ساخت۔
خطباءِ اسیاف مصری بر منابر اکتاف مغول آیهٔ اللهم اقتل کفرة اهل
الکتاب الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک ویدعون معک الہا
اخر خواندن گرفت عاقبت الامر کید بوقا با تمامت لشکر منہزم لتوت

آن بازوت وضرب حسام آن لشکر ضرغام ارغام پلنگ انتقام بر بساط مضارب عرصۂ معاطب گشتند اللھم دمرہم مگر معدودے مجروح کہ خبر آن مقتلہ اشنعا و داہیہ فحشا بحضرت ہولاکو خان آوردند

بیت

ہمہ لقمہ شکر نتوان فرو برد ۔۔۔ گہے صافی نتوان خوردن گہے درد

از آن تاریخ باز خشونت لشکر اسلامیان و شدۃ مناعت و کمال شجاعت و فرط تہور شامیان و ثبات قدم و لطف احتیال ایشان در موقف منازلت و وقاف مناجزت مغول را معلوم شد پس ملک مظفر اشارت راند و خزانہ کہ در قلعہ بود با زن و فرزند کید بوقا در قبضۂ تصرف و قید اسر آورد و تمامت حفاظ و حراس قلعہ را بواسطہ مطاوعت و مخاضعت کفار بے آنکہ تیغ مصری را بعقیق مذابی کہ مجاری آن اوعیۂ عروق است ملوث گرداند بخراب آباد عدم فرستاد و ایشانرا از بالاء قلعہ بتذیب انداخت و پیش از این حال دمشق و حلب و مضافات دیار شامی از عداد مصر خارج بود چون ملک مظفر را دیباچۂ صحیفۂ حال برقوم این فتح آرایش یافت گفت این دیار بزخم تیغ آبدار از تصرف کفار انتزاع یافتہ باید کہ مضاف ممالک مصر باشد عطوفی کہ عواطف و الطاف و اصناف آلا را و از سنن زمن و سنت ضنت مبراست بسعی یک چاشت ممالک شام را کہ در آفتاب گردش شہرتے موفور دارد ملک مظفر را ارزانی داشت ٭

ذکر استخلاص میردین

درسیاق این احوال شماغر نوئین از حکم یرلیغ آسمان مکان ایلخان بالشکرے انبوه جهته استخلاص میر دین و آن حدود نامزد گشت در آن حال سلطان ملک سعید بود و پسر خود را ملک مظفر در حبس و بند میداشت چون قلعهٔ آنجا با قلّهٔ سما در رفعت هم رازی و با سدّ اسکندر در مناعت انبازی میکرد تحصّن آن استظهار افزود و اسباب مدافعت و مکافحت را مهیّا گردانید شماغر بالشکر مضرب خیام و موضع مقام اختیار کرد و او میرے بود از شجعان اتراک بفرط رجولیّت و فروسیّت ممتاز و باآنکه تیر او مسافت سی صد قلاج می رسید از منتصف بالاے قلعهٔ نکول می کرد پس سیوک و قتقتای و تنغور براه ایلچی بمیر دین رفتند و از زبان پادشاه گفتند ممالک شرق و غرب که در مدّهٔ خروج این لشکر گشاده شد و اسباب دمار و بوار که معادیان و معاندان را آماده گشته تذکرے مقنع و ناصحے مشفق بل منذرے شنیع و زاجرے فظیع است. اگر بر تمرّد اصرار نمایند و بحصانت سنگی بر هم نهاده پناه هند و باد غرور هی بدماغ خود را دهند بعاقبت ثمرهٔ آن تخریب دیار و تضییع اموال و دما خواهد بود و اگر به ایلی و انقیاد تلقّی کنند زن و فرزند و مال و خواستهٔ چندین مسلمان در حصن امن و وقایهٔ امان بمانند ر.

مصراع زین ہر دو کدامست اختیارست بگیر

بواطن سلطان سعید از نزعید صواعق مخالفت و ابراق بوارق ہیبت متزلزل و متقلقل شد ایلچیان با تمکین ونواخت کرده عقده انفار بکشاد و در عناد بربست و براه مطاوعت در آمد چون ببندگی حضرت با انواع تحف و ہدایا تشرف جست او را با ہفت وزیر که فلک مملکت او را ہنگام تدبیر بمثابت ہفت اختر سیاره بودند و روزگار اعادی را روز دفع مکاید ہفت اخگر نیاره بیاسا رسانیدند پس ملک مظفر را از مجلس ہمایون بسرور رسانیدند و قائم مقام پدر و ملتزم باج و خراج شد و تا آخر عمر خدمات پسندیده در خدمت اردوی میمون قیام نمود و با سقاقی میردین ہم بر آن ایلچیان که نام ایشان در مقدمه ثبت افتاد مقرر گشت

ذکر موجبات وحشتی که میان ہولاکوخان و برکه اغول واقع شد

بوقتیکه پادشاه جہان گیر چنگیز خان بر ملوک و ممالک عالم قادر و مالک گشت واطراف و اکناف را بر پسران چہارگانه توشی جغتای او کتای و تولو قسمت میفرمود و منازل و پورتہار ا در چہار سوی گیتی تعیین

چنانکه مستخرج روزنامه‌ها و مستصوب شهامت بے منتهی او بود و تفاصیل نواحی و بلاد در تاریخ جهانکشای مسطور و مذکور است جغانای را عرصات منازل از حد و د ثغور الیغور تا تخوم سمرقند و بخارا معین شد و مقام مالوف و پیوسته در جوار الما لیغ بودی و اوگتای در عهد میمون پدر چون ولی عهد سلطنت خواست بودن هم حدود ایمیل و قوباق که تختگاه خانیت و سرهٔ مملکت بود مقام داشت و تولو را یورت مجاور و ملاحق اوگتای بودی و از اطراف قیالیق و خوارزم و اقصی سقسین و بلغار تا ثغر دربند و باکویه در طول بنام پسر مهین توشی موسوم گردانید و ماورای دربند که آنرا دمرقپق گویند دائم موضع مشتاة و معهد مشتات لشکر او شد و احیانا تا اران تاختن میکردند و میگفت اران و آذربیجان نیز داخل ممالک و منازل ایشانست بدین موجب موادّ منازعت و امداد مخاشنت از طرفین تعاقب گرفت در زمستان سنهٔ اثنی و ستین و ستمایه چون زرگر تقدیر رود دربند را مانند سبیکهٔ سیم گردانیده بود و پوتیلین پیرای مشتا باندازهٔ طول و عرض اطراف تلال و وهاد لباس قاقمی بریده و سطح اعلاء نهر مقدار یک نیزه چون اجزاء سنگ مصمت شده بحکم برکه اغول لشکر بے مغول ناپاک تر از عفاریت و غول زیادت تر از قطرهٔ باران بر آن آب فسرده چون آتش و باد بگذشتند و از صهیل و صلیل جیاد و اجناد طبقهٔ ساهرهٔ زمین پر اصطکاک خروش رعد و لمعان و بریق برق گشت آتش خشم افروخته تا لب آب کور بیامدند هولاکو خان دفع شرر

ثمراتِ ایشان را با لشکرے آراسته پذیره شد. بعد از مصاف و مقاتلت
ایشان را منهزم گردانید و همچنان از عقب لشکر می کشید در دربند باکویه باز
عرصهٔ محاربت بگستردند و اقدام اقتحام فشردو از لشکر برکه برکه و میه ابقا
نرفت تا خلقے تمام بقتل آوردند و باقی مغلوب گشته عنان انهزام براه دادند
هولاکو خان لشکر را اجازت انصراف نداد تا بر روی آب که یخ گرفته
بود عبور کرد بے تحاشیے، همچنین روز بروز مراحل باغیان منازل لشکر
ایلخان می شد چون در عرصهٔ ملک شهزاده نزول فرمود برکه اغول را
از انکسار و انزجار لشکرِ خود و غلبه و استیلار پادشاه دشمن مال نائرهٔ غضب
برافروخته شد حکم فرمود که تمامت لشکر از هر ده هشت نفر مترکب
شوند و مساجلت و مقاتلت را مرتکب مغافصةً بر سر لشکر ایلخانی رسیدند
و راه مهاونت و مواساة بر بستند و دست مطاولت برکشادند تا عرصهٔ
دیارِ خود را از شوائب تغلب و تعدی بیگانگان مصفّی و منزّه گردانیدند
ایشانرا ازعاج کرده چند منزل از عقب معاقبت کردند چون پادشاه
اعادی سوز بمعسکر اقبال خود خرامید اشارت فرمود تا ارتاقان برکه اغول
که در تبریز بمتاجرت و معاملت اشتغال داشتند و بے حد و قیاس
اموال تمامت را بیاسا رسانیدند و مال آنچه یافت خزانه را بر گرفتند
بسیار از آن جماعت بودند که بیش معارف تبریز مودوعات و بضاعات
داشتند بعد از سپری شدن ایشان آن مالها در دست مؤمنان بماند برکه
اغول نیز مجازات را تجار دیار ممالک خانی بقتل آورد و همان معامله

با ایشان کار بست راه ضاد روا ارد و مسافرت ارباب تجارت چون
کار هنرمندان بیکبار بسته شد شیاطین فتن از شیشهٔ زمن جسته و درین
قوبلای قاآن ایلچی فرستاد و شمارهٔ بنجار آتازه گردانید از جمله شانزده هزار
که در نفس بخارا متعدد بوده وند پنج هزاره بباتو تعلق داشت وسه هزار
بفوتی بیکی مادر هولاکو خان و باقی بالغ قول یعنی دالای بزرگ موسوم
بود تا هر کس از اولاد چنگیز خان که بر سریر خانیت استقرار یابد آنرا بخاصه
حکم کند این پنج هزار باتو را تمامت بصحرا راندند و بزبان صفائح بیض
که بید منایای حسرت پیغام اجال بر ایشان خواندند و بر مال و زن و
فرزند ایشان هیچ ابقا نرفت وچون قاعدهٔ الحب یتوارث والبغض
یتوارث در نظر عقل ممهد است بعد از گذشتن برکه اغول پسرش
منگو تیمور قایم مقام گشت و با آباقا خان بساط مخالفت قدیم مبسوط
گردانید و میان ایشان چند کرت کر و فر اتفاق افتاد و یک نوبت
سی هزار سوار تیغ زن نیزه گذار از آن آباقا خان بوقت مراجعت و
عبور بر روی آب اجزاء یخ متلاشی شد و تمامت غرق گشتند و
حاصل ایام حیات را بر تختهٔ یخ منقوش گردانید بعد از آن آباقا خان را
چون کثرت لشکر و جسارت ایشان معلوم شد از بنی می دربند دیواری
کشیدند و آنرا سیبا گویند تا مداخلت و مکابرت آن لشکر جهان
آشوب متعذر گشت و این معاداة قایم و دایم بود و تجنب و تحرز
بین الجانبین برقرار تا عهد دولت کیخاتو خان چون تقتای وارث مملکت

منگو تیمور گشت بتواتر رسل و تجاوب مراسلات راه تجار و ارتاقان
گشاده شد و اسباب سلامت و امن مجتاز آن آماده و مملکت اران
از کثرت عرابات و برده و اسپ و گوسفند در تموج آمد و متاع طرائف
آن اطراف بعد از انقطاع چند ساله سمت اتساع یافت ٭

ذکر رصد مراغه

چون پادشاه مملکت گیر هولاکو خان کار بغداد و اعمال موصل و دیاربکر
را بحکم قاطع تیغ لفیصل رسانید و آن نواحی مستصفی شد و سرحد مملکت
روم از سرحد و یمن جد و بجدت همت پادشاهانه مستخلص و محفوظ
گردانید و اطراف مسالک و اکناف ممالک را بنقطا و لان مهابت
کامل و قراولان سیاست شامل سپرد و لشکرها در هر ثغری تعیین فرمود
و از ین امور فراغی حاصل آمد مولانا سلطان الحکما و المحققین نصیر الملة
و الدین الطوسی اعلی الله درجته و لقنه یوم الحساب حجته در بندگی تخت
سلطنت عرضه داشت که اگر رای عیب دان ایلخان منصوب باشد
از برای تجدید احکام نجومی و تحقیق ارصاد متوالیات رصدی سازد
و زیجی استنباط کند و باصابت فکر دوربین و رای هندسه کشای
احتیاط ایلخان را از حوادث مستقبلات شهور و اعوام و احکام محاولات
خاص و عام اعلام و اجب داند و تسبیر طالع و تقسیم مطالع و توجیه سالهاء

فرد ایہ کند و بعد از امعان نظر در دقایق و زائل کہ عطایای کبری و وسطی و صغری بدان منسوب است و باز جستن ہیلاج و کدخدا و خداوند بیت و شرف و مثلثات و حدود و حظوظ و وجوہ کواکب پادشاہ را کیفیت امتداد عمر و حال نفس و بسطت و بقاء ملک و توالد نسل و اروغ و حقیقت آن باز نماید این سخن موافق مزاج و مزید حسن اعتنائے ایلخانی گشت و تولیت اوقاف تمامت ممالک بسیطہ در نظر صایب او فرمود و بہ لیغ داد تا چندان مال کہ مؤنت استتمار و مکنت مصالح و اسباب آنرا کافی باشد از خزانہ و اعمال بدادند و بحکم فرمان مؤید الدین عرضی از دمشق و نجم الدین کاتب صاحب منطق از قزوین و فخر الدین مراغی از موصل و فخر الدین اخلاطی را از تفلیس احضار کرد و در مراغہ از طرف شمالی بر سر پشتہ رفیع رصد خانہ بنا فرمود در کمال آراستگی و ذلک فی شہور سنہ سبع و خمسین و ستمایہ و صنوف دقایق حذاقت در فن نجوم و مہارت در علم ہیئۃ و مجسطی و ارصاد کواکب بجای آورد و تماثیل ممثلات افلاک و تدویرات و حوامل و دوایر متوہمہ و معرفت اسطرلاب تقاویم منقور و مکفت کرد و منازل ماہ و مراتب بروج دوازدہ گانہ بر ہیأتی ساختہ شد کہ ہر روز عند الطلوع پرتو نیر اعظم از ثقبہ رقبہ بالائی بر سطح عنبری افتاد و درج و دقایق حرکت وسط آفتاب و کیفیت ارتفاع در فصول اربعہ و مقادیر ساعات از آنجا معلوم می شد و شکل کرہ زمین در غایت دقت نظر بپرداخت و بخشش ربع مسکون بر اقالیم

سنبع وطول ایام وعرض بلد و ارتفاع قطب شمالی در مواضع وصورۃ
وضع و اسامی بلدان وہیأت جزائر و دریاہا روشن ومبرہن گردانید
چنانکہ گوئی کتاب ممالک ومسالک از نسخۂ حواشی آن فراہم آوردہ
اند و زیج خانی بنام پادشاہ تصنیف کرد وچند جدول و نکات
حسابی کہ در دیگر زیجات متقدمان چون کوشیار و فاخر و علائی وشاہی
وغیرہا موجود نبود درافزود امّا در استخراج طالع سال از زیج خانی
بنسبت مستخرجات زیجات قدما تفاوتی حادث می شود وسبب
آنست کہ اوج آفتاب از اوّل ملک یزدجرد اثیم ۱۸ دقیقہ ۳۱
ثانیہ بودہ وامروز در زیج بتانی وکوشیار و دیگران ۲۸ دقیقہ ۴۲
ثانیہ اعتدادمی کنند و در زیج خانی ۲۸ دقیقہ ۲ ثانیہ چنانکہ چہل ثانیہ
نقصان کردہ یعنی بار صاد چنین یافتہ لاشک در عمل استخراج طالع
چہار برج تفاوت میکند چہ حرکت وسط آفتاب در حرکت شبانروزی
درجہ ایست بتقریب باری ہنوز عمارت رصد تمام نشدہ بود کہ اجل
موعود از مرصد کمین بکشود و ہولاکو خان در شہور سنۂ ثلاث وستین
وستمائۂ مغاک خاک تودہ رُفانی از فراز تخت خانی عوض یافت۔
بر آئین مغول دخمۂ ساختند و زر وجواہر وافر آنجا بریختند و چند دختر
فروزان چون اختر باحُلی وحُلل واکلیل وکلل ہم خوابۂ اوگردانیدند
تا از وحشت ظلمت و وہشت وحدت ومضیق مضجع ومقام و
حریق وعذاب وایلام مصون ماند وخواجہ نصیر الدّین طوسی رحمہ اللہ در ذکر

تاریخ آن گفته

بیت

چون هولاکو ز مراغه بر مستان گه شد ۔ کرد تقدیر اجل نوبت عمرش آخر
سال بر ششصد و شصت و سه شب یکشنبه ۔ که شب نوزدهم بد ز ربیع الآخر

کجا شد آن کمال رو عنت و جباری و مزید سطوت و کامگاری و جشمت حشم کشور گیر و کلاه گوشه نخوت آسمان فرسای ناحائل قضاے آسمانی و حائف مقادیر یزدانی گشتی یا چندان خزائن و دفائن بتقدیر درمیان نهادے و یک ساعت تاخیر و مهلت یافتے

بیت

برخم تیغ جهان گیر و گرز قلعه کشا ہی ۔ جهان مسخر من شد چو تن مسخر رای
بسی حصار گشادم بیک گشادن دست ۔ بسی سپاه شکستم بیک فشردن پای
چو مرگ تاختن آورد ہیچ سود نکرد ۔ بقا بقای خدا لیست و ملک ملک خدای

جلوس خان عادل آباقا

چون مدت عزا سپری گشت و بر رسم مالوف روزها متتابع روان اورا فرستادند در تفویض کار خانیت بیکے از اولاد مفاوضت و مشاورت پیش گرفتند دوازده پسر که هر یک بر سپهر خانیت برجی بودند تابان و در چمن شاهی سهی سروے گرازان داشت آباقا نیتمت تلبین

منکوتیمور نیز و ازاجای تکشین نکودار چونکه بیسودار جومغار اتا حاکم محکمهٔ ازل خاتم عدل و صائم فضل بیسار و یمین بایمین و یسار آباقا مفوض گردانیده بود و امارات آثار کامگاری و مخایل بختیاری از ناصیهٔ همایون او لایح می نمود ارغون آقا با اجای خاتون و دیگر خواتین و شهزادگان و نوئینان بر تذکار احکام چنگیزخان توفر کرده و بعد ما که ایلچی بحضرت قاآن اعلام واقعه و استعلام مصلحت خانیت را روان کردند باتفاق خط دادند و هم داستان شدند که مطاوع اوامر قضا مضا و متابع نواهی فلک مطیع آباقا باشند پس بقول قامان و تنبیه احکام منجمان در اواسط شهور سنه ثلاث وستین وستمائه آباقا در ساعتی چون طالع خود مسعود و زمانی بمناجح امانی موعود پایهٔ فلک فرسای را بر دست سلطنت و متکای اقبال وگاه تخم کاه طرب فزای نهاد عقل کل زبان به تثنای ثانیح و دعای فاتح بر گشاده می خواند

بیت

ز اقتضای عقل فعال آنچه صادر می شود

منهیان خاطرت از سر آن آگاه باد

صاحب جدی از نباشد پاسبان قصر تو

آنکه منزل دلو دارد مسکنش در چاه باد

مشتری در بحر حسرت گرد وطن سازد چو حوت

سر دم از قوسش خدنگی بر دل بدخواه باد

ترک چرخ از شمنت را خون نریزد چون حمل
نیش زهر آلود عقرب بر دلش ناگاه باد
آفتاب ار چون اسد با دشمنانت دشمنست
تا ابد بر تخت گاه چرخ چارم شاه باد
زهره گر با دو ستانت همچو میزان راستست
از نهیب ثور ادشیر فلک روباه باد
تیر اگر جوزا صفت در خدمتت بندد کمر
خوشهٔ او توشهٔ راهِ مسیح اللہ باد
ور قمر آهنگ کثر راهی کند خرچنگ وار
در طریق آسمان چون سرد و گمراه باد
راس اگر پاے تو بوسد مشتری بادا باوج
در ذنب گرد و مطیعت همچو راستش جاه باد

تمامت شاه زادگان بنوبت کمر در گردن انداختہ هفت کرت آفتاب را زانو زدند و کار طوی را چون فردوس برین از جمال خوانین مانند حور عین بر آراست، ساقیان از آن جو هر سیال

لمؤلفہ

بادهٔ صافی تر از نور خرد در دماغ
کز صفت ساغرش پیکر جان بنگری
چون بقدح در چکد از اثر آن شود

ساختند چشم ارغوان مغز خرد عنبری

بتصفیۂ و ساغر و کاسات و طاسات سیم و زر می پیمودند و مطربان خوش ادا و رسیلان بلبل نوا از زبان سلطنت برین غزل هزجی ترنم کردند

بیت

بمیدان وفا یارم چنان آمد که من خواهم
ز دیوان هوا کارم چنان آمد که من خواهم
ز دفتر فال امیدم چنان آمد که من جستم
ز قرعہ نقش پندارم چنان آمد که من خواهم

و این رباعی ملمع که از گفتار بلبل و دیدار گل خوشتر و دلکشاتر است بقول راست تالی آن ساختند

شعر

الورد کاصداع احبای یفوح   والبلبل فی الروض علی الورد ینوح

با دوست نشسته خوش بهنگام صبوح
کو مطرب و باده تا دهم داد صبوح

چند روز بهمین دستور مدام کاسات مدام و مشاهده رخ بتان گل اندام شهباز عیش و عشرت در دام کام می آوردند و روز مراد یابی بشب انس و استیناس می پیوستند و چون محیا رخسار رنگ از تاثیر حمیا گلگون می شد و در تجاویف دماغ سورت اطراب شراب جوهر خود می نمود انجمن ثریا انتظام تفرق بنات النعش می گرفت و بازجائی که خروس زرین بال صبح

پر بیفشاند و برسم صبوحی خروش بر آورد آب کار دولت کار آب عیش و
مسرت را چو پیدا کرده اند -

بیت

پنجهٔ ساقی گرفت مرغ صراحی بدام
ز آتش صبح افتاد دانهٔ ولها بتاب
صبح همه جان جوی می همه صفوه چو صبح
جرعه شده خاک بوس خاک ز جرعه خراب

بدین صفت و نسق طول ایام و لیال در مراد و کام می گذاشتند، بموافقت
حسن آن جشن در مجلس بهار بر کنار جویبار لاله نیز جام بسدین از اشک
گهربار سحاب لالی می گردانید و سوسن ساکنان خاک را بشارت نوروز جهان
افروز می داد، گل همه تن روی و نرگس همه تن چشم شده و سنبل و بنفشه از
غیرت و رشک زلف و گیسوی یار در تاب و خشم اطراف سهل و جبل
از سبزه و ریاحین نمودار کارگاه ششتری و طره ده خامه آزری سلسال
غدیر خاکی ز عذوبت سلسبیل گشته و غضارت و نضارت باغ و راغ
بریاض فردوس هادی سبیل فاخته بتجنیس و تسجیع از گفته کاتب خوش نواخته

شعر

بهار از غلغل رعد شد کوهسار
پر از نرگس لاله شد جویبار
ز لاله نهیب و ز نرگس فریب

ز سنبل عناب و زگلنار زیب

مشاطهٔ صبا گاهی زلف بنفشه را تاب می داد و گلگونهٔ ارغوان بر چهرهٔ نوعروس اغصان می کرد و نرگس مخمور مستانه

بیت

لاله کاسهٔ پادشاه عادل گیرد

برفرق وزر ناب ساغر می داشت

علی هذا کار عیش بنهایت کشید و اسباب لهو و طرب بغایت بلا لت انجامید همت تمکین دریا ایثار ایلخانی شاه زادگان را بعوارف شاهانه و عواطف خسروانه مخصوص فرمود و نوبینا را چون ارغون آقا و الکان و بذر شکتور و برغان اغول و امیر سالنبر و شیرامون پسر جرماغون و دیگر امراء تومان و هزاره و صده و دهه فراخور حال و اندازهٔ مراتب بنواخت و انتقال و رتبت هر یکی چنانچه معهود مید انست و نا نمایت در صدد و معرض آن بودند مقرر و مسلم داشت و ایلچیان چون عقاب در پرواز بر نشیب فراز و مانند برق در مسیر و جواز روانه فرمود با یرلیغها متضمن نوید بخشایش و متکفل مزید احسان و بخشش و چریک ثغور اطراف روم و بغداد و موصل و دربند معین کرد و برادر خود شهزاده تبشین را در خراسان بجای خود بنشاند و در سیاست ملک و محافظت رونق سلطنت و توفر بر رعیت خابیت و کمال انصاف و معدلت تا حدی مبالغه نمود که

بیت

بدان دین و داد و بدان رزم و بزم
بدان حزم و عزم و بدان رای و جزم

از خانان سلف و سلاطین کامگار حکایه نکرده اند و در اندک زمان بواسطهٔ
تائین جهانیان و نشر نعمت راحت و امان

بیت

جهان چون بهشتے شد آراستہ
پر از رنگ و بوی و پر از خاستہ

در عهد خانیت او که تاریخ روزنامهٔ عدل و آرامش و عنوان رازنامهٔ عدل
و رامش بود چهار تن معاصر افتادند در چهار فضیلت و معانی مشتهر

ع هر تنے را در صفت جانے دگر

یکے مولانا اعظم نصیر الدین طوسی که در کمال حکمت و علوم ریاضی و اخلاق

مصراع ز رسطالیس و بطلیموس و افلاطون یونانی

در گذشت دیگر وزیرے چون صاحب دیوان شمس الدین که کلک زرین
سیمای رزین رایش بر دیباچهٔ دستور وزارت رقم زد. سیوم عیسی نفسے
در فن موسیقال و الاغانی ساحر البیان فی تفسیر المثالث و الالحان چون
صفی الدین عبدالمومن الارموی که تا جهان باشد بلبل زبانها بر گلبن زمانها
نوای مصنفات او بقول راست بر ساز خواهند زد. چهارم خطاطی چون
جمال الدین یاقوت ک

رع یغرس اللہ فی ارض القراطیس

صفت بنان او زبید سوغونجاق نوئین را راه نیابت و حکومت ممالک
ارزانی داشت و بتخصیص تمشیت مهمات بغداد و فارس در نظر اهتمام
او فرمود و انصاف میرے عاقل و عادل بود و در ضبط مصالح و ربط
مناجح امور قاعده نهاد که ذکر آن بمرور دهور تعاقب نشود و دست حدثان
روزگار باطراف و حواشی آن راه نیابد و منصب صاحب دیوانی ممالک
بر قاعدهٔ زمان هولاکو خان بصاحب عادل شمس الدین محمد بن الصاحب
الدیوان بها الدین محمد الجوینی نور الله تربتهم و بیض غرتهم تفویض کرد و
و ابا عن جد از صنادید صید دا عاظم اکارم و اکابر مشاهر خراسان بوده
بسالت جرثومهٔ شرف و اصالت ارومهٔ جلال و نباهت عرق کریم و
نزاهت اصل نبیل خاندان دولت پایدار ایشان که محط آمال و محط اقبال و
محط افضال و مرتع روائع فضل و مربع بدایع علوم و مشرع حسن اخلاق
و مصنع طب اعراق و مفزع اصحاب استغنا و مقرع ابواب استفاد
بوده عالمیان را مثلی سائر است و چون نور آفتاب از مطلع خراسان در
اقطار آفاق ظاهر و متطایر و بحقیقت در زمان دولت هولاکو خان که
مشتعل آتش استیلاء مغول و مصطلح تباشیر غلبهٔ بیگانگان بود در محافظت
قواعد دین سید المرسلین و ازاحت مواد شر و حمایت بیضهٔ اسلام
ید بیضا نمود و چون سریر خانیت بمکانت آباقا مزین شد بسبور غامیشی
زیادت ارمالوث و متنظر فرمود و نباهت تیغ مریخ آثار را برقرار بر

کلک بے قرار عطارد منار گوہر نثار او مقرر داشت و زبان وزارت
از املاء محرر در صنعت حسن نگر یر می گفت

بیت

ز منصب از ہمہ کس را فزون شود منصب
توئی کہ منصبت از منصب تو منصب یافت

بعزمے ثابت ورائے صائب وجدی صاعد و اقبالے مساعد در اتمام مہام
مملکت و استدراک خلل احوال شروع پیوست و منافع جمہور را از
رعیت تا رعاۃ در نصاب استیہال و مصائب استحقاق ثابت و جاری
گردانید

بیت

آصف از آن ملک را ضبط این چنین کردی کہ او
گم کجا کردی سلیمان نقی انگشتری

جناب او سلاطین و ملوک و اکابر خراسان و عراق و بغداد و شام و روم و
ارمن را ملجاء و مامن شد و در زبان نشر صحائف جود او فسانہ حاتم کطی
السجل للکتب گشت . از گردن کشان اطراف و ملوک ممالک ہر کس
کہ با وے دم مخالفت زد و قدم مطاوعت از جادہ متابعت منحرف
گردانید سعادت ابدی و دولت سرمدی او را غریق بحر بوار و حریق نوائر
دمار ساخت و آیت سنستدرجہم من حیث لا یعلمون در صفت او
منزل گشت ، در تمامت ممالک الجائی از خالصات املاک نامیہ و

اموال خاصهٔ دیوانی مفرد و نواب کافی معتمد معین فرمودنا ابواب برّ و
انعام و انواع صلات و صدقات کشاده می داشتند و در تاریخ شهور
سنه ثلاث و تسعین و ستمائه که عهد دولت کیخاتو خان بود بر اوراق
محاسبات اینجو عنقوری حاصل آمد حاصلات املاک صاحبی در ساله
سی صد و شصت تومان بود و مع هذه الجلالة تعظیم و اجلال ارباب فضل تا
حدی مبالغت فرمود که بهبوب صبا تربیتش از گلزار علوم غنچه را آمالی
سر بر زد و بترشیح زلال اقبالش نهال افضال بیخ بر آورد و سایه گستر شد
رفات اموات هنر بمعهد احیا خرامید و تشتات نبات کرم که مانند
عنقاء مغرب اسمه بسم و جسمه لا یری صفت دارد و در معرض
جلوه ظهور کرد کوکب دانش بیمن دانش در جهان استعلا گرفت آفتاب رخشنده
آرایش ماشطه آرایش دلها شد و سایه همای آسایش واسطه معیشت
عالمیان آمد انعام و آلائش از آلایش منت منزه بود افاضل را از اراذل
و حکیم از جاهل و حبیل از خامل امتیازی که امروز متوقع نیست ذلاهر
گشت و آداب فضایل را رونقی که حالی موجب اذیت روح
است و از آن رونقی نمانده حاصل قلم الف آسا چون نون و القلم
منبرک و منیمن جهانبان نمود مداد حکم الحبر اجدی من التبر و البق بالحبر
گرفت سخن ارباب هنر که درین عهد داغ عقده انجمن می نماید و در سخن
دهان بنفید بر سر پر نفوق عرض داد شعری که چون شعر شعار شعری
دارد شعرای دار بر فلک اشتهار نام کرد و کار نثر و هو الیوم هباءً منثوراً

از نثره بر گذرانید اجرام سماوی در ارزآرۀ لطافت طبعش کثیفی حائل بود۔ وسلسال حیوان از شرم رشحات کلکش بکدورت مائل باغزارت آداب در صنعت درایت خاطر مبکال فرین کلال و از سلاست الفاظش ورصیغت کتابت ذوالکفایتین دون الثقلتین سخنش بے حشو خود ملیح بود ونلوبحش را لطافت تصریح نکتهاء سیاقت معانی همه از فنون فصل بدیع وچمن عبارتش از نزهت استعارت در هر فصلے ربیع با فصل الخطاب او ابوالفضل بدیع، تضمینات دلفریبش چون نقوش عقل در نگین جان جای گیر وصور تراکیب الفاظ از ابداع معانی و ابداع لطائف جان پذیر هرچند آفتاب را با قامت بنیت اقتباج نیفغد خواست کہ این کتاب از نتایج قلم درفشان ونتایج خاطر عاطر آن صاحب قران خالی نماند کہ جهت ضبط مسالک روم ومصالح آن قروم بدان دیار عنان عزیمت معطوف گردانیده بود۔ روزے در اثنا مجلس بزمی از عبارہ اغیار عاری وبلباس استیناس کاسی بتجرع کاس بیابانی رغبت نمود، ویلیق بامثال تلک الحال انشا دهذا المقال کالماء الزلال والتبر الحلال

نظم

آمد گہ آنکہ نای بلبل | ساز و بچمن نوای غلغل
گوید بزبان عقل گل گل | بشنو ز قنینہ صوت قلقل

درباب کہ عمر برگذارست

از سرو حدیقہ سرفرازست | وز بلبل وگل سبرگ وسازست

وز غنچه ہم حدیث یار مست　　نرگس دم صبح چشم باز ست
تا کیست چو او کہ می گسار ست

باغست چو خلد عدن حاصل　　سروست چو قد یار مائل
آن نیست بوقت صبح شامل　　وز باد شمال خوش شمائل
گل بر سر عاشقان نثار ست

سوسن بثنا زبان کشاده　　شمشاد بپای ایستاده
سنبل سر زلف تاب داده　　وآن مریم غنچه بکر زاده
بنگر که صباش پرده دار ست

بارید گلاب ابر آذار　　یا سوخت عبیر کلبه عطار
یا ہست کشاده بار تاتار　　یا زلف بشانه کرد دلدار
یا بوی نسیم نوبہار ست

اے دل منشیں بہرزه خاموش　　سالوس فخر فسوس منفروش
تقلید مقلدان تو مینوش　　با یار نشین و باده می نوش
کت حاصل عمر این دو کار ست

آمد گل و رفت موسم دے　　وز نامده ہیچ غم مخور ہے
درکش قدح و قنینۂ مے　　با چنگ و رباب و بربط و نے
کین آب و ہوات سازگار ست

در صحن چمنیست لاله زاری　　هر فاخته کرده ناله زاری
برگل شده ابر ژاله باری　　ہاں دست تو و پیاله یاری

کاسباب نشاط بیشمار ست

زاہد بدرست توبہ بشکست   با شاہد و با شراب بنشست
میگفت بعاقبت چو شد مست   مگذار تو نیز فرصت از دست

زیراکہ جہان نہ پایدار ست

مانندۂ مرغ شب سحر خیز   چون نالۂ چنگ نالہ کن تیز
با عقل زروی جہل مستیز   در ساغر عیش خون رز ریز

کین وقت شراب خوشگوار ست

شد خستۂ زخم تیغ گردون   گر زانکہ شریف بوده گردون
ہستش بنجار باده مقرون   زیراکہ درین جہان وارون

ہر جاکہ گلیست جفت خار ست

خست زغم خراب ساقی   بنمود رخ آفتاب ساقی
ہین ساغر و ہان شراب ساقی   در فصل گل و شباب ساقی

دیوانہ کسے کہ ہوشیار ست

سبزه چو نبات نیکوان رست   خرم دل آنکہ عیش خوش جست
یاد آر کہ عہد عمر شد سست   وامروز کہ روز نوبت تست

از دے و پریر یادگار ست

پر رنگ و نگار شد زمانہ   بلبل بنوا زند ترانہ
می صافی و راوق مغانہ   اے بے خبران درین میانہ

ہنگام کنار جویبار ست

عشقست وصبوح وجام روشن — شمعست شراب وطرف گلشن

مطرب ز برای خاطر من — در پرده براست این غزل زن

شعری که چو در شاهوارست

دل در غم تست بیقراری — وز شادی وعیش برکناری

ای دیده ندیده چون تو یاری — بی روی تو دیده اشکباری

نی نی غلطم که دیده بارست

لم تسل بواعث اشتیاقی — والله ضجرت من المآقی

روحی نهضت وانت راقی — قدمت بصارم الفراق

وآن عشق هنوز برقرارست

ای باد اگرچه ناتوانی — در بندگی خدایگانی

باید که بمجلسی رسانی — تسمیط شرف که از معانی

درگوش خود چو گوشوارست

دستور مؤید مظفر — مخدوم کریم فضل پرور

نظام جهان برای انور — فیاض کرم که هفت کشور

از یمن ویمینش بایسارست

پیوسته بکام دوستان باد — در دولت وعز جاودان باد

با نصرت وفتح همعنان باد — فرمانش قضا صفت روان باد

تا چرخ سپهر را مدارست

در چنین مجلسی ساقیان سیم عارض یاقوت لب شرابی خاص مروق بر دست بلورین نهاده

ومطربان بلبل الحان زهره را از افق طارم سوم گوشه چادر گرفته کش کشان
درمیان حلقه کشیده ناگاه یکی از رسیلان بصوتی خوش و نغمهٔ دلربای
و زمزمهٔ جان افزای از اشعار زبیر انشا کرد با صد شمائل

شعر

یا من لعبت به شمول | ما احسن هذه الشمائل

حسن و شمایل این بیت خاطر کرشمه نمای صاحب را به بود در حال با وجود
تراکم اشغال از راه اقتدا او پی روی بر بهان وزن و روی

ع بر داشت کلک و کاغذ فرز فرو نوشت

اعذب من الماء السائل والطف من نسیم الشمائل

شعر

والعشق من اقرب الوسائل | والدمع وسیلة المسائل الخ

چون بارها صاحب علاء الدین فرموده بود خاطر بمطالعه منشآت آن
برادر متعلق است و نیز بسمع صاحبی رسیده بود که صفی الدین عبد المؤمن
و بعض افاضل بغداد در حضرت علائی تقریر کردند که هر چند شعر غرّاء
صاحب شمس الدین در لطافت آب روی آب حیوان ریخته است
اما عجمه عجمیت دارد و صاحب در قطعه از منشآت خود این بیت
تقریع صفی الدین را ایراد کرده بود شعر

عجمت شعری و زیفته | یا جاهلاً بالشعر والشاعر

ـــــــ
لـه پورا قصیده ۲۸ شعر کا ہے ۱۱ ہ

پس این قصیده را آنجا فرستاد و بر عنوان مکتوب این دو بیت تحریر کرد

شعر

یا من جمیع الحسن بعض صفاته　　　والخیر موقوف علی نیاته

دع عنك شامهات احمد وا قتطف　　　من غصن صنوك ورد دو میاته

علی ہذا ہمین معالی ہمم و حسن مکارم شیم و کمال کفائت و وفور درایت صاحبی عالم بزیور عدل و علم زینت یافت و سود استبداد و شر و فساد از دماغ مفسدان بکلی زایل شد اغنام دین چند ساله از ذیب مطالبت کرد و تیہو باباز و شاہین نظر معا شفقت انداخت و بدین واسطہ ذکر جمیل پادشاہ بر جراید سپید روزگار سنجقا تأیید رقم زد چون مسند وزارت بوجود دانش پژوه او مشرف بحکم یرلیغ ممالک بغداد و اعمال که مقر دار خلافت و مستقر سریر امامت بود بر صاحب علاء الدین مقرر گشت کمحطی النفوس باریها و وضع الهناء مواضع النقب و او بقاعده در بسطت کف احسان و کف جور و عدوان و تاکید قواعد فضل و تجدید مراسم علم و ترشیح ارباب آن آثاری نمود که در حلبه معالی قصب السبق از متقدمان و متاخران بر بود بغداد که بعد از واقعه مستعصم خراب و بائر شده بود و بر ناصیه حال عمال و اعمال رقم اختلال کشیده و اہالی از رفاہیت دور مانده در اندک زمانے بمعمار عدل و شفقت او آبادان گشت و دل سکان از نعیم و ناز خرم و شادان و از اعداد خیرات عام و امداد مبرات تام یکے آن بود که در زمین نجف

نهرے حفر کرد و صد هزار دینار احمر آنجا صرف تا آب فرات که خلاوت رضاب غانیات و عذوبت سلسال عین الحیوة دارد بمشهد کوفه روح الله و روح ساکنه آورد و آن اراضی که از عمارات خالیات و از امارات نزاهت عاطلات بود باشجار متمایلات و سواقی جاریات حالیات گشت و خاک آن سباسب و فیافی در عوض طلایع و قیصوم گل و لاله و سمن بر دمانید بر جای نعاق و نفیر زاغ و زعق سجعات لغریب قواخت و قماری و نغمات تغرید بلبل سحر خوان باقی ماند چون این آب باروی کار ملک و ملت آورد آب روی سلاطین متقدم و خلفاء ماضی که درین آرزو خزائن عالم بر باد دادند و اموال جهان در خاک تحسر و تلهف ریختند و تاج الدین علی بن الامیر الدلفی که از جمله فضلاء عصر بود و از جناب صاحبی مامور باستعدادات مواتیات و استخراج فرات رساله در استنباط این خیر جلیل و اجراء این اجر جزیل مخلید ماثر و تابید مفاخر منشی و آمر ساخته الفاظها کسلسبیل الفرات بل این الفرات عن الرحیق السلسل و معانیها بزدری ریاض الجنات بعد از تمام رساله طائفه از سادات و فضلا و اکابر و بلغا بطریق شهادت در اواخر آن بخط خود نظم و نثری بنوشتند و چون بطون مصنفات مهره بلغاء و صحائف و ساتیر سحره فصحاء اشارتی بر سر است بدین مقدار اقتصار رفت و خود درین باب اطناب چه حاجت و تطویل از کجا بمصلحت نزدیک ماند

بیت

دور نبود کین زمان در مجلس حکم قضا ‖ بر زبان چرخ و اختر لفظ اشهد میرود

ذکرِ خواجہ بہاء الدین و خواجہ ھرون

ارشد اولاد و انجب احفاد صاحب شمس الدین خواجہ بہاء الدین محمد
و خواجہ شرف الدین ھرون بودند وبل ابن الغیث وشبل ابن اللیث
وعباب ابن البحر وشعاع ابن البدر و نور ابن السراج الوہاج و فجر ابن
الصباح الوضاح ہم در مبدأ ریعان عمر وعہد بابات الصبی آیات
شمائل کرم و امارات الشبل یوشبہ والہلال یبدو ز ناصیہ ہمیون ہر یک
ظاہر و لائح و صغیر و کبیر را حقیقت

شعر

اصاغرنا فی المکرمات اکابر وآخرنا فی المأثرات اوائل

واضح و لائح برادران ہر دو بحکم آنکہ

مصراع ازان پرہنر بے ہنر چون بود

ومن اشبہ اباہ فما ظلم وفرع الشئ یخبر عن اصلہ در استحکام
قواعد علوم و استنباطات صور فضائل نفسانی کہ خفیقت الثانی بحصول
آن صحت می یابد در حلبۂ رہان تحصیل ہم تک بودند اما خواجہ ھرون
مسابقت نمود و در فنون آداب ماہر و متبحر شد و سرعت ذکائی در استنتاج
قضایا چون برق خطاف و لطافت طبعی در میارات صفا ہوا را شفاف
شکنندہ مصاف نظم و نثر فسانہ اہل زمانہ و حسن تلقیح و ترشیح ترانہ

آشنا و بیگانہ با تمسک بآداب آداب در تعلم علم موسیقی رغبت نمود و
صفی الدین عبد المؤمن ملازم لیل و نہار شد و رسالۂ شرفی را موشح بالقاب
او در معرفت نسب و تالیف و تحقیق ابعاد مبتنی بر جداول تصنیف کرد
و بارشاد آن استاد شہباز بلند پرواز این علم و طبل خوش آواز این فن آمد
اما خواجہ بہاء الدین در مفتتح نشو و نما بحکم تیغ جہانگشای ... ہمت
صفاہان و تومانان عراق و یزد شد و در اقتطاف ثمرۂ فضل
ہرچند تارک نبود فترتی راہ یافت وقد قیل العلم لا یعطیک بعضہ حتی
لا تعطیہ کلک تمشیت مہام اصفی و تنفیذ احکام ملکی و اظہار قدرت و
اعلان سطوت راسیمائی کرد کہ ناسخ حکایات سلف شد از ہیبت
پاس او شیر عرین تن بہ روبہ بازی دادہ و از مخافت نکال او ملوک
اطراف و اکابر ایام در خیالات نعاس صورۂ ہلاک مشاہدہ کردہ چون
نفوس اہل صفاہان من حیث الخلقۃ با رواح شریرۃ مناسبتی
داشتہ است بکلی در عفو و اغماض بربست و پشت ہمت بر حریف
شفقت و مرحمت کرد اگر سخنے نہ بر وفق ارادت استماع افتادے
تا بجرائم صغار و کبار چہ رسد جانی را بر بادیل خاندانی را بدست استیصال
می داد علی ہذا چند ہزار تن بانواع قتل و تنکیل و مثلہ و اغراق و احراق و
وتماادی مدت جلس از فسحت معمورہ حیات بوحشت خانۂ مطمورۂ ممات
پیوستند ارکان دولت و نواب دیوان و طوائف صدور و اعیان و سایر
خدم و مقربان و کافۂ اہالی صفاہان در شب کہ بستر استنامت را فرش

می کردند چون زبانهٔ شمع به سر وجود لرزان بودند تا روز دیگر از چنین قهر او
چگونه خلاص خواهند یافت سبحان الله نفس انسانی بدین صفت مجبول کرده
که قوت غضبی او التی هی مظهر لسوق الغلبة والانتقام ومصدر للشدید
البطش والاقدام تا این حد استخدام نفس ناطقه کرده باشد که بزواجر عقل و
حواجز شرع و مراسم عرف منزجر و مرتدع نگردد و هر چند نصایح و مواعظ
را استماع کند و شفاعت و ضراعت بیشتر نماید قساوت و عناد و
استنکاف و هیجان زیادت قوت گیرد و بواسطه افراط در اراقت دماء
و افات و قلت بضاعت اهالی اصفهان که یکبارگی خود بخود محلات
با محلات تبلیغ و کار و در یک چشم زدن جمعیتی را هلاک می کردند و در شب
اوباش و رنود و سرقت در اسواق کمتر جواز بحقیقت نه مجاز مفقود
بود و نعمت امن و امان به همگنان منغص و مشوب در اندک مدت چنان منقاد
امر و نهی او طواعیت شدند که زراع و ارباب حرفت و فلاحت در
شب اسباب حرفت و آلات حفر و بذر و عوامل را در صحرا بوکیل بطش
و سیاست مفرط او می سپردند و اگر کسی احیاناً پنهانی بعضی را از آن بخانه
آوردی روز دیگر زرع حیات آن بیچاره بداس فنا محصود گشتی همچنین
محافظت محلات را به رؤسا و سفسالاران مفوض گردانیده بود و حکم
رانده تا اهل اسواق نیز شب دکاکین را بانواع امتعه و اصناف اطعمه می
گذاشتند بی حارسی و حافظ و خود بخانها می رفتند و هیچ آفریده را مجال
آن نه که در باکوالت خسیس کیفیت اقمشه نفیس تصرف و تخلیط نموده اتفاقا

استماع افتاده که در آن تاریخ در سواد واللیل اذا عسعس طالفه حرسه سبیل عسس طوف می کردند شخصی از ایشان بر دکان ناطفی گذر کرد قرصی از آن برداشت و دو درم سیم که مضعف ثمن بود بر گوشهٔ دکان نهاد روز دیگر کاقرص خورشید از لب تنور افق آوردند صاحب دکان عوض ناطف نفروخته را چون سیم دید هر چند بسیار زیادت بر کار نشسته بود سامان اخفا ویارای تثبت نداشت چون سیماب در اضطراب بدرگاه آمد و سیم را بحجاب نمود صورة قضیه بعرض رسید در حالی فرمودند تا آن شخص را که این حرکت کرده بود چون کرشتی از معلاق در آویختند

لمؤلفه

مردمان را بے رویت کشتہ ہمچون گوسفند

از برائے چشم زخم الحق بسوزان گوسپند

حکایت کرده اند که غلامے داشت نیکپی نام نیک محرم محرم اسرار جهبنه را اخبار بود شبی او را بفرستاد تا میان اسواق بر آید و احتیاطے نماید تا جمعے که بمحافظت دروب و محلات منصوب اند طریقهٔ حزم مسلوک داشته اند یا شرطهٔ تیقظ متروک از ایشان کیست عاقل و بیدار کدام است غافل و در پندار بعد از تطواف باطراف و اکتناه جادهٔ تفحص عرضه داشت که فلان شخص را دیدم از مقدمان اهل پاس مستعد کار و بیدار دل و هوشیار دیدبان عرصش دزد اندیشه را بر در نقب استوار گرفته نگهبان حزمش با طلیعهٔ غیب در اول نکمن دو چار خورده و دیگرے را

یافتم در موضع حراست نشستہ ولے لشکر خواب در و بام شہرستان دماغش
فرو گرفتہ و عملہ حواس را الا متخیلہ از اعمال معہود معزول گردانیدہ و سدیگر
از مقام احتراس غائب بود و مستحق عتاب زمانہ عاتب روز دیگر را
چون نقاب لمعان آفتاب دریچہ صبح را نقب زد و یتاق داران سیارہ
در وثاق تواری خزیدند حکم فرمود تا آن سہ گانہ را ہر یکے ہفتاد و یک
چوب تادیب را تقدیم کنند شیخ الاسلام جمال الدین تقریر فرمود کہ
درین حال حاضر بودم از خدمتش سوال کردم اگر این دوگانہ سبب غیبت
یا عدم احتیاط مستوجب عتاب شدہ اند آنرا از روئے عقل محملی می
توان نہاد باری این شخص کہ بر احوال محیط و در کار محتاط بودہ و پہلوئے
استراحت بر زمین نسودہ چون جالب موجب نواخت نمیشود چرا
در زمرہ ارباب جرائم انخراط یافت در جواب گفت معاقبت اینانرا
سبب ہمین تقصیر و اہمال است اما مواخذت این شخص کہ بمراسم
محافظت قیام نمودہ جہت آن رفت کہ چون نیکی در ظلام لیال در دیدہ
بر سر او رفتہ از سر اغفال او را مواخذت نکرد و تفحص حال و استخباری
ننمود کہ درین وقت باعث بر خروج چہ مصلحت بودہ روزے عزم
رکوب فرمودہ بود در جلالت و ہیبتے کہ سلاطین روزگار را بنشر نمودے
شخصے در زینت و ابہت او بر عادت عوام کہ بر دیدن شوکت
حکام مولع باشند نظری بر گماشت بجانب آن بیچارہ ملتفت شد و
او را پیش خود خواند و سوال کرد کہ در چہ نظر میکردی زبان آن بے گناہ

نگرہ کرہ منعقد شد از سر خشم فرمود تا چشم جہان بین او را بسر کارد از طبقۂ
حدقہ بیرون کردند این اعجوبہ مشہور باشد کہ طفلے از اعزۂ اولاد در کنار
داشت ناگاہ بر قضیت حرکت اطفال انامل او محاسن پدر شد بایکان
مغالظ تمسک نمود کہ او را از معلاق در آویزند چون از کبار ائمہ و ملوک
و اعیان دولت کسے را یارائے تشفع یا رائے تمتع نبود آن طفل را در ازار
بستند و تصدیق یمین را از معلاق در آویختند۔ طوایف صفاہانیان
چون این جنس رقت و رحمت و شفقت و محبت او در حق فرزند دلبند
مشاہدہ کردند چہرۂ حیات ایشان مکفر و چشمۂ عیش مکدر می گشت تغافل
انواع عقوبت و قتل مستشنع و تہور و تجبر او محرر را بملالت و بلامت
مؤدی میگردد اما بسبب اعتبار و اتعاظ متاملان این چند سطر در قلم آمد
تا غافل در حکمت وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ نظری کند۔

بیت

میازار مورے کہ دانہ کش است
کہ جان دارد و جان شیرین خوش است

و از سر فرمودۂ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بر اندیشید و بر ہدم اساس الآدمی بنیان
اللہ۔ تا مجال جہد و امکان باشد اقدام ننماید چہ اثاثت چیزی کہ استدراک آن
بیش در حیز اقتدار نخواہد آمد آسان آسان بے تانی و رویت از مقتضے
حکمت و حکومت نباشد و العجب از بزرگان صفاہان روایت
است کہ بعد از وفات او در یک دفعہ میان اہالی خصومت قائم شدہ

بمقاتلت انجا میید تعداد کشتگان کردیدند و نُهفتا دتن زیادت از آنچه در
دور حکومت خواجه بہا الدین از صحبت احیا مہجور گشتہ بودند بقتل آمدہ اند
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَمَا تکونونَ یولّی علیکم و شک
نیست تقدیم وعید عاجل باعوام النّاس کہ از موعد تخویف اجل محترز
نیستند عقلاً موجب مصلحت و غبطات حال دین و دولت می نماید و
قاعدہ ء مایزعُ السلطان اکثر مما یزع القرآن مصدّق آنست اما آنرا نیز
حدّے محدود و شرطے مشروط تواند بود کہ افراط و تفریط در آن باب
خلاف رای اولی الالباب باشد و خیرُ الامُورِ اَوسَطہا ہرچند در شیوہٴ
غلبہ و انتقام مبالغ بود باضعاف التزام طریقہ ء بذل و سخاوت نمودے
و امداد صلات و عطیات خصوصاً بر ارباب آداب فائض داشتے و
در تعظیم قدر و اجلال شان علما ہیچ دقیقہ مہمل نگذاشتے اوقات خود را
مقسوم و موزّع گردانیدہ بود و چون از صفہ بار برخواستے ساعتے بساط
منادمۃ ادباء الاخوان خیرٌ من مغازلۃ الغزلان بگستردے و استرواح
را لحظہ ء با افاضل ندما بتجرّع کاسات عقار استیناس کردے باقی اوقات
را مصروف اتمام مہمات ملک و موقوف بر استکشاف احوال و تعرّف
عقاید طبقات مردم ساختے و اندک زمانے از شب قسم حزم و لذّت
استنامت بودے و دور و قصور پادشاہانہ بساخت و متنزہات و
منتفرجات کہ ارائک و حجال و مراتع و ریاض فرادیس عدن از رشک
آن تشویر خوردن گرفت بپرداخت و با آنکہ در اعتلاء مدارج سمو و انتظار غوارب

مجد و استیفاء قوانین لذات و استکثار فنون تنعمات تا این غایت
بود چون برادرش خواجه هرون در اسالیب آداب و قوالیب فضائل
و استبصار زیادت داشت باوے نوع حسد و غبطتی مے ورزید مال
منقولات و جاه و مکانت مجازی که پای مال زوال و انتقال است در
مقابلهٔ فضائل ذاتی که در اولی و اخری نفس بدان زندهٔ حقیقی باشد چه فن
زند مال مادهٔ حظوظ جسمانی است و علم ممد قوت روحانی پس چندانکه روح
را بر جسم رتبت ترجیح باشد علم را بر مال مزیت خواهد بود مال از تعرض
اسباب تغلب و اطماع سراق و کثرت انفاق سعبهٔ آفات و مخافات
است و علم از استلاب و انتهاب هر قاصد مصون و مسلم و باشاعت و
انفاق و اساعت کوس افادت متزاید و متضاعف مال با علم کجا مجال
مجارات یابد مال مادهٔ ایست که در جوف خاک و مزابل از خوف ضیعت
ودیعت نهند و علم صورتے که از نتیجهٔ عقل فعال بر لوح روح نقش پذیرد
بدین مقدمات اگر او را نوع غبطتی بودے دور ننمودے تحقیق این دعوی
را بعضے اکابر فضلاء عصر شفاهاً تقریر فرموده‌اند که در بغداد دفع ملالت
را خواستند که گلگون کمیت را در میدان عشرت مجلوت جولانی دهند و
لحظهٔ از حوادث ابلق گردون و تراکم ازدحام اغیار کنارے جویند پیش
از طلوع آفتاب منوچهری چهر انوری هیأت مسعود طالع بر قبهٔ چرخ
ازرق رخصت احضار بتان فردوسی وش و ساغرهاء لطیف عنصری داد
برادران هردو فرقدین آسا در مجلسے سپهر آئین با چند محرم از ابناء کرم و اتراب

بیت

چون بحتری و اصمعی و جاحظ و صابی
هر یک گہ شعر و ادب و فضل و ترسّل

بنشستند موضعی چون بدایع دمیۃ القصر بلطائف آراستہ و نزہتگاہی مانند روائع حدیقۃ الحدائق بطرائف پیراستہ مشروبش اعذب من سلسال السلسبیل و ادوق من منظومات الصاحب الجلیل و شمومش اذکی من ریح الشمال و اطیب من قول من قال چہرۂ شاہدان دلکشا تر از بدر بیات متنبی و طرّۂ ساقیان درہم تر از درعیات معرّی حلاقۂ چنگ غیرت مزامیر داؤدی و بازگشت قول منقولات ابراہیم حنفی نشید سیلان رسائل صابی و ترانۂ رقاصان معمولات فارابی بر جای خرمن گل ربات اغانی و در عوض الحان بلبل رنّات مثانی مغازلات ظریفان چون محاضرات راغب مرغوب و مناقشات حریفان غذای جان چون قوت القلوب عیش می پرستان از ایہامات جان بخش بحدّ کمال رسیدہ و سرود سرمستان از غزلیات اثیر بفلک اثیر پیوستہ و ملمع دلپذیر خاقانی در گوش ارباب ہوش جای گیر آمدہ

شعر

اذا ما الطیر غنت للصباح — اجب داعی معاطاۃ الملاح

ہوا پُر خندۂ شیرین صبحست

بیار آن گریۀ تلخ صراحی

ادق فضلاتها فالادمن عطلٔ　　تحلیها بر شیٔ او وشاح

قبای صبح را مشکین زره زن

ببوی زلف ترکان سلاحی

همه را گوش مستغرق نغمۀ عود ساز و دماغ مستنشق بخور عود سوز و زبان مکرر این قول دل افروز

ای یار عود ساز و نگارین عود سوز

یک عود را بساز و دگر عود را بسوز

درین مجلس مولانا صفی الدین عبد المؤمن واسطۀ قلادۀ انس بود چون خواجه هرون را قوت اطراب شراب تاثیر کرد از روی استزادت عیش و عدم تکلف و حصول انبساط گفت اگر صفی الدین ما را از خوان فضائل خود نواله دهد و از زلال طبع لطیف غلالۀ بخشد لحظۀ بنبض آن مستسقی صورت همه تن شکم بپاید چه شود خواجه بها الدین بطریق باز خواست گفت یا امثال مولانا صفی الدین چگونه بمجرد لقب در خطاب پسنده کنی پس روی باصحاب کرد تقریبی چون آب که بماناً هرون در خاطر دارد که چون من خلف صدق صاحب دیوان باشم و دره از صدف شرف خلافت در سمط زوجیت من منعقد و مراد پسرم را نام هرون و مامون است و خود حاکم بغداد ام که مقر عز خلفا بوده و فضائل بے حد و احداد پس اگر بر عادت خلفا او را صفی الدین خوانده مستغرب ننماید

خواجه هرون با آنکه شیمت استعلا و خشونت و مناقشت بر او معلوم داشت در جواب بطریقی که فنون آداب را مستجمع و صنوف لطائف را شامل بود گفت هر چند خواجه چنین میفرماید چون این معانی صورة قضیه و حسب حال است و آنها که بر زبان اشرف انها یافته بأسرها حاصل عذر را مجالی نماند القصه چون کار او بواسطهٔ عنایت ایلخانی بذروهٔ جلال رسید و نوادر حکایات خیره کشی او و افراط در قمع و استیصال ملوک عراق برای پادشاه مکشوف می گشت آنرا بر کمال رجولیت و وفور صرامت حمل می فرمود ع

وعین الرضا عن کل عیب کلیلة

وچندانکه صاحب دیوان از غایت دلسوزی و شفقت بر غیان و جوانی فرزند او را از این اقدام و استهتاک منع می کرد و با دلهٔ عاقلانه و امثلهٔ مقبلانه فرامی نمود که هر آینه و خامت چندین قتل بیگناه متوقع باشد موجب تحریک سلسلهٔ جلادت و اعیدٔ اشتعال نائرهٔ غضب می گشت. عاقبت روزگار جوهر خود را در استرجاع مواهب و استرداد رغائب پیدا کرد و ستر ع

تنوعت الاسباب والداء واحد

هویدا اعراض امراض مختلفه و اقسام اسقام متضاده روی نمود و قهرمان الطبیعة قوة من القوی کالهیئة فعلها التفرقة بین الملائم والمنافر که مدبر ممالک قالب بود از اصلاح مواد و تعدیل مزاج و ربط اعضا عاجز

گشت و روح حیوانی که قایل قوی جسمانیست فتور پذیرفت هنوز ایام
حیاتش عقد ثلثین نگرفته و شب شبابش اثر صبح کهولت نیافته و پر غرابش
حواصل پوش نگشته روزنامهٔ عمر مقدر را بفذلک رسانید و از سر جملهٔ
چندان خیلا و تکبر جز حسرت و ندامت باقی نیامد

فغان از آفت این رنج ساز راحت سوز
فغان ز گردش این جان شکار جور پرست
که صورتی که بعمری نگاشت خود بسترد
که گوهری که بسی سال سفت خود بشکست

یکی از اہل عصر تاریخ وفات او را این دو سه بیت مندرج گردانید

بیت

رفتن صاحب آفاق بهاء الدین آنک
زحلش حارس ایوان و قمر دربان بود
زین جهان در گذران سوی جهان باقی بود
در شب شنبهٔ هفده ز مه شعبان بود
سال بر ششصد و هفتاد و بر و هشت افزون
در سپاهان که از و خرم و آبادان بود

صاحب دیوان در عزقاب توجع افتاد و سمن برگ شیبت را بقطرات
اشک لاله گون آب می داد و از خاطر زادهٔ خود می خواند

بیت فرزند محمدا ای فلک هندویت

بانار زمانه رابها یک مویت
تو پشت پدر بودی از آن پشت پدر
خم گشت چو ابروے بتان بی رویت

اگرچه دیگر اشبال و اولاد داشت که هر یک بر فلک معالی بدر سے تابان و در چمن فضائل سروی خرامان بودند امّا عمدهٔ استظهار در زمان حیوة و مستعد احراز مثابت و استنابت بعد از ممات او دامی دانست،

ذکر شاه زاده قیدو و شرح بعضی احوال در زمان دولت او و تاختن براق ببلاد شرقی

قیدو نبیرهٔ اوگتای قاآن بود و پدرش غازی اغول، پادشاه زادهٔ عاقل عادل کامیاب دولتیار همت بلند و خرد دوربینش دور از جدال و نزاع وقد صدق النبی علیه الصلوة والسّلام العرق نزّاع چون نوبت خانیت بقاآن عادل قبلای رسید حرکات آریغ وتمرد آلغو سبقت گرفته بود حکم فرمود تا لشکری دیر سون یعنی بسیار تا کنار آب آموی درآیند و تمامت شاه زادگان را که در حوالی بهر چند وقت صورت استبدادی در کارخانهٔ تخیل نقش می کنند و بواسطهٔ آن در خرپند آشتی می با ستند میان بردارند چنانچه ایلچیان قاآنی بے شاغلی اندیشه پیش پادشاه زاده

هولاکو خان روند وآیند قید و متشمّر شده دم مخالفت وعصیان زد وقدم در راه
محاربات ومبارزات نهاد و بدین حجّت متمسک و متشبّث شد که پادشاه
جهانگشای چنگزخان در یاسانامهٔ بزرگ مشتمل بر قانون مراسم ملک گیری
و دستور کلیّات احوال جهانداری و حاکی از مراسم تقدیم و تأخیر امور و
هادی بمعالم توفیر و تقصیر جمهور پیدا و روشن و صریح و معیّن فرموده که تا
از نسل او گنا طفلی رضیع در دایرهٔ احیا باشد از میان اولاد و نبیرگان
مستحق وراثت تاج و رایت شاهی و والی بر توالی اوامر و نواهی او باشد
بنابرین مقدّمات پادشاه زادگان بسیار و لشکر جرار زیر رایت
حمایت او جمع آمدند و بر حدود تلاس و کنجک و اترار و کاشغر و بلاد
ماوراء النهر استیلا یافت و در میان مغول ضرب المثل به شجاعت
و فرط انتقام لشکر او زنند و گویند هر پادشاه را که لشکری متفق و دلاور
چون لشکر قید و باشد و عدلی و سیاستی بر صفت قوبلای قاآن و مراکب
جیاد چون اسبان قپچاق مملکت او زوال نپذیرد و تصدیق این تمثیل
و تحقیق این تأویل از اینجا متعیّن میشود که سالها میان او و لشکر قاآن
مناوشت و مقاتلت قائم گشت و چند نوبت لشکر و یرسون بمدّ تهاء
دیر سوی او فرستد راه متحدر شدند چنانچه لشکر قاآنی ارزن که آنرا توکی
خوانند در بیابان پاشیده اند و آبیاران سحاب برشح آب باران سیراب
گردانیده و بتابش آفتاب تربیت یافته تا بوقت زمان ادراک
ریع که مدّت آن چهل روز بیش دگر تقریر کرده اند و عهد علوفات و علفات

ازآن ساخته اند با وجود تحمل چندین مشاق که پیمودن راهها چون شب هجر
دلبران دراز و دیر یاز روز مصاف منهزم و منکسر بوده اند و مساعی غیر
مشکور و یک نوبت لمغان پسر قوبلای بتاریخ ۶۶۱ بنفس خود لشکر کشید
اورا دستگیر کرد و کثرت لشکرش دستگیر نیامد پس بر قتل او با وجود قدرت
مبادرت ننمود و او را پیش منگوتیمور فرستاد بطرف قبچاق قوبلای قاآن
ازین حالت منزجر و پریشان شد و آئینه خاطرش هر دم از زنگ تیغ لشکر
او پر زنگار امتحان باری منگوتیمور لمغان را بسلامت با آئینی لائق باز
ببندگی قاآن فرستاد و آنرا وسیلت تقرب بدان حضرت ساخت
مقصود که در جمله ظفر قید ورا بوده و هر نوبت که نصرت یافته آن نواحی
را در تصرف خود گرفته علی هذا تا سرحد خان بالیغ بعزم ثابت و جد
بلیغ مسخر گردانید و صفت لشکر او را این کلمات مناسب تحریر است
و کانت هنوز در معرض دهشت و تشویر از حیرت و تقصیر بل عند هم
القتال اقبال والعیلة دولة والسیف سیب والعالیة غالیة والغائلة
طائلة یشتاقون الی مقارعة النصال کالعاشق العطشان الی المعاقرة
والوصال یحبون مماحکة الابطال فی حومة المکاشفة کرشف
المحب رضاب المحبوب شفة علی شفة قبله زخم رماح را قبله رخ
ملاح شناسند و صیاح دلبران رجال نشید صباح وانحنات قانیات
حسان را قصات لاعبات پندارند چنانکه گفته ام
بیت نزد ایشان هست در هیجا چو بحر و نشید کوس

زخم رحم و ترس ترس و پائل بائس و بون بوس

باوجود این شجاعت و شهامت هرگز در محاربت و قصد پیوستن با دگی نبودے الا که لشکر قاآنی بقصد او حرکت نمودندے آنگاه مدافعت را از سرۂ دولت خود مستقبل ایشان شدے و این طریقه از روی عقل بغایت مستحسن است و زبان شرع نیز بدفع صائل قائل لاشک کوکبۂ نصرت مواکب اورا تلقی می نمود و تمکن او بذروه اعلی ترقی می یافت از حرکت عنانش باد پا دولت متحرک می گشت و در سکون رکابش آتش بلا ساکن بوقتے که حالت ناگزیر آلغو در افتاد و مبارکشاه جاے او گرفت چنانچه شرح داده آمد براق و باسمار و مؤمن نبیرگان چغتائی که پدر ایشان توا بود در حدود چغانیان یورت معین داشتند براق باستماع این حادثه لشکر کشید و مبارک شاه از مملکت ماوراء النهر منصرف و خود را متصرف امور سلطنت گردانید و در اوزکند اوائل شهور سنه ثلاث و ستین و ستمایه بر تخت نشست و خزاین آلغو و هر غنه را در تحت تملک آورد

بیت

بسا که گنج نهادند و دیگران ستدند
چه سعیها که نمودند و عاقبت مردند
نبرد ملک بمیراث هیچ کس لیکن
بزخم قوت بازو و صفدری بردند

چون قیدو بواسطهٔ تلوّن احوال و انقلاب امور و قصد لشکر قاآنی از تلاس و کنجک در حرکت آمد بدان خایف شد که مبادا قاصد بخارا و سمرقند شود و از تصرف او استنزاع کند بدین اندیشه مسابقت جست و بطرف قیدو لشکر کشید در مقام آب خجند آتش انتقام بر افروختند و باد حملات چنان جنبان شد که اجزاء خاک بی آرام گشت

بیت

ترنگ تیر و چاکاچاک شمشیر
دریده مغز پیل و زهرهٔ شیر

پس لشکر قیدو باتفاق حمله آوردند که جاش کوه باشکوه از هیبت آن چون ذرّه در هوا سبکسار شد براق عزیمت بر هزیمت مقصور گردانید و باز بخارا رفت و چون گوهر بخارا را پناهید و ترتیب جنگ و ساختگی آهنگ مقاتلت از سر گرفت و برین پیش نهاد که چون از روز شمار خبر نداشت با اهالی و سکان خطاب سر شمار و تکالیف آغاز نهاد و پیش طایفه و پوشاقی فرستاد که اهالی سمرقند و بخارا اگر بقا خود و سلامت زن و فرزندی خواهند جریده از شهر بیرون روند تا لشکر که بی برگ مانده اند در آیند و آنچه داشته باشند غارت کنند و رکوب قلاب با تا بهضت را راغب شوند ایشان با اکابر و مشایخ بشفاعت پیش آمدند و مقرّر کرد که بر سر شهزاده بر کارخانه تفصیلی سمی کنند چند بالش زر بجهت ایشان ساختند تا در مصالح لشکر صرف کند پس اهل حرفت را اشبا مرد

بساختن سلاح و اصلاح آلات حرب مشغول گردانید بعزم آنکه بار دیگر
بار دیگر خود را بیازماید و در میدان تدارک جولانی نماید

ع نابجنت کرا بود کرا دارد دوست

اگر سبوی آرزوی از لب جوی جست و جوی درست بیرون آمد و آب
روی نیک نامی برقرار ماند فهو المراد و الا که از گردش طشت سرنگون سار
فلک طشت نام و ننگ از بام شناعت بر سنگ ادبار آید بطرفی
دیگر بیرون رود و چون مور در طشت سرگردانی پیشه گیرد و سطل آسا
خود را حلقه در گوش عناء روزگار خیره کوش سازد ناگاه قپچاق اغول با
پنج سوار از خدمت قیدو براه ایلچی برسید و پیغام آورد که براق باز طریق
خودرائی میسپرد و عواقب کارها را نمی نگرد و بر عزم استیناف محاذات
با لشکر ما خود را و سکان سمرقند و بخارا را معذب و منغص داشته آزموده
را آزمودن و اصرار بر حرص و بیشی و آزمودن کار صاحب دولتان
و هوشمندان نبود

بیت

چه شوریده دل و بیهوده رائی
که دائم آزموده آزمائی

چنگز خان بسبب آن رکوب اخطار و اعباء افطار را تحمل نمود و مانند
رایت صبح در آفاق شهرت یافت و چون آفتاب در جهانگیری تیغ
زنی اختیار کرد و خلاصه معمورات زمین را در قبضه استیلا آورد تا

با فرزندان تدقی که در گیتی حیلتے یافته ایم به مسالمت ها و خوش خوئی در فاقت و تن آسانی بسر بریم و غم گذشته و نا آمده تا که اند و هیست چشم آق نما نشده این بلائیست محنت آن افزانیده باشارت

شعر

لک الخیر فاسمع اننی لک ناصح مضی امس فاسمع الیوم ینفعک فی غدا

نخوریم

بیت

هر که غم جهان خورد کے خورد از جیلوۂ بر

رہ تو غم جهان مخور تا زحیات برخوری

بیت

بیا تا جهاں را بید نسپریم

بکوشش همه درست نیکی بریم

مصلحت مصالحت است و سر ابر آخته ء همدیگر که حکم اتحاد دارد بخشیدن و سر از چنبر سلامت بیرون نکشیدن تا باتفاق علف خوار و یرت لشکرها معین گردانیم و تگاپوی بے حاصل از میانه برخیزد قپچاق اغول پیغام بگذارد و طایفو و مسعود بیگ و هر کرا بخت یاور و عقل رهبر و دیده ء خبرت مصلحت بین و گوش هوش نصیحت شنو بود این کلمات را که گوشوار گوش خرد و تعویذ بازوے اقبال و خاتم یمین دولت را می شایست پسندیده داشتند و گفت محض اندیشه ء صواب و خلاصه تدبیر درست اینست و برین مزیدی نیست برین قرار بنیاد و برین بنیاد قرار افتاد که حالے

مسمی ستاندن از ماوراء النهر گیرند و میان شاه زادگان بعد از چندین مقالات ملاقات افتد و در عوض مطاولات ملاطفات رود و عقد مصافات بندند و حساب مجادلات را اساس براس نسخهٔ مقاصات نویسند پس در دشت قنوان حوالی رباط ابو محمد ترتیب طوی ساختند و رامشگران بر چنگ و چغانه پردهٔ نوا و عشاق که آواز معهود الیشان است نواختند مراکب اندوه و عنا را یله کرده عنانِ بلبلیه کوشش کردند واز بے غمی می درغمی

بیت

معیار عقل و داروے خواب و فروغ روی

درمان درد و راحت شخص و غذا رجان

نیروی طبع و آلت نطق و صفاے خون

دفع غم و شفاے دل و راحت روان

اصل سخاو عنصر مردی و ذات حُسن

عین خنواضع و تن لطف و سر بیان

دریاے بوے نوش چنان داد که پیوسته متقابل همدیگر بار آرشی در کمان چاچی کشیدند سے بسیار شی رطلهاگران سبک در کشیدند و بتلویح و تصریح از انشاء مولف درین غزل قولے مولف حقیر می گفت

بیت

اے ترک گران سنگ سبک روح چیداری

گر هست گران یا سبک این ظل بمن ده

اگرچه پیش ازین از روی دوروئی و در رویه تیغ کینه می زدند حالی

بیت

همه رخ گل بصبح اندر نغزی

همه دل تن چو بادام دو مغزی

روی در روی ساغر زدند شهزادگان با یکدیگر خون رز خوردند و بلباس همدیگر ملتبس شده همدیگر را انداى گفتند و روی زمین را از این پس جرعه ریز چون چهره عاشق اشک اندای کردند بمبرامت مواثیق و محکمات عهود از طرفین استیثاق رفت که از نقار و شقاق دور باشند و باتحاد و اتفاق مستظهر بعد از انحلال عقود حقود و اضمحلال مثانه نقار مقرر شد که هریک از شاه زادگان بقرار معهود کارخانهای خاص که در بخارا و سمرقند داشتند قناعت کنند و علفخوار لشکر براق در ییلاق و قشلاق معین گردانیدند و قیدو لشکر خود را از آن طرف بخارا جای داد چنانچه ایشان خطی فاصل بودند میان بخارا و براقیان ازین جهت لشکر براق تنگ عیش بود و هم در مبادی صلح بر سر طیش خود عن قریب لشکری از طرف منگوتیمور بخدر رسند لشکر قیدو برای مدافعت ایشان از یورت خود منزعج گشتند براق عرصه را مانی خالی یافت و باز بخارا آمد و در اواخر شهور سنه ست وستین وستمایه مسعود بیگ را برسالت پیش اباقا خان فرستاد و اظهار مصادقت و مصالحت کرد و نظر او از ارسال و مراسله آن بود که احتیاط

کمیت لشکر و کیفیت راهگذر کرد و در خیال خضر و با دل مقرر داشت که قصد این دیار پیوند با مبدیی، مسعود بیگ بفالی چون نام خود مسعود و عزمی چون عقیدت او درست و دلے مانند طالع مقبلان قوی از آب آمو بگذشت و بهر منزل که رسید رعایت طرف احتیاط را دو سر اسب با معتمدے آنجا بداشت و در تیمار داشت آن و التزام طریقه حزم مبالغت کرد چون آوازه وصول چنان صاحب دولتے روشن روان برسید امرا و صاحب دیوان شمس الدین اعزاز مورد و تبجیل مقدم را شرائط استقبال و مراسم استنزال بجای آوردند صاحب دیوان اگرچه بر مرکب فضل سوار بود اما پیش شهسوار میدان معالی پیاده شدن واجب دید و هرچند مالک عنان مکارم او را علی الاطلاق گرفتند چون رکابش رسم پای بوسی اقامت کرد مسعود بیگ از روی استحقار و راه ازدرا گفت صاحب دیوان تویی نامت زنشان خوشتر یعنی تسمع بالمعیدی خیر من ان تراه صاحب دیوان خود را چنان می پنداشت که اگر آصف برخیا مصادف او شدی از روی انصاف اوصاف ثوانی و ثنا رانی او را بے خود بر زبان راندے اما درین حال بجز تواضعی خجلت آمیز و تحملے غیرت انگیز روی نداشت و جواب آن در گنجینه سینه سر بمهر گذاشت تا بوقتی که فرصت انقاذ لشکر نصرت یاب ایلخانی یافت و باتش غیرت خاک دیار او را بباد غارت داد و بار داد و اینجا مقام آن تقریر نیست مسعود بیگ ببندگی حضرت رسید و ترحیب و تاهیل و عاطفت

وسیورغامیشی فراوان یافت واو نیز بشارت وارسل حکیماً ولا توصه
دراداء رسالت به عبارتی رایق و اشارتی لایق وتشبیه بی وصمت
اختلال ومخلصی دلپذیرتر از سحر حلال

شعر

رق لفظاً فقیل خمر حرام — راق معنیً فخیل سحراً حلالا

در تمهید قاعده موافقت میان روز وشب دو رنگ رنگ یکرنگی آمیخت
واز ترکیب الفاظی چون آب روان نقش مقصود بر انگیخت چنانکه از بهر
نثار این کلمات در نثار عقد نثره وثریا وطرف کمر از جوزا بگسیخت اباقاخان
فرمود تا بتدوار اقداح عقیق عقیق وتناوب کاسات راح رحیق او را
چون چشم خوبان مست گردانیدند اما هنوز چون بخت ودولت خود بیدار
ودرکار بود بعد از گذاردن پیغام واختصاص بسیورغامیشی و انعام
مصدوقه جواب هم از پرده موافقت ومصالحت بر حسب ودّ تامّ نعم
کما دانوا وارتیاح با فتتاح در مراسلت معلوم گردانید. روز سوم در تفرس
سحنه حال نوع تغیری مشاهده کرد واثر بدگمانی در حق خود معاینه دید
اجازت انصراف خواست اباقاخان یرلیغ داد بمراجعت او وبی
توقف بیرون کریاس آمد وبر

بیت

نگاوری که بیک حمله زیر پای آرد
اگر درازی امید باشدش میدان

زمین نورد چو شوق و فراخ رو چو ہوس
سبک گذر چو جوانی و قیمتی چو روان

پاے عزیمت کہ ہزار بار بر فرق کیوان نہادہ بود بگردانید پادشاہ و امرا را از تخلیہ راہ و حالی ندامت افزود دانست کہ پشتی نمود کہ باز ردی او نتوان دید و علی الیقین بگمان باطل بار دست نباید

لمؤلفه: تیرے کہ ز قبضہ کمان بیرون شد

ایلچی را از عقب روان فرمود تا ہر کجا دریابد بازگرداند الام بالام اسبان قناع آسودہ ایستادہ و مرد زیرک دکار افتادہ چہ جای توانی باشد چنان ماند کہ در چہار شبانروز بکنار جیحون رسید و از آب بگذشت چون بخدمت براق رسید مشاہدات احوال را حکایت کرد و ولوع او در نہضت بدین جانب مزید پذیرفت

مصراع: تو گوئی حکم کارش بر بدی رفت

پیش نید و ایلچی فرستاد کہ بسبب ضیق رفعہ علفخوار و بیوبتی کہ معین شدہ بود لشکر زندگانی نتوانستند کرد و بالضرورہ باز ہنجار انقل کردہ شد اکنون اباقا ملکے عریض دارد اگر نید و آنرا مصلحت داند لشکری را مدد فرماید تا من از آب چون باد بگذرم و آتش خود را در آن خاک فروغ دہم و طرفے را از آن ممالک بدست گیرم این الوکہ مطابق رای و ارادت نید افتاد و واثق شد طبقۃ بہ خواند چہ گفتہ اند نیکبخت آنکس است کہ صید مقصود بکمند دیگران گیرد و خردمند آنکہ تیغ بیگانگان گردن دشمن

خویش زند خواست تا لقطین او کند و شجره یقطین دولت او را که زود بالاکش بود بصرصر قهر با فاخان ناچیز گرداند و جهانی از تسلط و نکاست وجفا و قساوت او آسوده گرداند در جواب دلنمودگی ها فرمود و بر تصمیم این عزیمت و تصویب این رای تحریص نمود و بیتبیغ فرستاد که شهزادگان احمد بوری و نیکبی اغول و یالغو با لشکرها خود مساعدت و معاضدت او را از آب پنج آب و معبر ترند بگذرد و جباد و مبارکشاه و قپچاق باتفاق براق از گذر آمویه عبور کنند و کوکاجو بزرگ و بانیال از جیوه که معبر خوارزم است و کوکاجو کوچک از گذر منک کشلاغ در آیند و بیک جای مجتمع آمده در اهتمام رایت براق باشند تا این عزیمت تصمیم رساند چون ایلچی مراجعت کرد براق با حشاد و استعداد مشغول شد نخست یاسا فرمود که هیچ آفریده ئ اسب اختای بر ننشیند و چندانکه باید جهت لشکر بستانند و چریکچیان علیق هر یک سر اسب را هر روز هفت من جو و گندم دهند تا فربه شود بدین واسطه غلائی تمام پیدا شد و چندان گاوان که در آن دیار یافتند فرمود آنرا کشتن و از پوستها سپرگاو ساختن الحق سپرسے که از پوست گاو عجایب سازند نیکو واقع نیز حوادث لیالی باشد بدین موجبات خلایق در مضایق ناکامی افتادند و کس را مجال دم زدن نے و بدین بسنده نکرد جهت ساختگی ما یحتاج لشکر و نفارات ایشان فرمود تا بخارا و سمرقند را غارت کنند باز مسعود بیک که پیک مسعود پے ئ رحمت آسمانی بود او را مانع گردید گفت تخریب ولایتی

موجود در قبضهٔ تصرف پادشاه بتصور استخلاص ولایتی موهوم خارج از حوزهٔ تملک مقتضی خرده کیاست نباشد و همین قدر رعایت باید کرد که اگر این کار در عقدهٔ امتناع ماند مراجعت افتد از بخارا تو غوغی د نزلی لشکر پادشاه را مدد کے توانند داد براق چون سخن حق بشنید و جواب نداشت بخشم شد مسعود بیگ را هفت چوب فرمود زدن اما دست از غارت کشیده درست داو بر مثوبت اعظم الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر فائز گشت پس از شهزادگان که بحکم یرلیغ قید و استصحاب براق را متعین شده بودند جبادو مبارکشاه و قپچاق اغول بخدمت او پیوستند و امرا یاساور بزرگ و یاساور کوچک و مرغادل و جلاز تای همیں سبیل دیگر شهزادگان تخلف کردند براق صد هزار سوار عرض داد و در شهور سنه سبع و ستین و ستمائه از آب آمو بگذشت و بخراسان آمد و از حد بدخشان و کشم و شبورغان و طالقان بنده و مروچق و مرو شاهجان تا نزدیک نیشاپور مسخر گردانید و از شعرای عصر یکے در حق او گفته بود

بیت

زان موی که بر پشت خود انداخته

زان موی تو آموی بگیری بے شک

در اثنای تحریر این ذکر یکے از حاضران این بیت املا کرد در جواب گفتم از ین سیاقت نظم معنی حاصل نمیشود همانا راوی از قبیل آفة الشعر من رواة السوء بوده بلی حسن ایهام رابطهٔ الفاظ بدین وجه پسندیده می افتد

بیت

زان روی تو آموی بگیری بی شک
کان موی تو بر پشت خود انداخته

در تضاعیف این حال میان شاهزاده قبچاق و جلایر تای گفتاره شد
قبچاق آزرده گشت و جبل موافقت که خود مبرم نبود بگسست و
پشتی که همیشه از همه روی بتهدی درشت بنمود و بالشکر خود مراجعت کرد
در راه هر کجا رسید دست غارت برگشاد و بخارا را ازین چاشنی بی
نصیب نگذاشت القصه براق بهوس استصفای مملکت ایلخانی عرصه
تمنی را طول و عرض داد با شمشیر براق چنانکه برق در مکامن اجزای سحاب
نفوذ یابد بر لشکر شاهزاده تبسین دوانید و ایشان را بعد از طراد و عناد
مانند کواکب که از اشکال تیغ یک سواره چرخ متفرق شوند منهزم
گردانید و در مبادی خروج گورگان ایلچی را پیش یاذرخود نکودار اغول که
ببندگی حضرة اباقاخان بود فرستاد معلم بدانکه با لشکری چون جبر از خر
در تموج بر عزم تفرج ملک آباقا از آب آموعبور خواهیم کرد و آن سیار
را معسکر چریک ساخته باید که آگاه از روزگار و مترصد کار پیکار باشد
خط را در جوف قبلی تعبیه کرد چون ایلچی تبلیغ الوکه براق بجای آورد از
عقب خبر رسید که براق از آب گذشت و با لشکر پادشاه دست بهم
انداخته پل بیار بسر در خاک و تبسین در هرات اقامت کرده و استمداد
لشکر و استنهاض رایت ایلخانی نموده پادشاه نیز مستعد کار و مستعر آتش

حرب گشته بحدود آذربایجان و عراق آمد ییشمت را با لشکرے موفور
اهبتی نامحصور مقدمه بسمت خراسان نزدیک تبسین بدو لشکر پیشین را
روان فرمود و با جنتاد لشکر از اطراف ممالک معموره ایلچیان چون
آب از سحاب و آتش از اصلاب صمّ صلاب جدا گشتند درین میانه نکودار
از سر استشعار با لشکر خود گریخته راه گرجستان گرفت و روزگار را خود چنین
است شعار اباقاخان خواست که اوّل متدارک حال او شود تا عصیان
تمرّد او چون امراض عادیه بدیگر پادشاه زادگان سرایت نکند شیرامون
نوئین را با آن قدر لشکر که منتشر و حاضر بودند بر اثر او چنانکه رجوم نجوم در
عقب شیاطین ساری گردد لفرستاد بعد ما که ملاقات فریقین دست داد

شعر

خروشے برآمد ز هر دو سپاه
برفتند یکسر سوے رزمگاه

مکاوحت و مکافحت دراز کشید و مصاولت بمطاولت انجامید
سکزی بهادر از امراء نکودار حمله آورد و قریب پانصد نفر از اعوان شیرامون
تراب مرهفات گشتند باز لشکر ایلخانی در آن کرّ و فرّ فیروز فرّ و مظفر شدند
و بمدد توفیق ربانی در حملات متوالی سکزی بهادر را بقتل آوردند و فوجے
تمام از آن لشکر در تغار دمار کشیدند و برخے را در قید اسار گرفتار نکودار
سامان قرار ندید با یک هزار سوار در باطن گرجستان رفت و با داود ملک در
استدعاء استیمان زد و دختر خود را بوے داد تا مگر بمصاهرت و مظاهرت

اونغا ﷲ مخالفت ماموں مانند فوج گرج را شغل نجل وخبث عقیدت درحرکت
آمد قصد پیوستند تا نکودار را ہلاک کنند از حس مکیدت ایشان خبر یافت
بتلقین ملقن توفیق النار ولا العار والمنیة ولا الدنیة برخواند و بقوادم
عقاب درخوافی لیل کلون الغراب وفی مثل اللیل اخفی للویل خود را
بیرون انداخت وایلچی بحضرت روان گردانید و در مقام اعتذار بزبان
استغفار بعفو و اغماض ایلخان توسل نمود چون شرف تکشمشی را دریافت
اباقاخان او را نواخت دسیور غامیشی فرموده بکم استمالت گرد رعب
و ہراس وخوف و یأس از ناصیۂ حال او گم کرد از تغیر نیت و خروج از
ربقۂ طاعت سوال فرمود عرضه داشت که از براق خط آمد مشتمل بر
استغوا و استغرا و تحریف از جادۂ وفادت و اخلاص ہر چند عقیدت
من بنده آنرا منکر بود ایلدر بہادر وکوکاچی مرا بران اقدام تحریص کردند
کیفیت ما جری کما جری بموقف عرض پیوست اگر در ازاء بادۂ پیمان
حقوق و نادرۂ عصیان وعقوق تیغ عقیق گون قورچیان را بچند قطره
از عروق حبل الورید مخضوب می فرماید

بیت سر اینک بزن تیغ فرمان تراست

واگر عاطفت بنده پرور شاه آیت غیر مغضوب بر می خواند و بخلعت
القا بنده را تدارک آن وحشت در نیک بندگی میدہد از عفو گناه سوز
که شفیع ہر مجرم و محرم ہر دادخواه است غریب نماید

بیت خرد را سفے ببند و چشم را خواب

گنہ را عفو شوید جامہ را آب

از استماع عبارتے کہ ترجمہ آن این کلمات بود بواعث مکارم پادشاہانہ و دواعی مرحمت خسروانہ در حضرت آمد و مزید عاطفت بعد از عفو در قدرت مبذول داشت ھر آئنہ حسن اعتذار و لطف مقال در استقالت عثرات تاثیری عظیم دارد، امراء صاحب قرین راکہ قریب شاھزادہ بودند و دام خدیعت در شاہ راہ او نہادہ بر تیغ بے دریغ گذرانیدہ و نکودار را بقور سیشی نوئین کہ صورت گر طبیعت مانند او صورتے راز تتار چگل و تنقل و ترلغ و تی بر نینگیختہ بود سپرد چون این مشاغل کفایت شد و این مہم ساختہ گشت بایلقانی وانی و امعانی شافی وحکمی جازم و تدبیرے حازم و رائے پیر و بختے جوان برائے اخماد جمرو تسکین نائرہ شر و دفع عارض عیث براق با پنج تومان لشکر عزیمت بلاد شرقی فرمود ابناہی توئین را با نوراؤن بہادر بسبیل منغلہ از مقدمہ بفرستاد و رایت نصرت نگار پادشاہ زادگان یزدار و قنغر اتای واجای تکشی و نکودار و ھولاجو و امرا ارغون آقا و ارغسون و ارزوق احمد و کوجک و تیمور و الیناق و منکسار و عبد اللہ پسر نولاک باورجی و اراچوک بر فال میمون طائر ہمایون در حرکت آمد، چون بساط خراسان بسنابک مراکب لشکر ایلخانے بر بسیط محیط فلک سرافرازی کرد و لشکرھا ر آن حدود جمع شد ند اعلام حضرت رفت کہ میان براق و یشمت بے محابلہ محابلۂ بسیار رفتہ و لشکر ایلخانی در مدت یک سال کہ براق آنجا اقامت ساختہ از علاج و انزجار

تمام یافته براق را دو میر بهادر بوده که روی رزمگه بهادری و پشت سپاه صفدری در آن عهد ایشان را دانستند یکے را نام جلالتمای که کمان او بیقین نه گمان چون چرخ فلک دست خوش هیچ آفریده نگشت و دیگر مرغادل که با حصول شجاعت و فرزانگی و کمال بیدلی و مردانگی و علم یای یعنی استعمال حجر المطر نیک داشتے و دعوی کرده بود کہ اسپ قنغر را در قنغر الانک ببندم و اسپ آلا را در الاطاق اطلاق کنم و الّا برای استحکام لجام را از سر ایشان فرو نکشایم و مند زین خشک نگردانم و پور بهاء الدین بیت از قصیده که در مدح صاحب شمس الدّین نظم داده بود او را خواسته است

بیت

مرغادل فراق تو در ملک صبر کرد

با لشکر براق بغارت برابری

اباقا خان لشکر را بطرف هراة کشید و در مقام آب سیاه آتش محاربت را روشن برافروخت

بیت

چو زد بر سر کوه بر تیغ شید

چو یاقوت شد روی گیتی سفید

خسرو سریر زبرجدی گوشه تاج مغرّق را آشکار کرد و از بیم تیغ قورچیان ضیا حشر ستاره در دامن احتجاب گریختند اباقا افراسیاب همت چون جمشید وش و فریدون فر بود و لشکر تهمتن دل و رستم توان زین را نیز

از تعرض مواکب و تصادم مراکب روئین تن گردانید از طرف دیگر براق نیز بادلے قوی و روغنے تمام و شوکتے وافر درمیان لشکر که روی خود را جز در مرهفات مصقول ندیده بودند و چون ابروی خود پیوسته کمان کشی عادت کرده برنشست و غبار فتنه تا اوج آسمان برخاست بعد از تسویهٔ صفوف و تعبیهٔ لشکر قلب و میمنه و میسره و جناح و ساقه را بیردلان جنگ جوی و بهادران کینه‌ور بسیار استند و در قلب فریقین چون دل عاشقان از هول روز وداع

بیت

پلنگ و شیر بجنبید بر هلال علم
تن از نسیج بهائی و جان ز باد شمال

عرصهٔ مجادلت را بدست بغضا بسط و قبضهٔ اسیاف را قبض کردند و سنان درمیانه بصد هزار دیده نظارگی

بیت

تا آتش اقبال که بالا گیرد
تا قبضهٔ شمشیر که پالاید خون

دلیران معسکرین بر باد پایان آتش سیر خاک را از آب چشمهٔ تیغ سیراب گردانیدند چون آسیا حرب دائره و کوس طعن و ضرب مالامال شد آسمان از گرد تیره چادر غبرا در سر کشید و زمین از بریق سنان آسمان صفت بزواهر نجوم مکلل گشت

بیت

ز گرد سواران در آن پهن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت هشت

تیغ باگزدنان زبان سرزنش دراز کرده و سپر روی سخت پیش آورد ابروے
کمان بیک کرشمه از گوشهٔ چشم چون غمزهٔ یار ناوک خون ریز روان کرد
هر سر که بتداعی گرزه گوپال بزخم نمی شد تیغ آبدار بحکم قاطع آنرا بفیصل
می رسانید و وثیقهٔ عمر او را بخون مسجّل می ساخت مغافصة براق
باجلار تا ی از میمنه در آمدند و بقوت صدمات میسره را که در موازات
بود بارغون آقا و شیکتو ربا یک تومان لشکر سپرده برگرفت و براند
چنانکه باد صبا برگ ورد وزد و رد پیسرنگردد و ایشانرا هم در زخم زدو
بران سو بیرون شد تا علم ابر دارد خود علم از آن ارغون آقا بود تقاعس
نمود چنانکه باد آن صولات مترادف و حملات متعاقب درگذشت
نزدیک آمد که براقیان گوی مراد و ظفر را بچوگان شهامت بکوی مقصود
رسانند سنتای نوئین پیاده شد و بر سر صندلی نشست و گفت هر
کس که امروز در حومهٔ وغا پای تثبت و مثابرت بیفشارد من آنرا
چگویم آنرا خدای داند و روان چنگز خان ما اینجا جان را خواهیم در ساخت
و بر دشمن تاخت و پور بها راست

بیت

حملهٔ عشق ترا تاب نمی آورد و رحم ولیس

همچو در جنگ بساق از همه میران سنتای
بدین سخن لشکر را سکون جاشی حاصل آمد و بازگرمی نمودند مدارات به مبارات بدل شد ثانی الحال عزم مقابله و مقاتله کردند و روی باصالت در مصاولت و اطالت در مطاولت آوردند تیر مانند تگرگ که از مثال غمام ریزان شود روان گشت اباقاخان با بهادران لشکر که در گرد تیره باستان نیزه تنزه می نمودند و با پیکان که پیکان آجال بودند راز میگفت

شعر

کانهم یردون الموت من ظماءٍ　　او ینشقون من الخطی ریحانا

در حومه کارزار رانده و بر دشمن کارزار مانده

شعر

بوقتٍ لا یطیق اللیث فیه　　مساورةً ولا الذئب احتیالا

گوئی مختاری در منقبت ایلخانی این دو بیت را کسوت نظم پوشانیده است

بیت

زبیم زخم او زنهار خواه آیند پیش او
بروز جنگ سیمرغ و پلنگ و ضیغم و ثعبان
نهفته دیده در چنگل نشانده بچه بر گردن
نهاده زهره بر ناگ گرفته مهره در دندان

عاقبت مرغادل را که ضرغام اقدام و حسام انتقام بود و اسب قنغر را در قنغر الانک خواست بستن بتیر چرخ از مرکب حیوة فرود آوردند

وازمنغر لوار چاشنی چشانید ندجلاز تاہی نیزچون باوے نوکر بود وسپاه دشمن را
پشت وپناه وبلغ السیل زباه در دوزخ ضجیج وی ساختند وبسیارے
از براقیان درحومۂ منازلت عرضۂ حمام گشتند براق شاه را لا
ینفعکم الفرار من الموت الا قلیلا گو را غایت اغتنام وزبدۂ مرام شمرد
بوقت آنکه درست مغربی در بن صرۂ غروب نهان خواست شد و
ماہچه سیمین بر رخ نطع نیلگون آشکار گشت از روے عجز پشت
بنمود واز دست برد سطوات آن لشکر پای برداشت با دیدۂ ریزان
اشک حسرت ودلے گدازان در آتش غیرت بر آب جیحون چون
گرد بگذشت سراپرده وخیام خاویة علی عروشها ما نقطه ذرۂ اغتصاب
وسنجۂ استلاب پادشاه کامیاب گشت بانواع غنائم دست یازان
وچون بازان در شکار تیهو تازان ودشمن در بادیۂ هوان ووادیۂ خذلان
سرگردان پادشاه برقرار پیشین تلبسین را با لشکر گزین در خراسان تعیین
فرمود و بعزم توجه یاردو رخاص فتح وظفر بر یمین و یسار پویان وزبان
نصرت گویان

بیت

زیر رکابش نگر حلقه بگوش آفتاب
پیش عنانش نگر غاشیه کش روزگار

عنان برد شمت چون بفر طالع میمون وشکوه دولت روزافزون در مستقر
عز وجلال نزول فرمود مسامع فطان اقطار ببشارات این فتح نامدار مشنف

ساخت و بر قاعده رایت عدل و انصاف را که موجب دوام پادشاهی تواند بود بهافراخت

بیت

بگیتی فتنه کی بنشستی از پای
اگر نه تیغ تو گفتیش النشر

بهاق از آن طرف بمقدار پنج هزار سوار در اضطراب و قلق بسیار و پریشانی کار

لمؤلفه ع گوئی که بود طرهٔ مشکین آن نگار

باز بجا رفت آثار انزجار بر احوال او ظاهر و وفود محنت و ادبار متکاثر و متواتر با آنکه از روزگار فلاحے ندید او را افلاجی نعوذ بالله منها بواسطهٔ سقطهٔ که در حومهٔ هیجا اتفاق افتاده بود روی نمود قوی محرکه از تحریک اعصاب و اعضاکه حرکت ارادی بدان متعلق است باز ماند چنانچه محفهٔ چوبین جنیبت مراکب خاص گشت

مصراع بجاے غنائم عصا داد و سال

پس دعوی کرد که قلادهٔ اسلام را متقلد شده ام و او را سلطان غیاث الدین لقب نهادند ایلچی بخدمت قیدو فرستاد و از تخلص پادشاه زادگان و خلف میعاد و تفرق لشکر و حال مضطر خبر داد قیدو در جواب تجنی بر وی نهاد و فرمود از شهزادگان جمعے که آمدند آزرده مراجعت کردند اگر دیگرے آمده بودے همین صورت داشتے و دیگر او سخن خود را دیگر کرد و بیورتی که

باتفاق معین کرده بودیم خرسند نشد تا تمامت لشکر را چون ناموس خود و
رونق ملک باد خودکامی داد کما طلب الکلب قرنین تضییع الاذنین با این
جواب یرلیغ فرستاد و تغار و علوفات لشکر او معین کرد و گفت این
زمستان در بخارا باشند تا بوقت قوریلتای چون آقا و اینی هم رسیم نسق کار او
کرده شود ببراق آن زمستان در بخارا باشد و از هر طرف لشکرها بدو پیوسته
چنانچه سی هزار سوار عرض داد و خزاین موجود برگرفت و در محفه نشسته
با لشکر بطرف سیستان بیرون رفت و خواست که از پادشاه زادگان
که در عزم توجه ببلاد شرقی تقصیر کرده اند و از خدمت او تخلف شده
انتقام کشد بدین خیال براق تبیکچی را روان فرمود تا احمد بوری را احضار
کند و بزبان براق تبیکچی رفت که اگر تمرد نماید و محاربت ضرورت افتد و در
جنگ کشته شود چگونه باشد براق گفت آن راه او باشد بهچنین یاساور
بزرگ با ستحضار نیکبی اغول متبادر گشت اتفاقا براق تبیکچی در شکارگاه
با احمد بوری رسید و با وی معدودی اندک بودند چون استشعار و اشت
از آمدن بخدمت براق تانی نمود و بسوی مخیم خود روان شد براق تبیکچی
از عقب تعاقب کرد و مبالغت می نمود و احمد تیری بوی انداخت
براق در جواب هم تیری گشاد در مقتل آمد و بجای سرد شد

لمؤلفه : ای چرخ گرم رو همه از تست گرم و سرد

و طرف دیگر یاساور بخدمت نیکبی اغول رسید او دانست که اندیشهٔ
براق بر چیست و ضمیر او بر شر مطلق مطویست یاساور و بخارا سابقهٔ

خدمت بانیکبی اغول موکد داشت شاه زاده سوالف حقوق نعمت
خود را بر رسم مغول در ضمن این عبارت تقرر کرد که چندین مدت با نتهای
قصه باید نشسته و جامهای ملون پوشیده و کاسات مروق از دست
بادشاه گرفته مکافات آن حقوق را امروز آمده تا مارا در کام اژدرهای
هلاکت ... استنجاد کرد و گفت

ع
قسم خواهی بداد ار و بدیدار

که بجز استخصار مجرد بر هیچ مکر و مکروهی وقوف نیافته ام و رد و قبول
آن بارادت شاهزاده منوط است او در گذارد این حکایت بود که
نوکری از آن احمد بوری مخبر از کیفیت وقوع واقعهٔ او پرسید نیکبی
اغول را قصد براق محقق شد یاساور بازگشت و با لشکر خود مقابل
براق بایستاد و بخدمت نرفت تمامت شاه زادگان از قصد و انتقام
او آگاه شده متنفر گشتند و یاساوران با سائر امرا متفق شدند و او را یله
کردند و متوجه حضرت قید و گشت تمامت لشکریان سلاحها را در گردن
انداختند و از تجبر و تهور و ظلم و بی باکی براق استنعاد کردند قید و ایشان را
بنواخت و یرت معین فرمود براق رونق از کار دور و خوشدلی از ساحت
سینه مهجور دید بنا کام با خاتون خود نوکا ی و افراد حشم

لمؤلفه فرو بسته از گردش چرخ دم

بخدمت قید و پیوست لشکر چون کار از دست رفته و بخت چون روزگار
آشفته و نوک مژگان اشک این بیت در صنعت ترديد چون بغايت

آنرا نز دید بر بیاض چهره بسرخی رقم زده

ع روزگار آشفته تر یا زلف تو یا کار من

خاطر قید و از افعال ناسزاء او متملل شده بود و زمام عفو و اغماض را متمسک نه تخلیص او را از عقل رخصتی نیافت چه یک نوبت الکاظمین الغیظ و العافین عن الناس را هرچند از معنی آن خبر نداشت بفعل آورده بود و نیز گفته اند آزموده را آزمودن و پیشانی شیر شرزه را بنوقع مو انست خاریدن و دشمن را از قید فرصت رهانیدن کار دیوانگان باشد عاقبت او را شربتے تجرع کردند که بدان جام عمرش بے شراب شد و میاه آمالش نمونه سراب و حاصل روزگار او از گفته کاتب این بیت در این کتاب

لمؤلفه

واقبال البراق و میض برق　　تلاشی حین شامته العیون

و ذلک فی اواخر شهور سنه ثمان و ستین و ستمائه و مدت ملک او شش سال بود

مصراع چه شش چه شصت چه ششصد چو آخرست زوال

والملک یبقی للملک المتعال

تتمیم حال این ذکر

از براق چهار پسر ماند بیکتمور توابور تا هو لادای بعد از آن پسران با لشکری بدیشان ملحق شدند و چون در تصاریف این حال برباقیان

رباعی مزید فیه گشتند و اسباب مطابقت را بانت بنای مضاعف مدغم
گردانید باتفاق با قید و مخالفت آغاز نهادند و از حد خجند تا بخارا دست
تخریب و تعذیب برگشادند بلاد ماوراء النهر که بعد از ترقی بواسطهٔ اجتماع
پراگندگان و ایتلاف انضمام برافتادگان امید عمارت دیار و انتعاش
سکان در آن دیار حاصل بود باز از دیار حاطل گشت و مدتها آن نواحی بین
مجازبة الفریقین و مکاوحة العسکرین از امن و خوشدلی و فراغت و آسودگی
که مستدعی تمدن و توطن باشد مهجور ماند و چند کرت میان ایشان محاربت
افتاد و هر نوبت بحکم حزم نصرت لشکر قید و منصور شدند و مخالفان مکسور
تا شهور سنه احدی و سبعین و ستمائه صاحب دیوان در بندگی اباقاخان
عرضه داشت که میان قید و دیگر شهزادگان بواسطهٔ بلاد ماوراء النهر عرصهٔ
مجادلت مبسوط است و هرکس که آنجا تمکن و استعدادی یافت بدماغ
خود خیالات محال راه داد مصلحت باشد لشکری فرستادن و آن دیار عرضهٔ
تخریب کردن تا شاغل بی طائل از میان برخیزد حکم یرلیغ شد که نیکبی بهادر
و حاسدو و آقبک ترکمان ببخارا روند و مثل آن لشکر در اهتمام امرا یوسف
و قرهدای ابسران جنتیمور جور غدای و ایلا یوقا بخوارزم و بیکبارگی آثار عمارت
از آن حدود منطمس گردانند مثل است که گرگ را دریدن نباید آموخت

ع تو با در مرده را شیون میاموز

بحکم فرمان چنین لشکری بیکران روان شدند از وصول آوازهٔ لشکر مغول
مسعود بیگ بگریخت و بسیاری از ارباب بخارا و سمرقند جلا وطن کرده

باطراف بیرون رفتند وبیش خیال وطن جز در خواب ندیدند و یاد جوی مولیان این مراسله می گذاردند که

شعر

فیا وطنی ان فاتنی بک سابق   من الدهر فلینعم لساکنک البال

پسران چینگیز با لشکری بخوارزم رفتند و کرکانج که دار الملک بود و جیحون و قراقس را قتل تمام و تاراج مفرط بتقدیم رسانیدند و از طرف دیگر تیکبی بهادر با لشکر بهفتم رجب سال مذکور ببخارا در آمد و هفت روز کشتن کردند چنانکه ده هزار آدمی در شکم زمین منزل آبادان گرفتند و بیرون از زدن و بردن و کشتن و رفتن و کندن و سوختن شغلی نداشتند سبحان الله گوئی این قضیه جواب استهزاء مسعود بیک بود بوقت ملاقات صاحب دیوان القصه مدرسه که مستحدث او بود و در بسیط معموره جهان چنان مدرسه بکمال آراستگی نشان نمی دادند قریب هزار طالب علم در زوایاء آنجا بتحصیل علوم و استکمال نفس اشتغال داشتند آتش در زدند و دود غم اندود از آن بفلک اثیر رسانیدند و از گفته فردوسی می سرائید

بیت

ستیزه بجائی رساند سخن
که ویران کند خانهاء کهن

چون از قتل و غارت فارغ شدند پنجاه هزار عواتق و ابکار و پسران لطیف دیدار خوش گفتار کش رفتار آراسته چون صد نگار آشوب دل

بے قرار و فتنۂ بازار روزگار بہ بردۂ نالب آموبراند پس چو باد قیان بالشکرے از عقب برسید ندو مقدار نیمۂ از آن اسیران باز گرفتہ و بخارا رسانید ند اہالی ماوراء النہر این قصد و غارت را نتیجہ تسویل و اغرا آقبک ترکمان دانستند و آقبک تبر گمانی بر ختم اثراین ترکمانی یک چشم بود

لیت عینیہ سواء (مولف)

بایقاد نایرۂ ظلم و اعتساف و حریص بر تحریک عوامر شر و اجحاف مولد او اندر سایتق بخارا و بعد قضاء اللہ بخارا کہ سالہا چون مسئلہ باطل مہمل بود درین نزدیکی نسیم ارتیاشی بمشام متوطنان خواست پیوست و جرعۂ انتعاشی بکام آن ناکامان رسید بواسطۂ ردائت نفس این ظالم چون کلبۂ مظلم گشت ہر آئنہ العصبیۃ من الدین و حب الوطن من الایمان عرق لبیہ و اصل شریف در شان مسقط و راس و ابناء عہد خو چنین مساعی بیوندند

بیت

فرزند عاق ریش پدر گیرد ابتدا
نسل نبیرہ دست بمادر کشد نخست

راست گفتہ اند کہ تگاپوی سہ طائفہ در تحصیل مطلوب امید محالست و صرف کردن عمر بر جوئیندہ وبال اول مغفلی کہ تخم در شورہ زمین باشد و بادراک ریع مستظہر باشد دوم بے سعادتی کہ بر ادخار و استکثار حرص غالب دارد و خود و دوستانرا از منافع آن محروم گذارد و سوم نادانے کہ از لئیم بد اصل بد گہر طمع وفا دارد و گذارد حقوق بندد و توقع حسن مجازات کند

بیت

زبد اصل چشم بهی داشتن
بود خاک در دیده انباشتن

در شهور سنه اربع و تسعین و ستمایه جوبا و قیان و براقیان در آمدند و آتش غضب و غضب برافروختند و می زدند و می کشتند و می کندند و می سوختند تا دیناری زر و یک من غله بر بقایا متوطنان می دانستند بزجر و شکنجه و قتل و نکال می ستدند چنانچه هیچ باقی نگذاشتند از مطعوم و مفروش و ساز و سلب و فی المثل قد سلب من سلب تا هفت سال متوالی آن رباع از سکان خالی ماند و اکناف از اصناف حیوان عاری و بدین منوال بود تا قید و حکم فرمود و مسعود بیگ بن یلواج که طالع و عاقبتش چون نام خود و پدر مسعود و محمود بود و آثار و مساعی ایشان در اشارت معالم و معالی بر جبین روزگار مسطور بخارا و سمرقند رفت و از اطراف متفرقان را استمالت نموده جمع کرد و منازل احوال ایشان را از شوائب نوائب زمان مستصفی گردانید و آن عراض و منازل مبارک که صفت این داشت باندک مدتی مبارک آمال ترک و تاجیک گشت و مقصد طوائف از دور و نزدیک و روز بروز آبادانی و معموری و فیروزی تعاقب کرد و افراد خصب و راحت از رعیت توزی و مال باندوزی ترادف نمود و الحالة هذه تا امروز مرابع ما وراء النهر مراتع الانس است و عرصه آن روضه فردوس صفت. سمرقند بفال میمون و اختر سعد مسعود گشته

ورضاب غانیات وآب عین الحیوة ازجیحون اوکمترین شمر آنده
طوائف امم درآنجا مجتمع وارباب آن بصنوف تنعمات متمتع زمین
ازحلاوة الفاظ شکرسخنان قند ریزه وهواء معطرش چون زلف جانان بباد
صبا جان آویز

بیت

خوبان سهی قد سمرقند گه بزم
یارب که چه خورشید رخ وزهره وشانند
عاشق کش وساغرکش وچابک صفتانند
سیمین بر وفربان بر واخلاق خوشانند
چون لب بگشایند زهی دل که ربایند
چون رخ بنمایند زهی معرکه شان اند

وبخارا ماهست مجمع نحاریر طوائف ومنبع زلال لطائف ومخص کمال
بلاغت وکارخانه کسوت فصاحت بوده ارباب سیوف واقلام با
روعت وطلاقت ورباب تسلوف وجبال باذلاقت ولیاقت واین
حکایت درتواریخ مسطور است وپیش ارباب تتبع مشهور که چون امیرنصر
بن احمد السامانی سقی الله تربته برباع خراسان درآمد فسحت عرصه و
نزهت رقعه ومتفرجات اماکن ومنزهات مساکن رانیکو بپسندید و
باآب وهواء آنجا مستروح ومستبهج شد درصیف وخریف دشتا اقامت
نمود بتمادی مدت مفارقت خواطر وزرا وندما وامرا وکافه عساکر ملالت

وکالت فزود و میلان طباع بطرف مستطرف بخارا و عراص فردوس آساء آن غالب گشت دست شوق یاران قدیم گریبان جان آتاب دادو ساقی محبت ہمہ را از دیدہ می ناب؟ در سواد شب شمع صفت در گداز بودند وہنگام انفجار نبا شیر صبح با باد صبا در ین راز و با خاطر کاتب ہم آواز

بیت

در صبح کہ کاروان جان می گذرد
ہر باد کہ با کوے فلان می گذرد
گویی کہ نسیم انس از روضۂ قدس
بر مرسلۂ حور جنان می گذرد

گویے رسالۃ الحنین الی الاوطان را از نفثات خاطر ایشان فراہم آوردہ بودند و از ابیات فراقے آن مہجوران رعد و رباب خروش و نالہ اکتساب کردہ شعر چند باؤکالی ہر یک را در آرزوی اخبار و استخبار موافق آمدہ

شعر

اگر نسیم سحر گہ بدوستان قدیم
سلام من برساند جواب باز آرد
ز شوق در جگرم آتشیست بنشاند
برو می کار من خستہ آب باز آرد
سواد این شب محنت ز پیش دیدہ من
برون برد خبری ز آفتاب باز آرد

بر و مجلس یاران فغان و نالهٔ من

وزآن نوازش چنگ و رباب باز آرد

درخفیه باتفاق پیش رودکی شاعر که مادح خاص سلطان بود شفاعت
کردند و ضراعت نمودند تا با انشاء شعری محرک سلسلهٔ عزیمت پادشاه
گردد و برآن شرط چند هزار دینار زر را متقبل شدند و ادای آن با تمام جانبان
متکفل رودکی این قصیده را با انشا و انشاد رسانید

بیت

باد جوی مولیان آید همی

بوی یار مهربان آید همی

ریگ آموی و درشتیهای او

زیر پایم پرنیان آید همی

آورده اند که سلطان بیتهی اسباب بگفت از مجلس انشاد این ابیات بر
نشست با پیراهن یکتا چنانچه جامه داران موزه و رانین خاص را بعد از
قطع یک فرسنگ با سلطان رسانیدند و بسبب آنکه الفاظ این ابیات
معرا است از لغت غریب و داعیهٔ شوق و طرب و مبنی بر سهولت معنی و
وضوح مطالب طباع را انشا سبب دلائم افتاد و پیشتر تحسین و تحسیر
ارباب عصر معدود است اثبات تقلید در حالت تعلیق این ذکر لدیه
یاران حجاز به آثر التماس و مجارات را اقتراح کردند بر حسب المامور معذور
این ابیات قدر چند از انبیات فضایل ابیات اند در مدیح صاحب دیوان

ممالک شمس الدین جوینی منتظم شد و چون در زبان حیات آن صاحب قران مؤلف این بدائع از سعادت مثول حضرتش محروم افتاد این قصیده بر روح او که المومن حی فی الدارین الشاعر می کند یا امید آنکه ممیز میان این دو قصیده طبع نقاد و خاطر وقاد خداوند فضل باشد فحسب

نظم

باد مشک افشان وزان آید همی
بوی گل پیوند جان آید همی
در سپیده دم نسیم مشک بید
خوشتر از مشک وان آید همی
ز آتش گل ای که خاکش تازه باد
آب بار وی جهان آید همی
از برای دست و گوش گلبنان
ژاله مروارید سان آید همی
زخمه ساز و نای مرغ و سرو ناز
از نوای او نوان آید همی
از بنفشه و لاله سوی بوستان
کاروان در کاروان آید همی
باد بان و بوی گل در حضرتی
کشتیم را بادبان آید همی

از فروغ لاله هر شب وقت شام
بوستان چون آسمان آید همی
وز درخش روشنان گاه سحر
آسمان چون بوستان آید همی
مغز جان آسوده میگردد مگر
بوی زلف دلستان آید همی
چشم شادی می جهد یارب مگر
یارم آن نامهربان آید همی
جیب گیتی عنبرین شد کان نگار
پیش من دامن کشان آید همی
صبر چون خواهم گریزد از برم
واشک ناخوانده روان آید همی
شمع وش میسوزم و یادش مرا
چون زبانه بر زبان آید همی
گر روا ناید امید من زیار
اشک من باری روان آید همی
مهر او چون مدح دستور جهان
راحت روح و روان آید همی
آنکه با نام کز نا جاوید باد

نام دشمن بے نشان آید ہمی
آنکہ با دست گہربارش بدید
آفت دریا و کان آید ہمی
در پناہ بخشش و بخشایشش
عالمے پیر و جوان آید ہمی
بخت بیدارش بکام دوستان
کام جوی و کامران آید ہمی
این سخن کز آرزویش خلد را
آب کوثر در دہان آید ہمی
گر شنیدی رودگی کی گفتہ
باد جوی مولیان آید ہمی

مقصود ازین حشو کلام ہر چند چون حشو لوزینج اقتاد آنست کہ امروز بلاد ماوراء النہر از نزہت بہشت وار و بحر و مصونست از نکبات دہر و مامون از طریان قہر و در تحت ممالک پادشاہ زادہ قید و بست وارباب آن مقید بقید او نسیم صبائی جواز نامہ عدلش بر سرخ غنچہ نمی وزد و بلبل از بیم خار تاد یبش سودای عشق گل نمی پزد ؞

ذکر ملک شمس الدین محمد بن کرت

مردے بزرگ ہمت صاحب نجدت بود و در فنون آداب توغل داشت، پدرش کرت در عہد سلاطین غور در عداد امیر اسفہسالاران معدود بود با حظے مجدد و حشمتے نا محدود و انتماء قرابت داشت با سلطان شہاب الدین که سر ہمت سا با سلطان محمد خوارزم شاه فرو نمی آورد، در مبتداء جلوس منگو قاآن چون میان او و اولاد جغاتای اسباب منافرت متوار دشد و شکول مناوات متعاقد یاسون منگو که پسر صلبی جغاتای بود بر عزم مقاتلت محتشد گشت منگو قاآن لشکرے را بفرستاد که فراغ جنگ را سماع جنگ پنداشتند و حدید را حریر و فولاد را لاذ شمر دند پیش ژاله پیکان غنچه گردان دیده را سپر ساخته و سر را پیش مغفر چون نرگس با فسر آراسته تا پیش از آنکه دشمن شام خورد بدایشان خون آشام چاشت شوند بعد از اہراق دماء و ازہاق ارواح یاسون منگو را دستگیر کرده پیش باتو فرستاد درین حال ملک شمس الدین کرت محبوس بود عرصۂ مملکت منگو قاآن را از ازدحام خصوم خالی یافت بہ بندگی حضرت شتافت بر لیغے که در عہد پادشاه گیتی ستان چنگز خان نفاد یافته بود بشرف عرض رسانیده فرا نمود که در مفتتح خروج بے داعیه ترغیب و واسطه ترہیب چنگز خان و اروغ میمون او را از سر اخلاص کوچ داده ایم و سر بر آستان مطاوعت نہاده و دیار

وشهر غور را که سیستان اسم جنس آنست مارا دانست اگر قاآن مقرر فرماید بتازگی
شرائط نیک بندگی برعایت پیوندد. منگوقاآن در شمائل او مخائل رشد شهامت
تفرس کرد. و بر مقتضی آن احکام اعضا را بیرلیغ و پایزهٔ سرشیر
داد و هراة و نیمروز و چند قصبات دیگر از آن نواحی بدان مضاف فرمود
و بسیورغامیشی تمام بخدمت امیر ارغون رفت و بذلاقت لسان و عذوبت
بیان و چست شمائلی و خوب خصائلی دل او را صید کرد و ببند عنایت
دربارهٔ خود قید. امیر ارغون تا کنار آب سند بسبیل مقاطعه در نظر اهتمام
او کرد و تربیتهای مقبلانه فرمود بدین موجبات ذکر او باوج اشتهار
و ذروهٔ اقتدار رسید و ضبط امور ملک و نظم مصالح بوجهی پیش گرفت
که بحسن قبول و ارتضا ازقاآنی مقرون شد و اطراف کیکانات و قصدار
را مسلم گردانید و تا سرحد دلی راهها را از قطاع آمن و مطمئن در اذاعت
صیت معالی و نشر صحائف فضائل و تشهیر آیات شجاعت و سخاوت
مساعی جمیل نمود و اشعار غرا که نتائج طبع او بود در اطراف باذیال ریاح
در صباح و رواح تعلق ساخت بوقتی که پادشاه کامگار هولاکو خان بر
اکثر اقلیم ثالث و رابع استیلا یافت بسببی از اسباب و قضیت
رب الارباب متمرد و مستوحش شد و در شهور سنه ثمان و خمسین و ستمایه
لشکری را نامزد ردع مادهٔ عصیان او فرمود مقدم ایشان قتور از غایت
غضب حکم رانده تا پوست اعضاء شمس الدین را بکاه آگنده بحضرت
فرستند چون از مضمون احکام و تجهیز عسکر خبر یافت این بیت را بر تیر

نوشته پیش پایهٔ تخت ایلخان فرستاد

بیت

گر هیچ عنان بسوی کابل تابم
یا تو تغور از تغر بستانم

بعد از آن در حدود سیستان با آن لشکر عنان مبارزت کشاده گردانید
و از جانبین پای اقدام در مقام حمام نهادند مجادله بمجادله بدل شد
عاقبت تغور را هلاک کردند و معاملتی که با ملک شمس الدین در خاطر
داشت در حق او تقدیم افتاد و چون بر این حال مدتی بر آمد باز در مرغزار
شلوین از حدود هراة با لشکر ایلخانی مناجزت و مطاردت نمود و بعد ما
که رسل ترسل کردند و بعاطفت پادشاه دولتیار استظهار یافت ایل و مطیع گشت و بنظر سیور
غامیشی ملحوظ آمد و خدمات مشهور و مقامات مأثور در بندگی حضرات بکرات تقدیم نمود و در
جنگ برکه در حدود دربند ماکویه ملازم رکاب فلک فرسای ایلخانی را شهامت و بهادری
او معلوم گشت و بر سریر دولت از اخلاص و دلاوری او سخن راندند و حکایت کردند که
چون ملک سیستان را بقتل آورد و به بندگی هولاکو خان پیوست از وی
باز خواست فرمود که چرا بی حکم یرلیغ پیشوا را بقتل آوردی و روز
جوانی را بر وی شب خوش کردی بی تلعثم و بی تلجلج گفت سبب آن
تا پادشاه دشمن مال این سوال از بندهٔ خود نه از دو کند نعم الناصر الجواب
الحاضر این جواب که چو آب جاری بود و فنون ایجاز و انجاز را حاوی علی الفور
ایلخان را خوش آمد و عاطفت بی نهایت مبذول داشت چون نوبت

خانیت آباقاخان اتصال یافت از مبادرت بصوب بندگی متخلف شد
وبمثل لاانبک ماحنت النیب وما غبا غبیس تمثل نمود و این دو بیتی
از سر نیک نیتی که بداشت پیش صاحب دیوان فرستاد۔

بیت

بسوی خسرو ترکان چین که میگوید
که نیمروز وطن گاہ پوردستانست
کاز مهابت شمشیر و گرز گاو سرش
هنوز خانهٔ افراسیاب ویرانست

صاحب دیوان برای استلانت جانب واستمالت خاطر او این مکتوب
را که آب لطافت از آن مترشح است و بنیان فضائل بدان مترسخ بفرستاد

بیت

فروغ ملک ملک شمس دین محمد کرت
توئی که همچو ملک سر بسر همه جانی
مشققے که ز هجرت رسید بردل من
بکنه آن نرسد وهم انسی و جانی
زرای روشن باریک بین تو الحق
چنان سزد که چو این شوق نامه برخوانی
ز باد پای برانگیزی آتش عزمت
بآب حزم غبارے که هست بنشانی

چون عادت سپهر بی مهر و روزگار جفا پیشه آنست که مطلوب و محبوب را در حجاب تمنع دارد و مقصود دل و جان را آسان آسان بدست نیارد پس هر حیلت و اجتهاد که ابنا آدم کنند زیادتی رنج و عناست و در احتیاز آرزو و امنیت بهر چه توسّل جویند مادهٔ حرمان و انقطاع، مصداق این دعوی آنست که سالهاست تا گوش جان و جان گوش بآوازهٔ جود مخدوم ملک اسلام شهریار ایران خسرو بیرو بحر شمس الحق و الدین که روزگار اوامر و نواهی او را رام باد و جریان افلاک موافق و مرام مشنّف و مروّح گشته و بندهٔ کمینه محمد بن محمد الجوینی خواسته تا بصر را چون بصیرت کند و چون نزدیک رسید که آن کام بر آید و روزگار یک کام فراپیش نهد از غیب تاخیری روی نمود که موجب حیرت باد و بسبب حیرت دل بی طاقت شد و جان دور از افاقت الحریص محروم مثلی معلوم است از آن سعادت باز ماند

بیت

فرشته ایست برین بام لاجورد اندود
که پیش آرزوی عاشقان کشد دیوار

درین چند روز قصاد فرزند زاده محمد از آن جانب رسیدند و اخبار سارهٔ جناب همایون و حضرت میمون رسانیدند خاصیت نفس مسیح داشت که بدان مژده دل مرده زنده شد در باب احتراز و اجتناب از حضرت علیا شمهٔ بر قلم منشی گذشته بود از راه جسارت و گستاخی همین قدر می نویسد که راه تجنّب و توهّم مسدود فرماید و عزم این حضرت بموجب خاور موکّد

این مکتوب در جواب صاحبی اصدار کرد چون ایّام و لیالی متواتر و متوالی در آن میکوشند که هیچ آفریده بکام دل نرسد و هر اندیشه که دل بر آن نهاده باشند تغییر و تبدیل کنند پس سعی و جهد مفید و منجح نیست و کوشش کشش نافع و مربح نه سالها بود تا بنماز و روزه و استمداد همم و دریوزه خواسته تا باز نفار عزیز صاحب اعظم دستور اعدل و اکرم مبارک الرای والقدم شمس الدولة والدین ببند و غمان تو دکهن باز گوید فامّا

بیت

با دشمن من دوست چو بسیار نشست

با دوست نشاید دم دگر بار نشست

پرهیز از آن عسل که با زهر آمیخت

بگریز از آن مگس که بر مار نشست

از عنفوان ایّام شباب و ریعان اعوام و سنوات و شایج اتّحاد و محبّت و اسالیب مودّت بین الجانبین موکّد و بنیان یگانگی مرصوص و از سموم بیگانگی مصون بوده و روی بقبلهٔ حق آورده و از آن جانب هر روز مکتوبی صادر و حادث میگردد و داعی نشار د کفّار و فجّار میشود

مصراع از تو نپسندم که چنین بپسندی

امّا از راه عقل سلیم نه بر مقتضی شرع مطهر نبوی و احادیث و اخبار مصطفوی

دو بیت

آن به که هنرمند کنارے گیرد

یا گوشهٔ قلعهٔ حصارے گیرد
مَی میخورد و لب بتان می بوسد
تا عالم آشفته قرارے گیرد

درین چند روز بفرزند محمد می رسد آنچه صواب باشد باتمام رساند انشاالله العزیز و العجب ملک شمس الدین با این کمال عقل و شجاعت و شمائل و شهامت تناول خمر الاعاجم را متعرض شدے و او را بسیار دوبیتی است در مدح و ترجیح آن بر شراب اعجاب را این ابیات اثبات کرد چه از قبیل صنعت تحسین مستقبحست

بیت

میخواره اگر غنی بود عور شود
وز عربده اش جهان پر از شور شود
در حقهٔ لعل از آن زمرد ریزم
تا دیدهٔ افعی غمم کور شود

بیت

هر گه که من از سبز طربناک شوم
شایستهٔ سبز خنگ افلاک شوم
با سبز خطان سبز خورم در سبزه
ز آن پیش که همچو سبزه در خاک شوم

زر این حال تا روی دعوی بدین شرح چون تیغ شاه بخون دشمن دولت

سرخ شود و جاہلان از سبزۂ سیاہ روی سیر کردند این دوبیتی انشا و ایراد کرد

لمؤلفہ

با سرخ گل آن سرخ مئی اے سرخ عذار
تا سرخ شود روی طرب زود بیار
رخ زرد مکن بسبزی از ازرق چرخ
ور چند سیہ سپید شد لیل و نہار

چون میان او و ملک ضیاء الدین کابل وحشت و منافرت و مثابرت بر مکان مکابرت حاصل بود ملک ضیاء الدین این دوبیتی پیش او فرستاد

دوبیت

غوری بچہ بکین کابل برخواست
با ہیچو منی سخن بخواہد آراست
تو شمسی و من ضیا و داند ہمہ کس
کاوردن شمس بر فلک بہر ضیاست

فاجابہ الملک شمس الدین ردًا علیہ

دوبیت

اے بیخبر از خویش نگہ کن چپ و راست
با ہیچو منی خصومتت بہر چہ خاست
من شمسم و تو ضیا و داند ہمہ کس
کز شمس بود ہرچہ در آفاق ضیاست

بعد ازآن ببندگی آبا قاخان پیوست و مدتی ملازم درگاه دریا منفدار و
آستان آسمان مدار بود و چون بسیتان مراجعت کرد بر مطاوعت بندگی
حضرت و امتثال مثال خانی توفر می نمود تا ازین غار غرور بسرای
سرور پیوست *

ذکر سلاطین مصر حسب این مقالت

از عراص وسیعهٔ اقالیم سبعه امروز بلاد مصر و شامات است
که بعد از شش صد و نود و اند سال از هجرت پیغمبر عربی علی روحه افضل
الصلوات و ازکی التحیات بر جادهٔ جدّ و اجتهاد در دین پروری و
حسن اعتقاد ثابت قدم و صادق دم اند و حکم ان الله اشتری من
المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل الله و
فیقتلون ویقتلون را نقش نگین دین و پیرایهٔ نوعروس یقین ساخته و تخم
محبت وولاء و لا تطع الکافرین والمنافقین در زمین صفاء طویت
افشانده و از شجرهٔ طیبهٔ ایمان ثمرهٔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
کانت لهم جنات الفردوس نزلاً اقتطاف کرده و بر مطاف
لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدون
فی سبیل الله باموالهم و انفسهم فضّل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم
علی القاعدین درجة تطواف نموده مال و جان را برای معونت انصار

دین و گوشمال عصابهٔ متمرد دین و فرق فرق حق از باطل لیمیز الله
الخبیث من الطیب والمحفوظ من الخبیث در معرض ضیاع و زهوق آوردن
سنتی مرضی داند و محافظت حوزهٔ اسلام و حمایت حومهٔ ایمان را
باشارت تعاونوا علی البر والتقوی گردن حتمی مقتضی شناسد لاجرم
بدین فضیلت بر جملهٔ بلاد اسلام مکنت تفوق دارند و شرف امتیاز
یافته اند روضة الاسلام بلاد شامی دمشق است که باتفاق اهم طرفه ترین
طرفیست از جنات اربعه و این خاکش از لطافت چون آستین مریم و حصیات حضر اضش
در لطافت چون زاده یم استجار غوطهٔ او از خوط طوبی موصل شده و زهاب انهارش
از رشحات حوض کوثر محصل و قال علیه الصلوة والسلام لو کان الجنة فی السماء فهی فوق دمشق
و لو کانت فی الارض فهی دمشق جامعش که کعبهٔ ثانی و قبهٔ اریکهٔ
جنانی است مجمع دوازده هزار لقطهٔ ثواب گشته و فتیان صدق او سر دفتر
ارباب فتوت و مروت آمده عقود عقائد اهالی بفرائد اخلاص پادشاه
لایزالی انتظام گرفته قتال و جهاد اعلاء شعار شرائع محمدی را بواجبی
قیام نموده در اواخر شهور سنهٔ خمس و ستین و خمسمائه صلاح الدین
یوسف بن ایوب برادر زادهٔ نور الدین شیرکوه کرد که از وجوه افراد
مقربان صاحب شام معین الدین محمود بن زنگی بن آقسنقر بود بر قضیهٔ
اسباب قضا و تلازم مسببات قدر بر مملکت مصر مستولی گشت و
العاضد لدین الله ابو محمد عبد الله بن یوسف بن حافظ که از نسل مردود
اصل مذموم فرع ابو تمیم معد الملقب بالمستنصر بود و حسن صباح اخلها

دعوۃ الحاد در عہد او کہ دو بواسطۂ پسران دوگانۂ او نزار و مستعلی داعیان بدعت و الحاد منفرع بدو فرع نا منتفع ثمرہ شد یکے اسماعیلیان معروف بنزاریہ اعنی ملاحدہ عراق و شام و قومش و خراسان و دیگر طائفہ مستعلیان مشہور باسماعیل مصر در مستہل ایام دولت او در گذشت و صلاح الدین انساب و اولاد او را بہ تیغ گذرانید و نہال وجود ایشان کہ در منابت این دین با متانت متابعت زہر گیا داشت بکلی استیصال یافت. صلاح الدین در حکومت و استقلال بذروۂ کمال و منوقل جلال پیوست پس شعار دعوت امامت بانساب خلفاء بنی عباس مستطیر گردانید و در اول جمعہ از محرم سنہ ست و ستین و خمسمایہ خطبہ و سکہ بنام خلیفۃ الناصر لدین اللہ بر مناکب منابر سائر اصقاع آن دیار مزین و مروج ساخت و او پادشاہے مرابط مجاہد کامگار دین دار بود و خزانۂ موفور و لشکر نا معدود حاصل و نواصی ہشتدہ ہزار غلام تیغ زن نیزہ گذار در قبضۂ تملک او معقود و با این بسطت سلطنت شجاعت بسخاوت متفوق و شہامت بسیاست منقرن در نفس او موجود در موقف جہاد با کفار ابدا بنفسہ برخواندی و پای در عرصۂ منازلت نہادے و ہشتدہ پسر کہ مستعد و مستحق تاج و سریر مملکت بودند ہر یکے را بہ طرفے از اطراف ممالک نامزد فرمود چون آفتاب عمرش بغروب انقراض پیوست آن مملکت ہمچنان در دست تملک اولاد او بماند تا بتعاقب ادوار رونما و ب

لیل و نہار نوبت سلطنت بملک صالح که از جملہ نوادہ زادگان بود رسانید
و بر قاعدہ سلاطین سلف تجہیز سبیل حج و ترتیب قوافل بیت اللہ را مبالغت
فرمان داد و در تقدیم مراسم و مواسم جہادات و غزوات سعی تمام خوض
پیوست و عروس ملک را چون آن مقصود بود برای ہیرانہ پیرایہ بست
چون حاصل عمر و سلطنت او بانجام رسید ممالیک اظہار کفران نعمت
پیش گرفتند و با یکدیگر مواضعہ کردند مملوکے ترکمانی قنبر نام جویای کام و
نام صاحب سلطنت مصر و شام شد او را ملک مظفر خواندند و اوامر و
نواہی او را ممتثل و مطواع گشت از آن تاریخ باز کار سلطنت آن
ممالک با ممالیک افتاد و طریقہ من عزّ بزّ و سلب من غلب در میان
ایشان ظاہر شد و لکل قرن قوبین بھروقتے که اجماع افراد بر یکے
قرار گیرد او را پادشاہ سازند و بر تخت مملکت نشانند والی یومنا ہذا
این قاعدہ مطرد شدہ و سلاطین آنجا از استقلال که شرط اقوی و رکن
اوثق ملکداریست منفرد آمادہ اند

لمؤلفہ

کرا بخت بر تخت شاہی نشاند
نخستش قضا نامہ عزل خواند
فلک کردہ از بہر شان چنبری
برون رفتہ یک پے دیگرے

بعد از واقعہ لعی او بفرمان منگو قاآن و اشارہ پادشاہ زادہ ہولاکو خان

چنانکه در مقدمه مسطور گشت کید بوفا بشامات لشکر کشید و از ملک مظفر
و لشکر او دید آنچه دید ملک مظفر اگر چه چون نام خود بمقر دولت و مستقر
بهجت عنان تافت امّا روزگار رکاب وار پایمردی نکرد و قضا عنان
صفت دستگیری ننمود بندق دار که مملوکے صالحے بود قیچاق نژاد بروی
خروج کرد پادشاہے کہ کسوت عطیت غبطت بر قامت باقیمت
مستحقان خیاط رافت شامل او انداز دو کلاه کرامت سرفرازی بر
هامهٔ همت صاحب دولتان دست قدرت او نهد بندق دار را
تمکنت آن داد که تبلیغ زمرد پیکر بیجاده فشان عقیق رخشان روح او را
از کان بدخشان ارکان بیرون آورد و بخزانه رسلطان ملک لایزال
تعالی شانه فرستاد بندق دار بیبرق دار بر سر عرصه ملک مصر فایق شد
و منصب شاہی را لایق ملک ظاهر لقب یافت و بعدلے کامل و نهاتے
شامل و تائیدے تمام و رائے قوی و عزمے ثابت و همتے بلند در تنظیم
مهمات ملک و تتمیم مصالح کامگاری شروع پیوست تیغش در مضا
دست فتنه را قلم کرد و قلمش ورق کاآب گوهر تیغ بر یخت لیں هوس
استصفاء ممالک روم باعث و مستحث او شد تا در زیّ توریه و
پوشیدگی جاسوس وار با دو سه تن از خواص بروم رفت و احتیاط
مسالک و اختبار عساکر نموده مراجعت کرد چون بفسطاط سکون و مخیم
شادروان سلطنت پیوست پیش آباقا خان رسولی فرستاد و بوساطت
سفارت ماریکرے مرغ منقارے که چون صفیر حریر آغاز و طاوسان خواطر

اہل کمال در جلوۂ نشاط آیند و طوطیانِ نشیمن قدس شکر شکن شکر شوند غواصے کہ بیک غوطہ در بحر قیر رنگ ہزاراں لؤلؤ ثمین آب گون بر آورد بے گوشے کہ کلمات خطرات اوہام بشنود و بے طول فکر از معانی بکر جواب بدیہی بر سر زبان دارد - طیّاش خوبیی پرخاش جوئی کہ اگرچہ بحدّت او را سرزنش کنند و از پہلوے او تراشی واجب دانند بصنع باری جریّ القلب و جاری اللسان باشد الف صورتی کہ چوں کاف کن از ازل باز با نون الف گرفتہ است ذو النّون مصری وشے کہ از تاثیر نقطۂ وحدت چوں الف راستی ورستکاری پیشہ دارد قصب پوشی کہ خطیب وار بر ممبر سہ پایہ انامل طیلسان مشکیں بر افگند و اسطی محتدی کہ از بدو طفولیت در بیشۂ شیراں نشو و نما یافتہ مصری نسبے کہ تا باشد از بہر مزاوجت و ممازجت زنگ و روم و رنگ آمیزئ صبح و شام در نخشم آمدہ شدہ باشد مختطیّ دون بلوغ الرّجال کہ بالغانِ بلیغ سخن چنانکہ می بینی بر ملا از املاے او درس تعلیم و تعلم خوانند صفراتی مزاجی از بنی الاصفر کہ بر حجّیت سقم او گونۂ زرد و تلخئ دہن و نزاری تن گواہ است معتوہی سوادئی سر کہ مکشاری و ہذاری او بر آن دلیلے لامع و برہانے باہر دانند ساعیی خوردگام کہ در ساعتے بل یک چشم زد از قیروانِ مغرب بخطّۂ بلاد اثلج رود حدیث سنیؔ کہ ہم در عنفوان حداثت و انفوانِ نشو بر خاستن او چوں مقیمانِ منزل مشیب جز بدست نباشد یعنی نسلم عرایضہ این ذکر از پردۂ فکر مکشوف گردانند کہ ما

بخود عزیمت توجہ روم را بامضا رسانیدیم و اوضاع و اماکن آن بلاد محطّ آثار مسیر قدم و مطرح شعاع البصار ما شد ولیلے برآنکہ این اخبار بصدق پیوندی دارد درفلاں دکان طبّاخ کہ قطعۂ رایی شمّاخ واصف اباہار او تواند بود خاتم خود را رہن مقدارے از طعام کردہ ام چہ نیر اندازاں را رسم است در آماج گاہ نشانہ انگشتری نہادن توقّع کہ بادشاہ باسترداد و ایصال آن بدین جانب فرمان فرماید تا بدین دست منّت انگشتری وار نگین جانرا بنقوش اخلاص ایلخان سلیمان مملکت آراستہ دارم

لمؤلفہ

وَطوعُ یدَیکَ امثالَ الخواتیم

شوم آباقا خاں از استماع این حکایت و استدلال بر کمال تہوّر و اقتحام بندق دار در مقام تعجّب و استعظام دست بر دہان نہاد و جبین حال را با تامل فکرت خاریدن گرفت ایلچی را با علام ماجری پیش پروانہ فرستاد چون حسن استفسار و شرط استطلاب بر غایت پیوست قضیّہ بر منوال مشروح واقع بود خاتم قہرمان مملکت مصر بخدمت تخت تاجدار اقلیم خانیت کہ گردن سرکشان گیتی را بطوق استخدام خود مطوّق مے شمرد آوردند و باز بمصر فرستاد سلاطین عہد از دستور شہامت و جرایدِ احوال او حسابہا برگرفتند و بر فذلک آثار دیگراں نرقبین تہجین نہاد بدیں حال روزگارے زیادۃ

نگذشت کہ پروانۂ روم چوں با آباقا خاں چنداں معتقد نبود و گوہر نیت او در سمطِ اخلاص منعقد نہ با بندق دار مراسلہ آغاز نہاد و ترائب نفاق را ابر اسبل تسویل زینت داد و او را باستصفاء مملکت روم بعث و بتحریض وحشت تہییج کرد و قرا نمود کہ از مطاولات مغول دل او مرکز دوائر سآمت و محط رحل ندامت است اگر چنانکہ رائے صواب بندق داری مصلحت داند و بدیں صوب عنان گرامی شود ممالک روم را کہ مرام پادشاہان دولت رام است بے منتہا تمنا طولِ مدت و تحمل انتظار و کلفت تسلیم کند بندق دار بنا بر داعیہ ہمت نامی خود و اظہار ولاء پروانہ بر وانہ شدنِ لشکر و تہیئا اسباب پروانہ داد و بر عزم تہنیت پائے در رکاب رکوب نہاد و عنان بکران ملک گیری بجنبانید بعد از قطع مراحل در غایت سرعت حوالیٔ دیار روم را مرکز دائرہ عسکر ساخت ۔ پروانہ را دواعی استشعار و لواعث خوف و اقشعرار بر آں داشت کہ عراص ممالک خالی گذاشت و بگریخت و تنفصار حسن عہد و میعاد را بسر انگشت بے وفائی بگسیخت بندق دار بر تمامت آں بلاد چندانکہ ایلخانان ایں دیار ست مستولی گشت در طول و عرض ، ز قال اللہ تعالیٰ الٓمٓ غلبت الروم فی ادنی الارض چند ماہی اقامت کرد پس با غنائم موفور و مساعی مشکور بصوب مصر کہ دار الملک اصلی بود توجہ فرمود ۔ پس تمامت خطوط پروانہ کہ خطِ معمّا و لفظ لحن عبارت از

آن بودی پیش آباقا خاں فرستاد۔ چوں ایلخان ازیں حادثہ کہ جاذبِ انکسارِ خاطر و باعثِ غضب اندرون بود خبر یافت مانند شیر خشمناک و پلنگ مصور در قلق و اضطراب بالشکر حاضر متوجہ روم شد و شمعِ عمر و اقبال پروانہ را کہ از مہادنت لشکر مصر با ایلی پادشاہ پروا نداشت بسرِ آستین قہر بکشت و پیشوا و روم را بخطامِ مطابقت و اعزا صاحب ایالت مصر در ترکتاز سلطنت بیک چین ابرو بر تیغ ہندی گذرانید و زنگ کینہ را از آئینہ خاطر مصقول کرد و در شہور سنہ احدی و سبعین و ستمائہ لشکرے نامزد دیار شام فرمود تا صبح وار تیغ کینہ کشند و روز دولتِ مخالفاں بزوال رسانند یعنی چوں ایلخان فغفور مکنت خاقان ہمت عزیزے مصر بہ بندق وار مسلم داشتہ است شاید کہ او نقش طلب قیصری از دیوار مقصورۂ قصر دماغ منمحی گرداند لشکر افراسیاب تحنت خانیت باوّل کہ دست انتصار بر کشادند قلعہ بیرہ را حصار دارند ہرچند موئلی حصین بود و اساس استظہار سکّان بذخائر وافر حصین نزدیک آمد کہ فہرۂ حرفت حرب یعنی مغول مہرۂ متالیت بر رقعۂ احتیال مششدر گردانیدہ در قمار مقاومت ندب ظفر عذرا برند و قلعۂ عذرا را بے مہر قہر بتغضیب خفیف شان افتراع کنند سکّان بیرہ تیرہ حال شدند باعلام صورت حال و استمداد رجال شبا حان عرصۂ ہوا را یعنی ہوادی طیور دسلاؤ اولی اجنحۃ بجماوحمص اطلاق کردند و از آنجا نا قاہرہ چون ابراج طیور و فیمان و مراتبان ایں شغل موضع بموضع

قریب بود هم ازین نوع رسولان را ارسال واجب دانستند حکایت کردند
وچون سیمرغ زرپیکر آشیان بنصف النهار رسید آن برید پرنده نامه بر پرنده تیزتک
قوادم مسافت عرض هوا را قطع کرده ببرج مألوف مصر رسید شاه باز قلهٔ معالی
بندق وار چون بمضمون رسالت حمامهٔ برج فطنت وقوف یافت حالی
جواب فرمود نوشتن که محافظان قلعهٔ بیره ساکن دل و مستظهر خاطر باشند
که صبح رایت دولت ما بامداد روز هفتم را بر حوالی بیره طلوع خواهد بود واگر درین
میعاد بی تکلف تخلفی افتد ایشان در تسلیم قلعه مرخص اند والسلام۔ پس دوازده
هزار سوار را فرمود تا ساختگی مسافرت و محاربت کرده در حرکت آیند و خود با هفت
غلام بمراکب یام در تعجیل تمام روانه شد۔ مشاهدان تقریر کردند که از قاهره تا بیره بیست
و هفت موضع یام بسته بود۔ اگرچه سالک مسالک فلک اول اعنی ماه بیک
ماه منازل بیست و هشت می پیماید۔ شاه آسمان رفعت در مدت چهار روز بیست
و هفت گانه یامات را بقوائم مراکب آسمان رفتار قطع کرده بقلعه بیره رسید
سواری دولت از نواحی حما بخدمت رکاب پیوستند خواست که سکان قلعه
را از ورود رکاب سلطنت اعلام دهد و چهرهٔ ایشان که از عکس تیغ نیلوفری پیکر
مغول صد لقهٔ شنبلید و زعفران می نمود بگلگونهٔ نشاط مورّد گرداند و بآستین تسکین
غبار خوف و فشلی که بر نواصی ایشان نشسته است محو کند چون مسند منتهی بنیادش
فلک را بوجود نوربخش شاه سیارات آرایش و آرامش دادند متقابل قلعه از ماورای
آب فرات که حائل بود میان فریقین بر سر پشته علامت سلطنت آشکار کردند و متوطنان
قلعه غلغلهٔ نشاط بافلاک رسانیدند و نای رویین را که مصاویان را [illegible]

و موالیان را نفحۂ سور مسرّت بود در دمید ند لشکر مغول از حرکت و نشاط ایشان اگرچہ موجب آں ندانستند ساکن مقام تردّد شدند بعد از سیزدہ روز لشکر مصری در مقام مفاخرت گردن افراز بودند بر سیدند لشکر را چوں عبرہ بر آب فرات بے معابر از مستحیلات بود بندق دار بفرمود تا سی و پنج ہزار نفر از حیوانی کہ در الی الابل کیف خلقت معین خلقت آنست بیک دفعہ در آب انداز ند و از زیر آں شتران عجیب ہیأت ابر مہابت لشکر شیر سیرت مصری بگذرند باوّل خود عنان را فرا آب داد و تمامت لشکر را از یمین و یسار اشارت راند چوں آتش بر آب زدند و بآسانی بگذشت و شعر رودگی در عبرۂ آں رود کہ غزارت دریاِ محیط داشت حسب حال و ورد مقال ایشان شد

بیت

آب جیحوں با ہمہ پہناوری
خنگ مارا تامیاں آید ہمے

مغولاں چوں کمال جرأت مصریاں مشاہدہ کردند و آں لشکر موج حرکت بر روے آب دیدند بضرورت ایشاں را رحلت بر اقامت اختیار بایست کرد و مہرۂ مقاومت از روئے بساط عزیمت برچید و رواں شد با آنکہ اعداد لشکر مغول اضعاف مصریاں بود بندق دار با لشکر تعاقب نمود و از متخلفان ایشاں چند مواشے و رحل و ثقل غنیمت گرفتند و این احدوثہ از شمائل شجاعت او بر روزنامہ روزگار باقی ماند بعد ما کہ از سال سہ پنج در این سرائے سپنج بر فراز تخت بگذرانید و گنجہائے رنج بدست آورد و مقتضے اجل آواز الرّحیل در داد عاقبت شخص او را چوں گنج با دا آورد بخاک سپردند

بیت

جز حادثات حاصل این تنگنائی چیست

ای تنگ حوصله چکنی تنگنائی خاک

چون میزبان جان او که در مهمان خانهٔ قالب منزوی بود بمیل دعوة خانهٔ علیین کرد منشیان قدر منشور سلطنت را بنام پسرش ملک سعید طغرا کشیدند و تا کسد و مقدم او را شایان تاج سلطنت و گاه مملکت گردانیدند بحسب استحقاق ارث مالک مملکت زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث گشت و فوق ساعات شب و روز بیست و چهار ماه که زمان مدت دو سال باشد بساط اطراف و اوساط ملک را بواسطهٔ سیاسة سطوت و نصب اسطوانهٔ عدل در تسطیر مساطیر نصفت محوط و محفوظ میداشت عاقبت روزگار مهلت نداد که بپائی آمال اجلال اقبال سپرد و بدست ظفر دامن امانی گیرد ملک مجازی را بنا کام ترک گفته راه آخرت پیمود

بیت

اگر صد بماند و گر صد هزار

همینست روز و همینست کار

بعد از و سلطنت آن دیار بر سیف الدین قلاون المعروف بالفی مقرر شد و بقلم قضا روزنامهٔ دولت دنیا بنام او محرر و ذکر بسطت قدرت و سطوت سیاست او در جهان شایع شد و اهواء قلوب امرا و اجنا و در سخط و رضا او را متابع در شهور سنه ست و سبعین وستمائه بجهت مقاتلت لشکر پادشاه مبارک عهد آباقا خروج کرد با حماة کماة عرب قائد لشکر بجانب قتغور نوئین و توداون بهادر بودند و در صحرا ابلستان خیام اقامت ما

مطنب و اسباب طعان و ضراب مرتب گردانیده مجنده مصری بر ایشان چون قضا رید که قابل رد نباشد تاختن آوردند بهنگام اجتماع زحوف و اختلاف صفوف که تیغ خاطب حنایر روح بود و سنان خامه زن جریده عمر

بیت

از آوای اسپان و گرد سپاه
بشد روشنائی ز خورشید و ماه
ستاره سنان بود و خورشید تیغ
از آهن زمین بود و از گرد میغ

بعد از مکابده و مکاوحت و مطارحه و مطاردت و مجاولت و مصاولت آن دو لشکر جان شکر لشکر اسلامیان چون قلب و ساقهٔ ایشان بجنود ملئ قلوبهم محفوف بود و بخطاب اولئك على هدى من ربهم و اولئك هم المفلحون مخصوص بحمله آوردند چنانکه راسخات جبال بزبان صدا ناله و فریاد آغاز نهادند و قالوا ربنا افرغ علينا صبرًا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين هامون از خون کشته جیحون شد امراء مغول را با اکثر لشکر بقتل آوردند و اسلحه و مراکب ایشانرا غنیمت یافتند و بتحفهٔ غزا حاصل کرده منصور و مسرور مراجعت کردند و باز در شهور سنه تسع و سبعین و ستمائه آباقا خان برادر خود را منکوتیمور با امراء ایاجی و ارغسون و الیناق و سه تومان لشکر که زهرهٔ مریخ را بزخم تیغ آتش بار آب می گردانیدند و ذنب فلک با ذنابهٔ رمح سرتیز ایشان راساً براس سبب خواند بمدافعت و مقاتلت ایشان فرستاد تا مملکت مصر را مستخلص گردانند و در قلم ایلچی بر ناحیه اهالی کشتند الغی با منکت و الوف در ظاهر حمص بلشکر ایلخانی رسید

چون کار از دال و قاف مقال بوقاف و ثقاف قتال کشید تنورهٔ بلا دهن باز کرد
و مشعلهٔ پیکار استعلا گرفت مشعله و غوغا بفلک اعلی پیوست

بیت

ز تیغ و ز گرز و ز کوس و ز گرد
سپه شد زمین و آسمان لاجورد
همی چشم روشن عنان را ندید
سپهر و ستاره سنان را ندید

در حومهٔ میدان کاسهٔ سرها چون گوی گردان و چوگانش قوائم مراکب بود و صحراء
معرکه از تجیج قتلی لجهٔ دریا و شناوران تنها بے نمود

بیت

همی گرز بارید بر خود و ترگ
چون باد خزان بار د از بید برگ

از شنق بنال و شنق سنان و خنق تیغ هندی گهر مردان کارزار را بے حد و مر

بیت

کمان بدست کمر بر میان زره بر تن
زره دریده شکسته کمان گسسته کمر

ناگاه از لشکر منگوتیمور الیناق و اباجی که حامی میمنه بودند بر میسرهٔ اهل مصر کف
غائله دشمن را چون انگشت دست مساعد و هم پشت با تیغها چون زبان مار آخته
و گرزها چون خرطوم فیل افراخته چون قضاے حجاب و چون اجل بے هراس و

چون رعد در خروش و چون دریا در جوشش عنان چون باد بر شتاب و رکاب
چون کوه با درنگ حمله بردند تا بر خوان مصاف از ایشان قبل ان جاشت الوحوش
چاشت قتل را ترتیبی سازند چنانکه بتیغ لمعان خورشید مشرق بهم شکافته گروه
میسرهٔ مصریان متفرق و منهزم شد نزدیک بود که رونق از لشکر مصری و
شامی که سامی قدر بودند دور گردد و شکست حزب الله از آن حزب دست
ملائکه ارضی فخرت علیه سجدًا و بکیًا آواز اللهم انصر جیوش المسلمین ولا تنصر علیهم
بمسامع ملا اعلی رسانیدند بفرمان ارحم الراحمین چون حکم سبقت رحمتی غضبی
سبقت یافته بود عقاب بلیّت بر سر اعداء دین در پرواز آمد و همای همّت بے
همتا اسلامیان جناح فوز و نجاح بگسترد از میمنه میمنهٔ شام با احتشام جمعی حماة
و رماة عرب که قاره را غرض نشانه ناوک تفریق مے ساختند بر قلب مغول با
قلّت مبالات علی الجمله حمله آوردند دعاء رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیّارا
باجابت مقرون شد و فتح الباب دین هدی ظاهر گشت لشکر منگوتیمور ردیّار
بوار افتادند و شهزاده با قورمشی از رعب و رهب شاه راه هرب پیش گرفتند ناگاه
منگوتیمور را تیری زدند که زبان سوفارش نامهٔ اجل موعود روان بروے خواند
باقی ابطال شام و رجال مصر که بر حملات مصر و اعداء دین را مضر بودند از بطون
مکمن چون وقت ظهور بود بر تهیهٔ نهاد

بیت

صرصر تک پولاد رگ صاعقه انگیز
گردون تن عفریت دل کوه تحمّل

سوار گشته بیرون آمدند و معنے

اعز مکان فی الدنا سرج سابح

سانح شده

بیت

بشمشیر هندی بر آویختند

همی از آهن آتش فرو ریختند

وتمامت لشکر را بر آن عرصه عرضهٔ مرهفات ساختند و وحوش ونسور را در آن

صحاری از لحوم و دماء ایشان سالها جشن وسور حاصل آمد فذ قوا علیهم وما کان

لهم من ناصرین افبالباطل یومنون وبالحق یجحدون فیعلم الذین ظلموا ای منقلب

ینقلبون باقی احوال این ملک بطریق اجمال در موضع خود ایراد کرده آید

بحول الله وقوته وشمول نعمته و وفور منته

موضع تتمیم ذکر که تقدیم یافته و شرح متعلقات مساق آن

چون خواجه بهاء الدین ابن صاحب الدیوان از این سراچه غرور بریاض

سرور شتافت باندک مدتی چنانکه سمط لآلی انحلال یابد و دانها یکی از عقب دیگری

جاری گردد آثار ضعف و وهن در دولت صاحبی را علی التوالی روی نمود و اعداد

وقائع متتابع در رسید آری معهود از فلک بی نمک و متعارف از دهر روزگار

ناهموار چنین ابتداء احرار و ترشیح اشرار و ترفیه ارازل و تذلیل افاضل چه بینند در نرسیده

این سبز گلشن ناپایدار عهد غنچهٔ گلی را بدست کم داوند که باز در پیش خار انکار رشتی نشان ندهند

وجرعهٔ شراب کامی را در کام امیدواری بکار ریختند که هنگام صبوح او را بدرد سر و خمار حوادث مبتلا نکردند کدام روز آفتاب سعادت صاحب دولتی از افق مشرق مراد بر مقنطرات ارتفاع بخط استوا پیوست که مدارات فلکی آن را بر مقنطرات انحطاط بحضیض غروب محجوب نگردانید یا چه وقت نهال آمال صاحب کمالی بر لب جویبار نشو طراوت و نضارت یافت که عما قریب بر بور او باد نکباء نکبت قابل ذبول و جفاف نگشت

بیت

برجویبار روضهٔ امید نامیم
سرسبز و تازه هیچ نهالی نیافتم
مهر منیر را و مه مستنیر را
بی وصمت محاق و زوالی نیافتم

اول خللی که تالی این واقعه گشت مخالفت مجد الملک بود و او مردی اصیل بود مولد و محتد او یزد از ابنای ثروت و نعمت متوجه بجاه و حشمت و متوجه بذروهٔ علو و رفعت بتراجع حال و ضیق مجال دست خوش ایام و پایمال حوادث لیالی شد و در اعداد دولت خواهان و خدم صاحب معدود گشت بحرم کرم آنجناب که کعبهٔ آمال و قبلهٔ اقبال و مطرح شعاع افضال و مسرح وفود عز و جلال بود پناهید او را باعمال فراخور حال منصوب فرمود بعد از ان تغییر عقبات و فضول مکیدت در سخنهٔ حال تفرس کرده عیار اعتماد و اعتنا نقصان پذیرفت و به جانب او التفات خاطری کمتر رفت بارها بمکارم بی دریغ صاحب که واسطهٔ ارزاق

خلایق و رابطهٔ توثق از بوائق بود توسل جست و تشفیع انگیخت و بیچارگی نمود در بخی
کشاده نگشت و از ریاض آن عواطف بوئی استنشاقی نیافت او نه پیوست با طالع
نشولیده و بخت بخشم رفته و فلک ناساعد و روزگار آشفته نکفتے که امکان اقامت تصور
آمدی و نه قدرت نفقه و الاغی که مسافرت و مهاجرت را اختیار کردی نیز سر بدناءت همت
و خساست نهمت فرو نمی توانست آورد چه فطام از مالوف و انقطاع از مانوس و مطبوع بالطبع
مولم و موجع باشد ناکام بلیت و لعل و ما ینفعی الحد تان لیت روزی را
بشبی مے پیوست اختلاف و ترددی پیش امرا داشت و با ایشان سوابق معرفت
مستحکم گردانیده و پیوسته متفحص احوال ملک و مال بودی و از علم استیفا و حساب محظوظ
عاقبت کار چون نومید شد و گفته اند

ع ۱۔ نومید شده دلیر باشد

و خیره زبان دل بر هلاک خویش خوش گردانید

بیت

بدانم میاور ببیچارگی
که جان را بکوشم ز بیچارگی

و امن اذا عزمت فتوکل علی الله را بدندان اجتهاد چنگ گرفت و نطاق انفراد
عمال و ایطاف بر میان ضرورت حال بست و پائی در دریائی و قربها لجه محذ و ر العواقب
نهاد در شهور سنه ثمان و سبعین و ستمایه بعضے امرا که در باطن ایشان مخالفت
و انکار صاحب می شناخت مروج نقد نا سرهٔ خود ساخت انها ز قرضی کردند
و هنگام مقام شمر و پا زکم شمر او بازبوی عائد خواست شد او را ببندگی حضرت بردند

حقیقت لطف جبیرهٔ ملک باحسن تقریر یاد داشت و آداب خدمت سلاطین و آداب
ایشان و اداء سخن را بواجبی دانسته عرضه داشت که صاحب دیوان در این مدت
که بدین شغل خطیر منتصب است و بوسائل شرع و رجال مهام متشبث هرگز مال
ممالک را براستی تقریر نکرده و تمامت ملک پادشاه را املاک خاصهٔ خود ساخته و
در هر طرفی از اطراف دیوانی پرداخته و همچنین واستانی و روشنایت صاحب علاءالدین
علی طریق الاشباع باز راند و عنان مطیهٔ تشبیب را بمنهج این مخلص کشید که خواجه
بهاءالدین در مدت حکومت عراق بیرون از حقوق و واجبات دیوانی ششصد
تومان را از اعمال استخراج کرده و دیناری از آن وجوه بر کارخانه و جیب یک
منصور نانشسته مقدمهٔ من یسمع یخل معلوم است و ذوق خمر و خل روزگار
محروس باری تعالی آن را بقبول در دل ایلخان جای داد و گوهر تقریر او چون تعلق
بزرگ رفته بود هر چند در نظر عقل نقدی مزیف می نمود گوش هوش پادشاه
بدان مشنف گشت از گلزار سعادت نسیم در وزیدن آمد ایلخان نواخت و عاطفت
زیادت از مطمع و مامول او ارزانی فرمود و بدست خود کاسه داد و تشریف خاص
مبذول داشت و هم در آن مجلس سخن تمامت ممالک برسید او نیز تقریری دلپذیر
ملائم مزاج پادشاهی باز رسانید یرلیغ نافذ شد که مشرف ممالک باشد و
محاسبات چند ساله را استدراک کند و مظان توفیرات و مواقع تقریرات
اموال را استکشاف نماید و هیچ آفریده از شاهزادگان و خواتین و امرا
بممانعت پیش نیاید و مهر احکام پایزهٔ سرخ بدو داد که تا غایت هیچ سلاطین
و ملوک را نداده بودند عقیدت پادشاه با صاحب [illegible] متغیر شد [illegible]

وکلاء تبریز ایلچیان عنان مسارعت بر تافتند صاحب اثیر یاران مکاید الله
الخصام که در اوّل نشّابه که کشاد داده نشابه مقصود را مقرطس گردانیده بود خبر
یافت ضجرت و ندامت که با لجاج و عناد توام اند بر نفس مستولی شد و نداده فکر حکما
اللجاج اقل الاشیاء منفعة فی العاجل واکثرها مضرّة فی الآجل مناسب
قضیه آمد این حکایة مشهور است که هارون الرشید روزے با ملکهٔ مملکت
و عقیلهٔ دولت خود یعنی زبیده بملاعبت شطرنج در فع ملالے و تطییب حالے
میکرد مراهنه را شرط آنکه غالب را بر مغلوب حکم نافذ و روان باشد هر چه اقتراح
رود اسعاف لازمهٔ آن در دست اوّل هارون غلبه کرد زبیده را فرمود تا پیراهن
و کسوتی که بر قوائم حاوی باشد خلع کرده در مقابلهٔ نظر هارون ایستد زبیده
چندانکه استعفا کرد مفید نیامد بنا کام امتثال امر بر حسب مشروط نمود تا فی الحال
زبیده غالب آمد گفت ملتمس آنست که با فائزه حبشی که کمترین جواری بود جمع شوی
هارون از سماجت خلقت و دمامت صورت او الفت داشت شفاعت کرد تا
در معرض این التماس از جواهر نفیس و یاقوت آبدار چندانکه در وجهه آمد گنجی دارد
زبیده گفت اگر تمامت خزائن مبذول افتد و در ملک اشتراک دهد مقبول نخواهد بود
بر مقتضی شرطے که رفته قیام واجب است و دفع را محل غیر قابل هر چند هارون
در شفاعت بیشتر زد زبیده افضاح الحاح و ادراج لجاج کرد یوغر القلوب و
ینتج الحروب سعی در ادا نیافت کرد - هارون با فائزه مجتمع شد بتقدیر الهی
انه قارورهٔ اصلاب او نطرافی که بفضل منضم بان سمت آن بود که تتمهٔ نوع را
مبداء شخصے دیگر گردد در مستقر رحم مشوق یافت و قوت ماسکه بمحافظت آں

قیام نمود و انابت ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما
فکسونا العظام لحما بوسائط تاثیرات اجرام علوی آنرا مرتبهٔ انشا خلقی دیگر رسانید
فتبارک الله احسن الخالقین هنگام میقات وقت وضع حمل و زمان نفاس فائزهٔ مامون
میمون انفاس از مضیق عدم در فضاء وجود آمد چون از حضیض رضاع بیفاع تمیز رسید
دلایل نجابت و شمائل شهامت از حرکات و سکنات او ظاهر بود روزی شخصی متنبی
را بحضرت خلافت آوردند و بر دعوی باطل اصرار نمود او را در عذابات عذاب کشیدند
بسیاط سطوت تحریکی کردند چون تادیب ضربی تقدیم یافت بصیاح و عویل و
ندبهٔ طویل در آمد مامون در رشتهٔ برادران موضع خامل و موقفی نازل ایستاده بود و متنبی
را گفت فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل هارون از سرعت ذکا و فطنت و دها و
خنکت او متعجب شد و شفقت ابوت در حرکت آمد و گفت صدق رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا قال اولادنا اکبادنا بعد از آن یوما فیوما محبت و تربیت در
حق او مزید پذیرفت تا مامون در کل علوم بر اقران فائق شد و بآداب و مراسم ملوکانه از
فروسیت و میدان داری بر برادران غالب چون هارون دعوت حق را اجابت کرد
زبیده خواست که پسرش محمد امین در مسند خلافت قایم مقام باشد اما تریدیا و اید
ولا یکون الا ما ارید میان برادران بجرات محاربت رفت و در تاریخ و لتبین کیفیت
آن احوال مشروح است چون محمد امین بقتل آمد و عامهٔ خلافت او را ملائکه باشارت من
وافق تامینه تامینهم آمین بگفتند زبیده نفسهای سرد چون باد خزان از جگر جوشیده بر کشید
و گفت ما افدانی بهذا الیوم الا یوم قیامی با حجاج مع ابیات از نظم این حکایت و
ترتیب این روایت حجاب رسید از محاذات ابصار مرتفع گردد که معاندت و لجاج در مختصرات

امور نتیج ناکامیہائے بزرگ و جالب معادات دشمنان ستر گراست و تلہف بعد از وقوع ملمات وحدوث نائبات زیادتی عنا و رنج خواہد بود و حسرت و ضجرت از عقب نوازل قضا و قدر بے فائدہ و رنج مثل بغداد بان است مع الحدیث فاغزلی کار مجد الملک دریک لحظہ کہ پرتو آفتاب عنایت ایلخانی بروے افتاد شبنم صفت از ثری بثریا رسید

بیت

مہرت بکدام ذرہ پیوست دہی — کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

غلمان پری وش زریں کمر سیم عارض را بر مراکب تازی نژاد کوہ پیکر سوار گردانید و از خرگاہ چہل سرے و بارگاہ اناطلس ششتری برافراشت

بیت

ز روزگار ہمیں عالمم پسند آمد — کہ خوب و زشت و بد و نیک برگذریدم

بریں صحیفہ مینا بخامۂ خورشید — نگاشتہ سخنی خوش بآب زر دیدم

کہ اے بدولت دو روزہ گشتہ مستظہر — مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم

درگاہ او بحکم المشرب العذب صورت از دحام گرفت صاحب دیوان غبار دہشت بر دامن ضمیر و صفحۂ حال نشستہ ببندگی حضرت شتافت پادشاہ باز خواست فرمود کہ چند سال در خدمت پدر نیکو ما کوچ دادہ و دریں مدت کہ سریر سلطنت بجلوس مبارک ما مزین و مانوس شد بر ہماں نسق ترا منصب مالوف مقرر فرمودیم و زمامت اموال را در تحت قلم تو مسلم داشتیم، امروز مجد الملک چنیں تقریر مے کند اضاعت حقوق عاطفت پادشاہانۂ ما و اقبال سماں ارتکاب کفران نعمت چگونہ جائز

دانشتی ضمیر صاحبے کہ رہبر عقل کل و کاشف اسرار فلک و طلاع اتجد مغیبات بود دانست کہ تخطیہ و تکذیب خصم در معرض عتب و عتاب بادشاہ موافق مصلحت و ملایم صواب نباشد و چہرہ خلاص و مناص را بجز از روزنہ صدق و اخلاص مشاہدہ نتوان کرد

بیت

بجائے کہ تنگ اندر آید سخن　　پناہت بجز پاک یزداں مکن

بتلقین ملقن سعادت و تائید مرشد عقل و توافق اسباب ہدایت در مقام خدمت فصیح دل و فصیح زبان گفت سر و مال و تن و جان و خان و مان فدائے جان خان باد بلے نعم ایادی بے منتہی پادشاہ روئے زمین را چگونہ انکار نتوان کرد

بیت

من شکر چوں کنم کہ ہمہ نعمت توام　　نعمت چگونہ شکر کند بر زبان خویش

ہر آئینہ دریں مدت خود و برادر و فرزندان از نعمت فائض حضرت ستدیم و دادیم و خوردیم و بردیم و بعضے در خدمت پادشاہ زادگاں و خواتین و امرا صرف کردہ و شطرے در وجہ صدقات عموم خلایق ثبات دولت روز افزوں را معین شدہ آنچہ امروز در تحت تصرف ست از بضاعات و ضیاع در دیار و اصقاع و خزانہ و اسباب و خرابہ املاک و ممالیک و دواب فضالہ خوان انعام و غیض فیض ایادی پادشاہ است ہر چگونہ کہ فرمان شود ہر وقت کہ مصلحت باشد بہر کہ اشارت نافذ گردد بر سبیل ایثار رضا ظاہر کردہ تسلیم رود و بہیچ وجہ در ہیچ حال توقف و تسویف جائز نشمردہ و خود تا از عمر مہلتی مقدر است و در سما غر زندگانی جرعہ باقی

بیک قبا میان بستہ و خامہ زبان کشادہ و الاغی تنگ کشیدہ گوچ و ہم وبندگی کنم ع

آن تو نزاد آن ما نیستر ترا

این سخن متضمن سپاس داری نعمت وشامل بر شرائط صدق و انصاف وبذکر لواحق خدمت و ماحی لواحق عشرت چون از زبان صاحب بمسامع ہمایون اسمعت البشائر رسید نسیم عنایت از مہبّ غیب در وزیدن آمد و غنچہ قبول بصبا رضا و رشکفیدن تا آب عفو و اغماض سخن اجیار را از صفحہ خاطر محو فرمود و امداد الطاف در حق صاحب تازہ گردانید بزبان اشرف فرمان فرمودہ بود و نابودہ گناہ ترا بخشیدیم و بیتقلت خدمت القارنت وشغل سہو مستر داشتہ آمد باید کہ باستیباد از روئے انشراح صدر و دل قوی بشاہدہ گوچ دہی صاحب بحکم و ما اللہ صفو و دسہ پیش عنقا عاطفت وہمای نعمت پادشاہ بدپد وار سجدۂ عبودیت مکرر گردانید و مطوقہ صورۃ بطوق منت جاسۂ از حضرت خاقانی مطوق گشتہ و رحال رسل را چون ہوادی حمام کہ از تنگ نای دام خلاص یابد باشاہین کہ از اوج ہوا بسوئے صید انقضاض کند باطراف ممالک فرستاد و مکتوبی خبر از حریت عواطف حضرت پیش برادرش صاحب علاء الدین نوشت او خود بر جناح عزیمت او بلبعد و بیشرکی در جواب این بیت مندرج گردانید

شعر

وکیف یؤثر قول الوشاۃ — قد بتانی بر ضلۃ الانیل

وان سعایتہم فی علاقۃ — کضربیا القداب فی جشیل

و از منشآت صاحب بشارت نامۂ الفاقی افتاد فتح الابواب ... پیش قدمش [illegible]

بیت یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین۔

بیت

امروز بحمد اللہ فارغ دلم از دشمن — کاندر دل تنگ من جز دوست نمی گنجد

ولبعد از شرح الطاف واعطاف پادشاہی وفیض انعام نامتناہی در مطاوی آن
ترجمہ الفاظ در بارہ ایلخاں کامگار بدیں سیاقت ایراد کردہ کہ روزہا باشد تا بتواتر اخبار
تغیر عنایت ما لذت خواب و خور بر تو منغص و مکدر ماندہ اکنوں از ایں جا در خدمت
من مست شدہ باز خانہ رود وامشب با دلی فارغ وسینۂ منشرح دست وپاۓ از
سر نشاط خوش بصحرا انداختہ زود بخفت و دیگر ہیچ خبر ہم چند در عاجل حال بمعالج
عنایت ایلخانی توران مادۂ مخافت صاحب را سکونے حاصل آمد واز بطش و
طیش خلاص یافتہ بمنصب موروث و مکتب مستظہر گشت اما مجد الملک در سعایت
مجد و قصد دودمان او راکہ موجب داد و امان اسلامیاں بود مستغنی بواسطہ شرف
قربت ایلخاں واشراف ممالک مغبوط اشراف اطراف عالم شد و در تمامت نواحی
و جوانب براۓ رفع محاسبات استدراکی بحر الثقیل نواب را نصب کردہ و در
مکتوبات کہ از دیوان حضرت مصدر می گشت اول صاحب دیوان در طرف یمین
والیسر کان مقروناً بیمینہ نشان می فرمود و مجد الملک در طرف یسار مشرف
ممالک بلکاسی راچناں رقم مے زد کہ تشبیہ بار بلکاسی ، مانندۂ خط بطلان بر نام نشان
صاحب مے کشید لاجرم استخفاف واستحقار سیما با دودمان کریم وخاندان قدیم
منتج ناکامی و مستدعی سخریت دوست ودشمن باشد وایں دو بیتے مجد الملک
انشا کرد۔

دوبیت

در بحر غم تو غوطه خواهم خوردن | یا غرقه شدن یا گهرے آوردن
خصمی تو بس قویست خواهم کردن | یا سرخ کنم روئے بداں یا گردن

صاحب دیوان رحمۃ اللہ علیہ این دوبیتی گفت

دوبیت

بی غم چو بر شاه نشاید بودن | بس غصه روزگار باید خوردن
این کار که پائے درمیان داری تو | هم سرخ کنی روئے بداں هم گردن

صاحب بقوت نفس و نجدت همت از ملازمت بندگی حضرت متفادی نمی شد و امارات عجز و انفعال اگرچه موضع و موقع آن بود بجو دراه نمی داد حکایت کردند که روزے صاحب را استحضار فرمودنا در پایه تخت با مجد الملک در باب سخنی که بسمع اشرف رسانیده بود مواجهه کند علی الرسم هر دو مقابل یکدگر را زانو زدند پادشاه اشارة فرمود که صاحب فروتر از وے زانو زند در حضور دشمن معاند از دست ساقی بے عنایتی پادشاه آن جام ناخوشگوار را درکشید همچنیں تقریر کردند که در اثنائے طوبی مجلس بزمش چوں عرصه بهشت غم فرسای و شراب نابش چوں آب حیات جان افزای

بیت

خروشیدن چنگ و آوای نای | دل مے پرستاں ببرده زجائے

صاحب سه نوبت ایلخانرا کاسه گرفت و از قبول آن اعراض رفت در کرّت رابع از غایت جلادت دفع شماتت معادی را زانو زده عرض کاسں کرد

پادشاه از لحوم که نص حرمت آن در کتاب مجید محقق ست بسر کار داو برانتخهٔ واز نفیس
بوسیده التقام کرد بعد از آن ایلخان آن جام نوشیده جمیع ابناقانرا فرمود که
نیک متجلد مرد یست هرچند از او قبول نکاس اعراض فرمودیم اقبال
بر آن زیادت نمود مع هذا در خاطر بود که اگر تحفه را رد کند هم بسر این کار رو دیده
اورا از حدقه همچون تحفه بر داشتمی صاحب با وجود این مقدمات و آثار تنکر ایلخانی
بر مصابرت مشابرت مے نمود و بام کابدت فلک سفله معاندت مے فرمود
چون هلال ربیع الاول سنه ثمانین وستمائه بر بسیط جبین گردون مانند ابروی
معشوق دلدار مشاهده کردند صاحب علاء الدین از بغداد برسید و بتشریف مثول
بارگاه آسمان شکوه تشرف جست از عرض خزانه و ترتیب طوی و تخشمشی
فارغ شد خزانه زر که مصحوب بود تسلیم کرد و در عقب بعلت توفیر اموال اعمال خزانه
دیگر بعرض پیوست بلی زمره حساد با فساد کار مشتعل و نائرهٔ طمع ایلخانی بباد
دروغ ایشان مشتعل و مشتعل از تمامت ممالک خراسان و شیراز و کرمان و
عراقین و روم و آذربیجان و دیار بکر و موصل و میافارقین و شناة سعاة درکار
آمده بودند و سیلاب خوف و خطر و هول و فزع در اندرونها جاری شده ملوک
واصحاب مناصب به تقبیح صورت مناصبت میان بسته و زبان کشاده

شعر

سقاة ذاد عنك الیاس حلم — وفی فیه منفعة رشاد

و ذکر بعضی از آن احوال درو فتح خود مفهوم مطالعان گردد ان شاء الله مجد الملک
بنازگی عرضه داشت که مدت دوازده سال است تا اعمال عراق عرب و خوزستان

و مضافات آن بر سبیل ضمان خواجه علاء الدین را مقرر و مفوض فرموده اند هر سال بیست تومان زر توفیر برداشته و با وجود اموال اندوخته در زیر زمین دفین ساخته بعضے از ثقات و نواب که مشمول ابادی و مرلوب عوارف صاحبے بودند و از بهر دفع خصام ایشان را تعیین کرده و ممد و معین داشته عصابهٔ وقاحت بر جبین کفران بستند و نابوده تصدیق خصم مفتری کرده و از فرمان ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون سر بر نگشت حقیقت حال بر تقدیر آنکه مبلغ مذکور باسم توفیر حاصل شده باشد زوائد اخراجات و توقعات پادشاه زادگان و خواتین و امرا و محصلان و ایلچیان نازک و رسم ممد و تنسقات پادشاه که از لوازم تصدی اشتغال خطیر و ونایهٔ مقاطعات اموال دیوانی باشد علی الخصوص در چنان ملکے بسبب چنان صاحبے از روے قیاس توان دانست که اضعافاً مضاعفه خواهد و سکرات مال بقایای اعمال غیر مرجو الحصول که سر جملهٔ آن در جرائد کتبه درآید و بنفاذ آن نپیوندد و همین سبیل معلوم راے اکثر متاملان باشد و با وضوح این دلائل در سال متقدم باسم توفیر اموال تمام بخزانه رسانیده بود و در ازاء آن بمزید عواطف اختصاص یافته چون درین حال مضایقت فلک تنگ خوے و مناقشت زمانه بهانه جوے معاینه دید و کار دشاینت رواجے زیادت از قیمت مثل داشته بود انحسار رنجور دل و انشراح سرور خاطر و مبتل دولت آغاز عمارت بنیاد کرده و نعمت حواشی کار بسر رشته واشی فرو گرفته اندیشه کرد که بے آنکه به کالست و مجادلت ادوان و معارضه و مقابله حسده مضطر شوم بسلامت عرض سالم را توفیر است

نابوده را قبول کردن توفیری تمام باشد و فاضل وجوهات را دین وجه معیّن گردانیدن کفایتی بنام چه در آن یک دو سال بواسطهٔ کثرت احالات و نازکی جوانب مبالغ وجوه از مستقرضات و خاصه رسانیده بود و سبب استرفاه خواطر رعایا و تخفیف اعمال و عمّال و چون احتیاج خزانه بمال بود در جواب عذر هست و نسبت و عرض حساب و سیاقت و جمع فذلک موشّی نمی یافت آنرا نیز بقدر التوان می بایست ساخت و دل از اندیشه پرداخت جماعت اضداد با خود گفتند اگر وجوه فاضل را بر کار این توفیر نشاند بروے ثقلی نشیند پیش شاه بر رخ رقعهٔ تقریر پیادهٔ دیگر فرو راندند و منصوبه بر ساختند که در شهور سنه تسع و ستّین و ستّمائه چون بغداد و مضافات بر سبیل امانت در اهتمام داشت جمعے از امرا و کتبه استرقاع و استدراک محاسبات کرده دویست و پنجاه تومان باقی کشیدند و تا غایت از آن وجوه چیزے بخزانه نرسیده و آن مال بعینها متوجه است و باقی وهم در آن تاریخ بر رائے پادشاه که جاسوس طلایع غیب و ناموس ممالک اسرار است مکشوف گشت که بقایا تعلّق بمتصرّفان نواحی دارد و استیفاء آن از دائرهٔ ممکنات بیرون است و اگر ازین نوع خطابی رود جز خرابی اعمال و تفرقهٔ رعایا فائده صورت نه بندد از سر آن در گذشت و کارنامهٔ آن بارنامه در نوشت و صاحب علاء الدین را نواختها فرموده بمعاودت با سر حکومت آنجا بر لیغ داد ع

قصّه چکنی سخن دراز است

از وہن و شاة در ذہن پادشاه حکایت زرکا لنقش فی الحجر مرتسم شده بود و در عالم ملک چون داروی از پردهٔ قضا بقضا ظهور خواہد آمد اسباب آن سلسله وار در

ہر یک بگیرد ہد و حسن تدبیر عقلا در آن معرض ہمان نسبت داشت باشد کہ شعلہ آتش را بہ نَی پوشند و باکوہ الوند بقوۃ بازو کوشند و دریا را بہ انباشتن تخویف کنند و آفتاب و ماہ را باستنزال وعید نمایند دیگر باعث کلی و محرک اصلی برین مقدمات احتیاج لشکر منصور بود بہ مال چہ درین حال از حدود مصر خبر رسید کہ الفی و اشقر سنقر عزم مکاوحت را با ایلخان عالم تصمیم دادہ اند و شاہ زادہ منگو تیمور را چنانکہ ذکر آن تقدیم یافت بالشکرے جرار نامزد ایشان مے فرمود و مثل آن بطرف بلاد شرقی نزدیک پادشاہ زادہ ارغون روان می کرد و از حدود دربند باکویہ سلوک طریقۂ احتیاط را استعدادی موذہ بودند و آن نیز علاوۂ شواغل شدہ و درین میانہ رایات نصرت پیکر بر عزم توجہ بمشتاۃ بغداد براہ اربیل و موصل نہضت مے کرد و صاحب علاء الدین راجہت ترتیب یامات و تدبیر ساوریات از پیش لفرستاد پادشاہ در آن حوالی چند روزے بسبب تفرج طرد و مصطاد بر کنارۂ دیہی کہ آنرا دیبا سیر گویند از عمل رحبۃ الشام نزول فرمود و لشکر بر عادت مغول نرگہ کردند چون کلہا انواع وحش با خروش و جوش در حلقہ جمع شدند و بر ایشان مدار نرگہ تنگ آمد ایلخان بنفس خود با چند خواص و اینافان در راند و روان بہرام گور بر آن تاختن و صید انداختن آفرین میکرد

بیت

سوفار دوش زحیرت وحشی دہان کشادہ
شہ چون زبان خنجر کردہ بتیر لاش
چون در اسد رسیدی چون سنبلہ سنان کش
از ضربت الف سان کردی جوسین و دالش

تشریف ضربت او انواع وحشیان را
تعلیم شکر دادی هنگام انفصالش

دریک لحظه شیران شکاری از وحوش پرداختند و موازی کوه برهم انداختند
از کار صید فارغ گشته غرهٔ رجب براه سنجار عازم بغداد شد مجد الملک در راه هم
در روز انفصال صاحب علاء الدین حکایت بقایا باز و باد ایلخان داد و طائفه
از امرا بر عقب صاحب علاء الدین برائے تجسس و استقصاص و کشف و
استقصا و استخلاص مدعی چون برق از میغ روان گردانید بصاحب رسیدند
و فرمان بشنوانیدند و دانسته که آن قضیه نمودار گردش فلک ست و کار ایام و لیالی
بے قصور جستجو آمال تقریب آجال رجال نیست بقضا رضا داده و جز این خود چاره نیست
صاحب الشان سپید و شد و کافه خلق را از آن حادثه بر چرخ فریاد و زاری رسید بیوتات موقوف
داشتند با قل آنچه در تحت تصرف داشتند از نقد تا ریزه از ناطق صامت تا صفر از
حبات لآلی مانند ظواهر سعود و شلالی تا رذائل خزرات و سفال منحوس فال از
درر عبقریات بار با تا حصر بستر و بوریا تا الد طوارف خسائس تا طرائف
از اوانی مذهبات و مکفتات تا اثاث اثاث از طاقات اثواب تا نطاقات
الواب از جواری خیرات حسان دو را تا چشم بدخشان تا غلمان بیت البشر و اصطبل
از بیت النوبه بوق و طبل از صاهل و ناهق مردود و لایق از افراس و بغال
شتر و جمال تا قد و جمل جیدی و حمل

بیت

هر که دارد نظم یکی تسلسل — از خساست چو نگاو گرد و نست

چون غرض صیانت جوہر عرض بود نہ عرض در رشتہ عرض حاضر آورد و لپشت پائے لا
بارک اللہ بعد العرض فی مالی از سر ہمت عالی چون کار از دست رفتہ بود بر تقلبیات
نفیس و خسیس زوجین منقود و اثر مفقود شدہ بضائع سراب ضائع و مال پای مال و
املاک مرجب املال تحصیل بضاعات و وثائق قرضات و جرائد املاک موروث و کتب
با دعجم و عرب سپرد ولا الہ الا اللہ تطویل جیست لوح متملکات را از سر حیز اسم شے
بر آن صادق بود لستر دچنانچہ در رسائل تسلیۃ الاخوان از انشاء آن صاحب قران شرح
آن مستوفی آمدہ ست و اگر جہان را در جہان خود ہمین یک عیب بودی کہ نعمت و راحت
او لعید تا کہ عمر ہا در طلب و تعب صرف مے رود بقائی و ثباتی ندارد واجب نمودی کہ مرد
عاقل دل بر آن ننہادے و از برائے تحصیل بے حاصل آن چندین درنگ و پوے
جست و جوئے نیفتادی - در حال اثبات این ذکر یکی از حاضران این دو بیت از
گفتۂ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ برخواند

بیت

گر خردمند ز اجلاف جفائے بیند تا دل خویش نیازارد و درہم نشود
سنگ بد گوہر گر کاسۂ زرین شکست قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

از تواتر این اخبار موحش برادرش صاحب دیوان کہ ملازم بندگی رکاب اعلیٰ بود وجہ
تثبت و تانی ندید اجازت خواستہ بہ بغداد آمد و بسبب آنکہ تواتر مخافظت و عواصف قہر
ایلخانی سکونی و رکونی نپذیرد مغالبت و اجتہاد در تحصیل مال و ترویج وجوہات بر اضعاف
اعادی می نمود از خانہ خاصۂ خود و فرزندان جواہر و مرصعات و اوانی زر و نقرہ آنچہ
بود بیرون آورد و از نواب و وکلا بر سبیل استقراض بر حسب استطاعت نقد و جنسے

بستد و باآن مضاف گردانید. جمع اعادی از نقود و اجناس آنچه لایق عرض دانستند
حمل کرده در منزل وجیل بندگی سریر رفع کردند چون بادشاه را اضعاف آن متوقع بود
وآن مقدار عشر معشار مبلغ متصور بر نمی آمد هیچ موقع نیافت و عرض حال صاحب
دیوان بوجهی رفت که بمهاونه و میل موسوم شد و خلاصهٔ مساعدت و مرافدت او از
مال خاصهٔ مستلزم سخط ایلخان گشت قضا کار کرد و بودنی ببود و کوشش و تکاپوی
سود نداشت و قتی این قطعه اتفاق افتاده بود

لمولفه

سپهر قسمت عدلش نگر که تا ستم	بسالها دهدم غم خوشی بساعتها
ابضاعتم هنر و فضل و حکمت چه سود	که مایه هست زیانم ازاین بضاعتها
ببوی کسب تن آسانی که ممکن نیست	بباد شد همه سیم زیسی اضاعتها
برای آنکه فلک دارد م چو بی هنران	کجا کسی که کند پیش او شفاعتها
ز سستی همه کامی دریغ داشته اند	همه بسفله و دون داده استطاعتها
وبعد معرفتی دیدن الدهور اذن	عصیت نفسی جدا لئن اطاعتها

برلیغ شد که طغاچار بر غوجی باطل نقدهٔ معاویان اولئک الذین حبطت اعمالهم
بیغداد آمدند و نهوی و اخذت و معاقبت آغاز نهادند از آشنا و بیگانه و اهل جیران و
بطانهٔ خانه کیفیت کنوز و دفین جواهر ثمین که در خارج همین نام داشت استکشاف
کردن گرفت کرة بعد اولی بسباط و خانقاهی که مستحدث او و مدفن اعزه اولاد و عشائر
بود رفته و مبالغت تمام در نبش و تفتیش و هدم کنس بتقدیم رسانید و چون هیچ در
همه نبود و همه هیچ نیافتند عاقبت او را که از خانهٔ مالوف که مانس عز و دولت و مامن فوز

راحت و مغرس نہال بہجت و معرّس اقبال وحشمت بودی نقل کردند گردنی را
کہ سرکردون گردان فرونمی آورد در کاب گردن کشان گیتی بطوق نعما وایادی لو
مطوّق بود از دغل دل درغل ذل کشیدند و دستے کہ از سرزبردستی گوش روزگار را
بشنف رقیت مشنف ساختی بسلسلہ تہدید سوار صفت مسوّر گردانیدو ویدۂ فضل و
معالی خوناب می باریدہ اگرچہ بر اعضاء ظاہر ففیو وہموم محسوس مے شد و رسوم تانیّ وقرار
از دیار دل شوریدہ وار مطموس امّا سلطان مملکت جوارح بر سریر ثبات مطمئن
ومتمکن بود و ساحت خاطر بامداد صبر کہ طلیعۂ نصر و موجب نعم الاجر است مشحون قال
اللہ تعالیٰ انما یوفی الصّابرون اجرھم بغیر حساب

بیت

بگذار استنام مصلحت خویش بر او گر بکشد گر زندہ کند او داند

وچون نظر ارباب اغراض نہ بر مجرد خسران مالی بود ایلچی را باخود بار گردانیدند و حکو
ملک بغداد در روے تقبّل کرو قید جدید بردا شتند و بعوض آن دو شاخ مخشوب از عداو
وشاخ در گردن او انداختند مانند عروسی سر و بالا معانقہ و معالقہ را ہر دو دست در
گردن آن سرفراز حمائل کرد و در آن روز بازار فتنہ از گفتۂ رضی الدین نیشاپوری
بزبان چوبین خود املا کردن گرفت

بیت

دست من دل شکستہ یک شب تا روز انگار کہ خونم است در گردن گیر

این قطعہ را درین حال پیش برادر فرستاد۔ شعر

اسمع فدالک النفوس قول فتی فدا اودو وہ موارد الخطر

اشکوا الی ربنا ومنعمنا — جور زمان یجیئ بالعبر
کان منا ئی عناق هیفاء — کالبان ما البان کان من طری

اعادی بدین سلسله وقوف یافتند یا یکدیگر گفتند اگر او را قوت عرضی نبودی طبع او
در چنین حالی که از بقا و ارتقا بدرجه خلاص آیس است چگونه تبلفیق معانی
آتش شدی یا بنظم و نثر مواتات کردی وقوت ذاتی چندین معانات شدائد
ومقاسات مکائد که کوه از صدمت آن کالهشیم تذروه الریاح گردد وف
نمودی آن نادانان در غلط جهل و عدم عقل سررشتهٔ معرفت گم کرده بودند

بیت

کار دنیا که تو دشوار گرفتی برخود
گر تو بر خویشتن آسان کنی آسان گردد

یکی از مشفقان او را از مساراة وشاة اخبار کرد در جواب این دو بیت چون
آب زلال و سحر حلال و کرشمهٔ احباب با غنج و دلال بنوشت۔

شعر

رمیت العدی ان لا الین تذللا — لصرف اللیالی ان ذا لعجیب
وکیف ابالی بالخطوب وانّما — علیّ من الواق الحفیظ رقیب

اناالی بغداد چه بغداد بل تمامت طوائف در ممالک از ملوک وممالک از روئے
انصاف باصاحب علاء الدین مشارک ومساهم این عناء و شکن ومحن ناوک محن
بودند پس ایلخان بعزم توجه بییلاق فرمود تا اردو را کوچ کردند ورایات عالیه
برافراشت و باد از غالیهٔ زلف پرخم پرچم مشام زمانه را عنبرآگین می ساخت

وفرّاش صبا منزل بمنزل الام بالام فرش بوقلمون مے انداخت گاه رعد
نوروزی از مقدّمه تبهیره زن گشته وساعتی برق درخشان چون تیغ قورچیان
خاص عکس ضیا انداخته وباد علم نشاط لشکر ربیع از هر سوئے افراخته غصابهٔ
ضلال وفرقهٔ ارذال چون از ابداع عجائب غرور واختراع اکاذیب صراح
ودعوئ بے معنی که یکی زیور صدق نداشت بل کذّبوا بما لم یحیطوا بعلمه
جز خسارت مالی ومزاحمتے حالی حاصل ندیدند هرچند پیرامن گرد فریب آمدند
از شیخ وشاب وبرّ وفاجر وخامل وفاخر کسی را که از تعدّی او حکایتی راندی و
شکایتی خواندی نیافتند وبرسبیل برطیل وارتشا حیثت ما طلب وشان چیزی
اورا ملزم نگردانیدند وبعلّت خطاب زوائد اخراجات وعوض عوارضات چنانچه
از لواحق اعمال دیوانی باشد عرض اورا ملوّث نتوانستند کرد سیلاب استشعار
درون ناپاک ایشانرا فرو گرفته اضطراب واقشعرار ظاهر ایشان را متغیّر
گردانید ودر مقابل ایذاد ظاهر وقصد تشنیع مترصّد مجازات سیئات افعال
ومقابح اعمال گشتند ودرین اندیشه استیناف اصناف خداع واستعمال اسباب
احتیال پیش گرفتند روز بروز بزر وزور در زیور از زیر وزبر زور محض تلفیق
وتخلیق برمی آمدند تا بازیچه بازیچه عقدهٔ افسانه را مبهم گردانند از اقتداح آرا
واستشارات اهوا این مهرهٔ نزد وبر بر بساط عرض افتاد که اورا بمکاتبت
ومراسلت بلاد شامی موسوم گردانند وبرقم عصیان مرقوم مجهولی را از قوم یهود
بازوست کردند وبر کاغذپارها خطوط ملوّن بآب زعفران وشنگرف مانند طلسمات
سحری واشکال نیرنجی برکشیده یعنی آنرا درمیان امتعهٔ او هنگام تفتیش یافته اند

دو سه تن را از مجاهیل عرب که باتفاق امراء شحنگان بمشایخ و مقدمان عرب در هر وقت فرستاده بودند حاضر آوردند تا تخویفاً و ترغیباً تنکیلاً و تامیلاً مصدق اقاویل و محقق اباطیل و مروج نقد مزیف و مبهج لفظ مزخرف ایشان کردند و حال آن بود که در اول سال مذکور میان الفی و امراء مصری مخالفتے ظاہر شد و سنقور اشقر با جمعی از امراء ترک بحری تحری جانب مصلحت الامر گرفتند و عیسی بن مہنا از امراء اعراب شام و آن نواحی با او دم موافقت زد و اسباب مصادقت موکد گردانید و الفی در دمشق بتشفی از در دمشق و رتق ایشان مستعد مقاتلت و متصدی دفع اثارت فتن گشت در سیاق این اطوار خبر رسید که فوجے از موج اتراک بحری از مصادمت لشکر مصری ہزیمت یافته بجوار عانه و حدیثه متصل شده اند از روئے حزم و احتیاط برائے احتراز و تفحص حالی رسولی را باتفاق باستاق و امراء لشکر فرستاده بود و سنقور اشقر و عیسی بن مہنا را بر موافقت بندگی حضرت ترغیب داده و از مخالفت تحذیر و تنفیر واجب دانسته اتفاقاً انہزام ایشان از الفی مقارن وصول رسول افتاد بدان رسالت ابتہاج نمودند و از آن الوکت استظہار فزود عیسی برادر خود را مصحوب رسول ببغداد فرستاد صاحب علاء الدین او را ببندگی حضرت علیا روان گردانید صورت حال انہا کرد ایلخان در حق سنقور اشقر نواخت و عاطفت فرمود و برادر عیسی را تشریف داد و زر و غله بر بغداد حوالت کرد و در آن وقت شہزاده منگوتیمور لشکرے را چون قطرات باران بے کران و مانند سیل کوه گردان بکنار فرات کشیده بود بر قصد شامیان بخدمت او نیز رسول فرستاد و اظہار مطاوعت و انقیاد کرد پیش سلطان مصر دین ہمیں ارسال و مراسلت رفت

ایشان هر یک از مقام خود کیفیت حال را اعلام حضرت کردند و حکم یرلیغ شد تا
منکوتیمور لشکر را باز گرداند و از قصد ایشان منع کند اما بایدو اغول از طرف دیگر بدیار
شام لشکر کشیده بود و خلقی تمام را بقتل آورده مقصود ازین شرح آنست که خلاصهٔ
اندیشهٔ ایشان جاذبهٔ محال بود و کاذبهٔ خیال. بدین سودا از عقب ایلخان برفتند
و تزویر فرا یافته و اغلوطهٔ نبوی ساخته را عرض کرد با تمهید آنکه هم محصلان مال چون
مقوی حال و ممشی کار بودند ازین تهمت و نسبت که بصدق نسبتی نداشت استکشافی
غیر شافی نمایند ایلخان بنظر فراست که جام جهان نمای عکس لمعان الملیه اوست
از دیباچهٔ احوال فصول فضول آیت قترا برخواند و با نامل فطنت از زرار ازو رار
از راز زار او و زار او بگشاد باستحضار صاحب علاءالدین حکم نفاذ یافت و ایلچی
فرستاد تا در بندگی سریر دولت لازالت ثابتة الارکان کشف القناع باشباع
رود چون ببغداد آمد از زمرهٔ مزوران آنکه او را محل اعتماد تمام می دانستند قرار
برقرار اختیار کرده بود و آنچه مانده از اوراد شهادت زور نفور رشد ند اعادی را اندیشه
افتاد که اگر او را تخلیص و تخلیه کنند هیچ آفریده در معاونت ایشان ربقتی ننماید
تناسیل بعید و تمنیهٔ بی منتهی ایلچی را فریب دادند و او را دستیار احتیال و دستور حال
خود ساختند و صاحب همچنان با سلسلهٔ توکل می داشت آری

لمولفه

از دور فلک تسلسل ناکامی   بدیع علی کل حال نیست

و باستحالت این دو مسئله کس را یارای سوال نه توکل بکلائت ایزدی کرده در
مقام تسلیم الحمد لله علی ما قضی والخیرة فیما یقضی الله ما شاء الله کان و ما لم

بیتاء لم یکن ورد زبان و سبحه ساخت و روزنامچ رضا را که عالی ترین مراتب نفس است
بذکر اذا لم یکن ما ترید فارد ما یکون موشح گردانید و حلم رزین و فکر متین او میخواند.

بیت

اگر سپهر نگردد ز جای خود تو بگرد ‏ ‏ ‏ ‏ وگر زمانه نسازد تو با زمانه بساز

که برودی انقشاع غمام غموم را سببی ظاهر شود و یا چنین سببی که حضیض دشمن کامی
عبارت از آنست فراز فیروزی فرا رسد هر زیرک مدرک که درین معانی واجب اراد
بروی روشن شود که هیچ خیر و شر و نفع و ضر بفعل و ارادت بنده متعلق نیست و جمله
قضایا بتقدیر قادری مطلق است و امور عالم بمشیت او معلق پس در مقام ابتلا همه
دشخواری بروی آسان گردد و ببرکت توکل و رضا مستحق مزید نعمت و احسان او این
مقدمات صورة حال او بوده در مبدأ و منتهی والحمد لله فی البدء والرجعی شیعه
اولئک الذین اشتروا لهو الحدیث در مسارعت و مبادرت از عقب رایات پادشاه
تقاعد و تقاعس می نمودند و قرعه تسویف و تعویق بر رقعه اندیشه می انداختند رعاع
الناس را در خفیه از گوشها بازدستها می کردند تا البشائر الی روایات خود گردانند و آن
روایات را بقول نا راست بعشته رسانند و احادیث غیر ماثور آن آحاد باسناد ما
هذا الا افک مفتری مسلسل سازند. قال الله تعالی وکذلک جعلنا لکل نبی
عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا و دریم بعد آ
چون خود مزوری دیگر نیافتند بوی یک ماهی در مصابرا این فکرت جولان کردند با جماعت
ایلچیان صاحب را مقید کرده با زهم بندگی حضرت شدند. و در آن سفر صورة
خواجه بهاء الدین علی بن عیسی الاربلی و نور الدین عبد الرحمن التستری که صنیع

دولت و مربی نعمت صاحب بودند و در ظعن و اقامت هنگام نکبت و سلامت مصاحب و
مطیف رکاب فلک سای مجلس خلد آثار او با آنکه چون ناله خود در سینه مقید بودند بر مثال
اشک از دیده روان گشتند و اگرچه اسباب محاورت و مجاورت و موانست و مجالست
فراهم نمی داد بمراسلت و مشاعرت نفثة المصدوری و بثّة المکظومی بر زبان خامهٔ دو
زبان که صورت غمّازان داشت می گذرانید و بدان تاثیر عنا و شماتت اعدا و اعباء
مسافرت در شدّت و بلوی بر خود آسان گذر می کرد و الحالة هذه تا بر صهوات مراکب
مراحل و منازل را بقرب عقبهٔ اسدآباد رسانیدند ایلچیان را دیدند چون تیر از شست
نفاذ یافته روان و بصفت باز در نشیب و فراز در پرواز بعد از استنطاق و استفهام
بقرینهٔ حالی معلوم شد که در همدان پادشاه را حالتی مشکل که ملوک و ممالیک و
جبابره و صعالیک از تحرّز و تصوّن در دفع و حدوث آن متساوی اند روی نمود
و تمامت را بنا بر عادت معتاد ایشان چون کار ارباب هنر بسته شد و از آن روی
امور طوائف امم مانند زلف دلبران پریشان گشته صاحب را از توجه باز و منع
کردند متعصبان عصابهٔ تخییل و ناصبان منصوبهٔ تخییل ایلچی را گفتند تا وقت جلوس
خانی او را مخلّی کردن از مقتضی فطنت و کیاست نباشد بدین سخن با وجود تباشیر
صباح فلاح در شب دیجور هموم بماند و با قید حدید و کید حسّاد در ساخته
مبادی و مقاطع خیر و شر را در عالم مجازی مقدارست معیّن و وقتی موقّت است
بی ارتیاب والامور مرهونة باوقاتها و لکل اجل کتاب یمحو الله ما یشاء
و یثبت و عنده ام الکتاب - حال اباقاخان چنان بود که در همدان بواسطهٔ
تشرّب عقار مزاج از سمت اعتدال منحرف شد و ضعف قوّه گرفت طبیعت

موازرت اطبا نمے کرد۔ لاجرم مرض متزاید شد روزے بر صندلی نشسته کلاغی که دلیل غراب البین بود محاذی نظر پادشاه بنشست و آوازمی کرد۔

شعر

من شاعر للبین قال قصیدة یرثی الملیک علی روی القاف

بنیت علی الایطاء سالمة من ال اقواء والاکفاء والاصراف

گفت قراتاری مراطلب می کند از نفاق او کراهیت داشت فرمود تا او را براندند چون کلاغ طیران کرد غشی قلبی روئے نمود و هم در آن غشیت طوطی روحش از قفص قالب پرواز کرد و ذلك فی العشرین من ذی الحجة حجة ثمانین و ستمائه و مدت ملک او که روزبازار سیاست و عدل جز آن در خاطر نمی آید هفده سال بود

بیت

نهادند زیرا اندرش تخت زر بدیبائے زربفت و زرین کمر

تن شاه او ارش بیاراستند گل و مشک و کافور می خواستند

چند روز برسم ایشان در مقام مصیبت و لباس عزا بودند خواتین ماه روئے سلسله موے

بیت

بکندند موی و شخودند روئے زبان شاه گوی و روان شاه جوی

سر سرکشان گشت پر دود و خاک همه دیده برخون همه جامه چاک

و تاریخ این واقعه را یکے از اهل عصر این ابیات عنوان و دیباچه دل ساخته

بیت

آباقاخان که از انصاف عدلش جهان بدچون بهشت عدن خرم

ز ہجرت ششصد و ہشتاد و عشرین | ز ذی الحجۃ سنا افزون بود و نہ کم
که بادار البقا شد وقت اسفار | ازین دار الفنا واللہ اعلم

جلوس سلطان احمد بر تخت مملکت

در وقت مقام مراغہ چون احوال ملک اختلال خواست یافت تعیین خانیت
را مفاوضت و کنکاج در پیوستند و قرعۂ استخارت بگردانید آقا و اینی و امرا کہ
حاضر بودند متفق الکلمہ و مطابق الالسنہ قرار نہادند کہ از برادران نکودار خان
گردد و بسبب آنکہ قلادۂ اسلام را متقلّد بود او را سلطان احمد گفتند برین
مشاورت رائے جملہ منتہی گشت و میعاد کردند کہ باستجماع دیگر شاہزادگان و
نوینان ایلچیان پرندہ بجناح عقاب روان شوند و در الاطاق قوریلتائے بر سیاہ کوہ
ویرلیغہا و پایبرہا را آنجا تجدید کنند و احکام یاسا را تشدید پس بعد از اجتماع ایشان
سبزہ چون دل غمزدگان از جائے بر خاستہ بود و اطراف کوہ و دشت را از
فرش مینائی بیاراستہ ابناء زمانرا غزل کاتب ورد زبان شد

بیت

از باد نسیم عنبر آمد | یا نا کہ ز کوئے دلبر آمد
از بوئے چمن چو زلف خوبان | مغز دل و جان معطّر آمد
بر داشت قدح چو لالہ یعنی | ہنگام نبیذ احمر آمد
نرگس سوئے تختگاہ چون شاہ | بر فرق نہادہ افسر آمد

تاگفت صبا بگل که خوبی | او نیز بخندہ خوش در آمد
آہنگ نوائے نائے بلبل | از زخمہ چنگ خوشتر آمد
از رشک دہان یار غنچہ | در صبحدمش نفس بر آمد
از لطف ہوا مزاج بستان | ہمچون غزل نغز تر آمد

از اقصائے ممالک شاہزادگان و خوانین و نوینان و سلاطین درین انجمن انجم صفت جمع شدند و قوریلتای ساختند کہ بدان زیب و ترتیب ہرگز اتفاق نیفتادہ بود قاعدۂ نشاط و طرب چون فرش معدلت ممہد گشت و مبشران فتح الباب سعادت ندا ر

شعر

لقد زادت الایام حسنا و بہجۃ | اذا اید الاسلام دولۃ احمد

از محیط خاک بمرکز افلاک رسانیدند احمد مؤید و سلطان عادل دل قبا رفعت و بختیاری در دوش گرفتہ و تاج نتاج اقبال بر تارک مبارک نہادہ روز یکشنبہ سیزدہم ربیع الاول سنہ احدی و ثمانین و ستمائۃ بتخت مملکت بر آمد شاہزادگان از سر نشاط کلاہ بر داشتند و بقدم بشریت زمین را سپہ سپر گردانید مراسم دعا دولت روز افزون و شرائط تہنیت جلوس میمون اقامت کردہ رامشگران نوائے باربدی را در لحن داؤدی بسقف فلک مینا گون رسانیدند، خوانین را بکار چون باغ نو بہار و صد ہزار نگار آراستہ و بنفشۂ زلف در گوش ہر یک بغمازی فرو خواندہ

بیت

اے ترک نازنین کہ دل افروز و سر کشی | ایناق دلربائی و امراق اینشی

کاکل بر آن نو چو شکست بر سمن | خوشۂ بر عذار نغز تو چون قطرہ بروشی
گل کشکک بدست حسد چاک میزند | بر تو چو دید زیبت تر لیک زرکشی
افتادہ گشت برک قمر تا نہادۂ | بغتاق آل بر زبر چہر آتشی

بموافقت آن بزم بہشت آثار لآلی افطار امطار از عقود سحاب سنجاب پوش
مے ریخت و غلالۂ باد شمال چون گیسوے مہرویان عنبر و مشک می بیخت،
قطرات عہاد تجدید عہود را مہاد انظر الی آثار رحمة الله کیف یحیی الارض
بعد موتہا در زلال وو ہاد بسط کردہ و طیور بلغات مختلفہ بآیات من یہد الله
فماله من مضل و من یضلله فماله من ہاد استشہاد نمودہ در جہان بعد
از شور و شر و سور و سرور حاصل آمد و عقد امور بعید از انفصام انتظام یافتہ
دین محمدی بدولت احمدی نضارت و تازگی از سر گرفت انفاس زبان بشر دعاء
سلطان مطیب شد و خیام ایام باطناب الطناب مدائح او مطنب اعواد منابر
از ذکر القاب فاخرہ چون شاخ گلبن شگفتہ گشت و چہرۂ سکۂ از شادی نقش
نامش ناضرة الی ربہا ناظرة صفت یافتہ چون پادشاہزادگان از کشتی کردن
و کاسہ گرفتن فارغ شدند علی التناوب مراسم خدمات را بتقدیم تلقی نمودند
باول باران جود و احسان بر کشت زار امانی قاصی و دانی فالیض گرد انیدہ و
تمامت رازو اخر انعامات و فواخر خلع و کرامات ارزانی داشت و خلائق را
از نصاب عوارف و سجال ارفاد و اسبال خود نصیبے وافر مہیا ساخت

بیت

ابر تخت ہشت فیروزہ شاد | در گنجہائے کہن برکشاد

حکم فرمود تا بہ نقد زر و جواہر و بالشہا و مرصعات تلید و طارف کہ از آبا و آقا ننگو
خود آباقا ماندہ بود و سالہا در خزانۂ قلعہ و دیگر اطراف معد بیاورند و برا خوان و
اولاد و اعمام و خواتین و کنات و بنات و اخوات و امراء تومان تا ہزارہ و صدہ
دہ و کائہ متجندہ قسمت کردند و از خزائن جز این احدوثۂ جمیل و دعائے خیر دولت
خود را ذخیرہ نگذاشت

بیت

شد منفعت عالم دست تو کہ آن دست　　　کانست و نہ کانست فشانندۂ کانست
شد مصلحت دنیا مہر تو کہ آں مہر　　　جان ست و نہ جانست فزایندۂ جانست

دل خاص و عام بدانۂ انعام در دام کام و قید مرام خود آورد، بدین و ہش و
بخشش و استحقار خزائن و دفائن آیات مکارم پادشاہانۂ او بر صفحات جرائد
روزگار محرر شد و یرلیغہا باطراف ممالک روان فرمود مبشر ببسط کف جودوندی و
کف جور واذی و متضمن اشادت ارکان معدلت و استحکام بنیان مرحمت و پیش
از شروع در کار مملکت بے تذکیر بذکر ہی ایلچی فرستاد و صاحب علاء الدین را
کہ بستۂ دام ایام ولیالی و خستۂ سہام چرخ لاابالی بود برہم زدہ کارش از ربط
نامرادی و دست خوش روزگار از مکائد اعادی خلاص داد و از قید صورۃ و معنی
بیرون آورد بخت بخشم رفتہ صلح کنان باز آمد و حریف اقبال استقبال کردہ شگفت
و چون غنچہ در پوست می خندید

شعر

هذا الذی کانت الآمال تنتظر　　　فلیوف للّٰه اقوام بما نذروا

ذوقی خاطر با جادت این ابیات سخاوت کرده بود درین مساق تناسبے دارد

بیت

شب یلدا مرا شد اثر صبح پدید ‏ یافت قفل غمم از فاتحهٔ صبح کلید

کشت امید بجنبید بیک شبنم لطف ‏ شاخ شادی وگرش باز قبولی بوزید

کشتی عمر که در بحر فنا می شد غرق ‏ شرط آن بود که نزدیک کنارے برسید

رنگ نیرنگ اعادی همه از روئے مثل ‏ بود بادے که کسی در شکم شیشه دمید

دل اگر خار جفا دید خدا را منت ‏ کز گلستان امل هم گل یک کام بچید

در قدح ناب معطر فگن و باده مکن ‏ گر ز دو دیدهٔ من خون مقطر بچکید

بر کفم جام غم انجام نه امروز چه شد ‏ گر دلم وی ز کف حادثه یک درد چشید

گر فلک کرد بتهدید دو سه روزے تقصیر ‏ بختم امروز قضا کرد و از و کینه کشید

عیش خود خوش گذران مغز تفکر کم سوز ‏ که در ایام کسے بوئے وفائے نشنید

با شارت سنجر بهم و صفهم مجد الملک را گرفته هم بدان قید مقید کردند و باعوان صاحبی سپرد زبان غل از غل غلغل قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا در گوشش پی کوشش انداخت و قید حدید نه از سر عذر از پی عذر در پایش که نیک در بایست بود افتاد و دو شاخ از روئے گرانی و چشم خود بینی نه از سر آرزوئے دل و نگرانی هر دو دست در گردنش تنگ در آورد و چندانکه مسمار سرزنش می کرد تقرب و توصل زیادت می نمود و میگفت سر را بر سر کار او و بار بر سر او خواهم نهاد تا آخر عمر او وے دوری نجست برا جزائے وجود او صورة فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا ظهور یافت در دست افعال نا ستوده و اعمال نا زدوده خود چند روز با قید تکبیل بود

صاحب علاء الدین از کمال اریحیت ذاتی و حسن سجیت مجبول خواست که در زمان قدرت خلعت عفو که بهترین خصائل و بلندترین مراتب فضائل است ارزانی دارد و از نتائج نفس قدسی حکایت حلم قیسی را منسوخ گرداند جمع مخلصان و خدم و اعوان زبان تقریع دراز گردانیدند و حقیقت بر جائے خود بود که آخر بمشاهده رفت و بازاء اصطناع و مواهب جسیم این دولت آشیان خاصیت جوهر نفس او چگونه ظهور یافت و در آن حال جانب حق و خلق را اسر موئے مرعی نداشت امروز چون پیراهن دیب حافر حفرة وقع فیها طواف میکند و از شجرهٔ دست نشان خود ثمرهٔ مجازات اقتطاف عقل سلیم کجا روا دارد که برخصت حلمی معتاد این ظالم مظلوم صورت را خلاص دہی ۔ و باز عالمی را در دست ظلم و عدوان او گرفتار کنی ۔ حکما رخصت نداده اند که بر قتل دشمن مبادرت نمایند و تا مجال دفع و امکان تحرز از مکیدت او باشد آن طریقه را التزام باید نمود و تا چون محقق داند که اگر فرصت و قدرت او را باشد لامحاله جز بقطع و قمع رضا نخواهد داد واجب است فرصت را فائت نگردانیدن و روئے زمین و ساحت خاطر را از خبث عقیدت و اندیشهٔ غائلهٔ او پاک کردن و چند روزے که در عمر ستے واجل را تاخیرے باشد آنرا ہیچ نه صبوح شادمانی و سرمایهٔ فتوح زندگانی شمردن

بیت

یکی شربت آب از پئے بدسگال ۔۔۔ بود خوشتر از عمر هفتاد سال

دوریں حالت خلایق بسیار از مغول و مسلمانان مترصد با تیغ و خنجر ایستاده بودند تا چه وقت اشارت رود ناگاه اعوان صاحب او را بیرون آوردند و بیک چشم زد چون فرمان فرمانی که خلایق بر تفرق اعضاء اجزا و استلاب جلود و اعصاب آن حریص باشند ارباً

ارگا کردند و خون اورا چون خون مدام بیک دم می آشامیدو اعصاب اورا
بر آتش مے نہادند و می خوردہ ہر آئینہ سرانجام و شایت و پایان کار محاسدت با
اردمہ کرم بود و دمانی کہ اولیاء نعم بودہ اند چنین خواہد بود بعد ازان ہر عضوے را از
اعضاء او بطرفی از اطراف ممالک فرستادند چون سرشتر در بغداد بہ آوردہ بود و زبان در
ارباب ثروت نہادہ سر اورا آنجا فرستادند حکایت کردند کہ شخصے صد دینار
بداد و زبان اورا ببرید و بتبرہ ببرد اگر سر زبان نگاہ داشتے در سرانجام سر از زیان بحردی

بیت

گر زبان تو راز دار استے | تیغ را بر سرت چہ کار استے
ورنہ جستی فضول خاطر تو | این سرت را نجائے دار استے

پائی اورا بشیراز فرستادند یعنی ہنوز قدم سعایت آنجا نہادہ است و چون دست
بروے نمودہ بود و در بے ادبی دست از پائے جدا نکردہ دستش بپای مردی سر عمان
بعراق رسانیدند و درین حال بہاء الدین جامی راست

بیت

مے خواست کہ او دست رساند بفلک
دستش نرسید لیک دستش برسید

صاحب علاء الدین را بر حسب فرمان یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم
اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم الآیۃ حق شکر
وشکر حق واجب آمد و این رباعی کہ صورت حال داشت یکی از اہل عصر انشا
کردہ

دوبیت

روزے دو سہ سرفراز و بر شدی
جویندہ مال و ملک و توقیر شدی
اعضائے تو ہر یکی گرفت اقلیمے
فی الجملہ بیک ہفتہ جہانگیر شدی

دریغ آدمی زاد کہ بواسطہ تحصیل طعام پنج روزہ نفس خود را در آن جہان حطب حطمہ می سازد و دریں جہان بدرو تا یافت مبتلا شدہ ذخیرۂ بدنامی و نتیجۂ ناکامی می اندوزد

لمؤلفہ

گر فتنت کہ رسیدی بدانچہ می طلبی
گر فتنت کہ شدی آنچنانچہ می بائی
نہ ہرچہ یافت کمال از پیش بود نقصان
نہ ہرچہ داد ستد باز چرخ مینائی

بیت

کسے بدیں خاک سرفرود آرد
ہر سرے کو نسر سری دارد
ہر کہ جز دوست ہیچ نشناسد
ہر کہ جز یار ہیچ نشمارد
نام خویش از میانہ برگیرد
کام خویش از زمانہ بردارد

حکومت بغداد بر قرار بحکم یرلیغ صاحب علاء الدین را مفوض شد و زیادت آز
معهود سلطان او را اسیورغامیشی کرد و خلعت خاص و پایزهٔ داد و روزگار از آن کرده
خود عذر خواه آمد هر چند صاحب را نیت انزوا و خاطر موج می زد و نخواست که باز
در آن کار شنگرف و دریای ژرف خوض پیوندد و مجازات و هر غشوم و مکافات حب
مال و جاه دنی شوم در مدت فراغت با ستمهانت لذات و راحات مزخرف تقدیم نماید
ولی پادشاهی با قرب عهد که بر سریر سلطنت تمکن یافته باشد بی وسائل تشفع
و سائل چندان عواطف پادشاهانه و مراحم خسروانه مبذول دارد و او را از دو عقاب
شماتت و هلاکت خلاص دهد و خصم معاند و دشمن حاسد را با هر چه از اموال او گرفته
و برده باشد در مدت حکومت حاصل کرده بوی تسلیم فرماید چگونه رد سخن و منع فرموده
او در مذهب عقل و عرف مرخص و باذون بود بدین موجبات از اعتناق عهده و
تصدی آن اجتناب نتوانست نمود و خود رسمی قدیم و علتی مزمن و عادتی متمرن
است که آدمی نژاد درین خاکدان و حاصل این بادوان هنگام محنت بتذکر ایام دولت
تن در خوش دهند و در روز شادی شب اندوه فراموش کنند و بی شک کار
دنیا تا هست بی ثبات و بی قرار و زود گذر و ناپایدار بوده خنک مرد شی ایزاایم
ادهم صفتی که این عروس بی وفا را هم در شب اول زفاف از
سر یک دلی در روی طلاق سه گانه بر گوشهٔ چادر بست و در کنج
آشیانهٔ قناعت که گنجخانهٔ فراغت است خرم و آزاد نشست القصه قلم
از جادهٔ عادت بانهج مقصود نهیم سلطان روی بساختن مهمات ملک و
تنفیذ مصالح سلطنت آورد راه نیابت بسغونجاق نوئین تفویض کرد و منصب

صاحب دیوانی برقرار صاحب شمس الدین را مقرر فرمود و رتق وفتق امور
ممالک را برای رزین و فکر متین او بازگذاشت. لاجرم رونق ملک و ملت
از پایهٔ معهود زیادت شد و بلاد و عباد را بحسن مساعی و یمن تدبیر خود آمن و
معمور داشت و جهانیان را حکایت عدل فریدون فراموش شد. و ریاض دین
محمدی بنسایم عدل احمدی هر روز خرم و تازه تر میگشت. و بر قاعدهٔ اسلامیان
یرلیغ را فرمان و ایلچی را رسول گفتند. و ایلخان از شرب خمر معرض بوده و احیانا
قمیز را متعرض. و شیخ کمال الدین عبدالرحمن الرافعی را بواسطهٔ معرفت سابق
سیورغامیشی کرد. و رتبت قربت یافت. و شیخ الاسلامی و تولیت اوقاف
ممالک را از آب آمویه تا حدود مصر در نظر اهتمام او فرمود و حکم شد که تمامت اموال اوقاف
بر حسب شرایط واقفان بوقوف و حضور نواب شیخ کمال الدین و ائمه کبار و علماء نامدار بمستحق استحقاق
رسانند. و مواجب و رسوم و ادرار اکابر و علما و مستحقان یهود و نصاری که در عهد ابغا و ارغون از اوقاف بتعصب
احکام و رسوم وقف اثبات یافته بود مسقط گردانیده از مال خزانه ملک عوضی دادند. و در تجهیز
قوافل حاج و ترتیب مؤن سبیل بیت الله تأکید بتمام احکام نافذ گشت. و
همچنین معین شد که حاصلات اوقاف حرمین کریمین را زادهما الله شرفا
وکرامة جمع کرده هر سال بوقت توجه حاج ببغداد فرستند. تا صاحب
علاء الدین آنرا بسدنهٔ کعبه و خزنهٔ بیت الحرام رساند. و متعبدات و مواضع
اصنام بتان و دیرها و کنائس نصاری را مساجد و معابد اهل اسلام ساختند. و
بدین مهمات دینی از خواص و مقربان حضرت بهر طرفی ایلچی روان فرمود.
و ترتیب ارباب علم و فتوی و تعظیم اصحاب زهد و تقوی و مشایخ و

متصوفه و اصحاب خرقه یکی هزار شد - و شیخ کمال الدین عبدالرحمن ملازم
بیس و نهار گشت صاحب دیوان در مبادی خوش و القوان شروع در پایه متحت
عرضه داشت که هر سال هشتاد تومان زر مصالح آش اردو ها خواتین و شاهزادگان
و تغار چریک منصور صرف می رود و اکثر بر کار خاصه خواجه فخرالدین ابداجی می
نشیند - اگر یرلیغ شود از خاصه مال خود امسال آن مهم را کفایت کنم پسندیده افتاد
حکم یرلیغ بنفاذ پیوست - که خواجه فخرالدین ابداجی در کار آش مدخل نسازد و همت
صاحب آن سال مصالح آش را باواجبی منتمشی گردانید - و تقریر کرد که چهل تومان
زر زیادت خرج نشد و تا غایت آنچه تصرف نموده اند عرضه اتلاف و ضیعت
بوده و سبب وحشت صاحب با خواجه فخرالدین آن بود که سلطان در مبادی
جلوس بنا بر سوابق خدمات و اوا اصرادات که در بندگی حضرت همایون داشت
حکم فرموده تا او صاحب دیوان باشد - بکمال انصاف عذر این گفت که نطاق
تدبیر من از احاطت بر کلی مصالح قاصر است و با وجود آفتاب از چراغ بیهوده
زنان استنارت نمودن مقتضی کیاست نباشد - اگر پادشاه سپهر غاشیه فرماید
بهمان اسوه قدیم و لیسون تا وقت که در بندگی آقا ننگلو موسوم بوده ام کوچ
دهم و امتثال اوامر و نواهی را کمر بندم - سلطان استعفا او را پسندید - و
عاقبت کار آش بزرگ را که قطره ای از دریای بی ساحل جود بکمال
کفایت او تعویض فرمود - بدین موجب که تقدیم یافت صاحب را تغیری
با او در خاطر ظاهر شد - و جز بدین تدبیر که تا پدر روح قدس را شایسته است
از التزام تهیه مصالح آش ... اسباب اموال خود را قسمت او را اندیشه ...

نمود و در شهور سنهٔ اثنی و تسعین ستمائه که محرر این سطور را عزیمت سفر آن طرف
افتاد - بخدمت آن یگانه مستسعد شد. انواع مکارم یافت بصورت شخصی
مصور و علمی متعالی در تحت همت نفسی مستحضر محاورتی چون آب روان
روح افزای و لطف طبعی چون جوهر باده طرب زای در صنعت
دری نظمی اَعذَبُ مِن ماءٍ مَعِین و در کسوت لطافت زیبا تر از گل و
نسرین

نظم

جواد کفی عادل دلی که در قسمت | از بخل و ظلم نیابد نصیب او الا
که جام باده بساقی دهد بابت تهی | بتیغ سر بزند کلک را نکرده خطا

حالی که دیده بود اعزاء و تحمل شد بی سابقه خدمتی و لاحقه معرفتی که جاذبهٔ
مکارم اکارم و مستدعی اختلاط و انبساط باشد امداد استیناس متعاقب شد
و از حضرت طبع در اکتساب فضائل علی حسب الاستعداد رغبتی صادق
و میلی کامل فرمود و بحکم آنکه هرگز رکیب غارب اغتراب و کروب مفارقت
دیار و اتراب و تحمل اسفار شاق اتفاق نیفتاده بود احیاناً از تمادی ایام
مهاجرت و حرقت فرقت احباب و وطن بدین بیت

بیت

بِمَ التَّعَلُّلُ لَا أَهْلُ وَلَا وَطَنُ | وَلَا نَدِیمُ وَلَا کَأْسُ وَلَا سَکَنُ

تعلل رفتی بجواب ملاقات دست دادی با تراکم و تزاحم شواغل و عوائق در
طلاقت وجه و ذلاقت لسان بساط لطف طبع را مبسوط فرمودی - و بحسن
محاورت و اظهار تعلق خاطر و ترتیب مناظرت و معاشرت با وحشت مهاجرت

زائل گشتے و در انجاح آمال و قضاء مہمات بدم و قدم تکرم و تجشم نمودے۔ و چوں زبان عذر عقدۂ لا ینطق داشت در ادائے آں شمائل اخلاق و لطف گستری گفتے

بیت

اے تو غریب در جہاں بندہ غریب شہر تو
از تو غریب کے بود رسم غریب پروری

و چوں اتساع عرصۂ بسیار او نہ در خور ساحت سماحت و علو ہمت او مشاہدہ افتاد بر خاطر گذشت کہ چنیں شخصے مؤید تا مدت سی سال در ملازمت حضرۃ بادشاہان گردوں غلام بنظر عنایت ملحوظ بودہ و متصدی جلائل اعمال ایشاں شدہ اگر آفتاب صفت نظر بر اکتساب زر و دینار داشتے با چوں شگوفہ میل برگ سیم خزائن عالم او را حاصل بودے۔ اما ہیہات مرد موفق عاقل روشن رواں کہ دیدۂ فکرتش بکحل الجواہر بصیرت منجلی باشد۔ کجا بدیں خاک رنگین چوں اطفال مستانس گردد بل ملتفت واز جاہ و حشمت ایں جہانی و صامت ناطق خاک تودۂ فانی اکتساب ذکر باقی کہ حقیقت عمر ثانی جز آں نیست چگونہ اختیار نکند۔ و اینک زبان حال نیز بے زحمت قال شاہدے عدل است کہ بواسطہ مشاہدہ از نتیجہ جبلی و نتیجہ کرمی اصلی در مدت اندک مصاحبتے بعد از آنکہ از ایں آستانۂ غرور بمنزل حبور پیوستہ و از آں ناز و نعیم او را و محقاب او را اثرے نماند و بتحرز جریان خامہ بر صفحہ دو طبق کاغذ بہ دو رشحہ لعاب مدادی چگونہ مطالعان ذکر جمیل او را از عرایضہ

شعر

ذکر الفتی عمرہ الثانی وحاجتہ   ما قاتہ وفضول العیش اشغال

بر سے خوانند مقصود از اطالت این تشبیب آنست کہ روزے جمعے از
اہل فضل ومشاہیر آں صوبہ کہ مطیقان خدمت ومحرم اسرار بودند در
مجلس انسی حاضر شدند ولحظہ مجال اغیار مسدود داشتند در اثنا ر
حکایتے کہ مے رفت ذکر صاحب شمس الدین ادام اللہ علیہ ثنا بسبب
رحلہ طراز حلہ اخبار و واسطہ عقود حکایات آمد محرر این تعلیق از اسباب
وحشتے کہ خاطر زاہر صاحبے را باآں یگانہ حاصل بود ودر مقدمہ اشارتے بداں
رفت استنطاق کرد وتعجب نمود بمغالطات قسم وایمان مؤکد حجاب اشتباہ
از محاذات بصیرت برداشت وتقریر کرد کہ با خدمت آں صاحب قران ہیچ
وصمت مخاصمت وشعار مخاشنتے نبود اما ہرچند بپیرامن کعبہ توقد
طواف مے کردم وروے بقبلہ اخلاص مے آوردم خاطر صاحبے را نفور تر
می یافتم واعراض وانقباض زیادہ مشاہدہ کردہ می آمد و با آنکہ تعطف
او واصلاح حال خود را در عقدہ تعذر یافتم وازعنایت وموالفت ورعایت
ومخالفت نومید شدم بدخواہ دولت وقاصد جاہ او نبودم ودر حضور وغیبت
بر مراسم خدمت واطرائش توفر می نمود والدلیل علی ذلک در زبان اجتناب
از کار آتش بزرگ چوں مرا در معرض مؤاخذت آوردہ بود این دو سہ
بیت کہ در زیور پارسی بحقیقت از خلل خالیست وبنابیع لطف طبع از
الفاظ آں جاری انشا کردم وبہ خدمتش فرستاد

بیت

مکن نومید مارا وانکه نومید
همه کس را بچشم خوار بیند
نیندیشد بیندیشد همه چیز
بخسپد خوابهای بسیار بیند
سزد گر مرد عاقل وقت فرصت
نگه دارد ولے در کار بیند

این معانی درگوش صاحب تاثیرے نکرد و این قطعه با غرابت ترکیب و لطف تمثیل از آیت رحمت نامۂ آسمانی مشتمل بر لطائف توبیخ و اعتراف بر جرائم هم قرینۂ انشا گشت و رهینۂ انشاد

قطعه

لو ترای خوانده مجرمان پیشت
همت عفوت از سر تعظیم
از کرم آیت و لٰکن را
بر نخوانده زہے کریم رحیم
بہر تعظیم و عکس این معنی
نکتۂ یافتم چو دُرِّ یتیم
تو کریمی و کردگار کریم
راستی سبب کرده شد بدو قیم

باچندیں سوابق اعتذار و قیام در مقام استغفار یک انشوطہ از معاقد تنکر صاحبے واہی نگشت و ہیچ وجہ در بنیہ تدارک رخنے نشد۔ بل دیگر اسباب را رہگینہ شد۔ چوں ایں حکایت باداپیوست از حاضران کہ واقف براحوال بودند۔ استشہاد کرد ہر یک داستانے موافق ایں نمط و ملائم ایں نسق بتفریر رسانید تا بعد از تسطیر اساطیر و افسانۃ و ابداع انواع احوال زمانہ باز سر سخن رویم سلطان احمد در تمہید قواعد عدل والانصاف و اغلاق ابواب حنیم و احجاف بیک مبالغ بود صاحب دیوان تقریر کرد کہ چوں پادشاہ سلیم الاعتقاد در اعلائے اعلام اسلام و اعلام آئین تمشیت دین محمدی علیہ السلام رغبتے صادق و نیتے صافی دارد با سلاطین بلاد مصر و شام اظہار موافقت و اعلان مطابقت پیش باید گرفت تا تیغ خلاف از طرفین در غلاف رود و راہ تردد تحار رو ورادبے تردد منفتح گردد۔ و مواد مشوشات و اصول منازعات بیکبارگی منقطع و منقلع، و اگر دفع نازلہ را ہمت ادے رود بحکم اتحاد در دین و اتخاذ مسلک یقین در مظاہرت و مناصرت بقدم اجتہاد ساعی گردند۔ و شرائط مطاوعت و متابعت را راعی و با شتہار صیت مشابکت و انتشار ذکر مشارکت خواطر اہل اسلام در بلاد ایل و باغی و دیار مطاوع و طاغی بعبودیت حضرت ذادھا اللہ مسارا و محایا مائل گردند چوں ایں سخن متضمن محض مصلحت و موجب رونق و نماد ملک و ملت بود حکم بر لیغ شد۔ شیخ کمال الدین عبدالرحمن را برسالت و سفارت متعین گردانید مشتمر بدخول سلطان در مسلک دین و ابتہاج بمنہاج شرع یقین و ذکر اتصلاح

ذات البین و استبعاد از طریقۂ نفار و شین بعد از ارسال و مراسلہ اقضی القضاۃ
قطب الدین الشیرازی و اتابک پہلوان را با مکتوبے[1] روان فرمود. چوں باختلاف
رسل سبل موافقت میان طرفین مفتوح شد. پادشاہزادگان و امرا از اشتباک
و اشتراک سلطان با ملوک مصر و افتتاح مصادقت میان ایشان متفکر و ہراسان
شدند و از ظہور قوت اسلام و اسلامیان برخود پیچان و ہنگام جلوس سلطان احمد
پادشاہ زادہ ارغون باتفاق دیگر برادران بجانبت آقا سوچلکا دادہ بود۔ بعد
ازاں بعزم سغورلوق شد۔ و باغوائے جمعے امرا در خاطر او غبار تغیرے پیدا
گشت و امارات مخالفت ہویدا در بند ساختگی اسباب مدافعت و پرداختن
ابواب معارضت فکر ہائے پادشاہانہ کرد۔ طغاجار را کوس و اعلام داد و میر تومان
گردانید۔ و لشکر قراوناس کہ نسناس صفت اند نہ ناس۔ و در میان مغول
از ایشاں بے باک تر نباشد۔ در عداد اہتمام او آمدند۔ حکایت تغیر نیت و تبدیل
عقیدت او را در خدمت سلطان عرضہ داشتند۔ الیناق کہ مقدم لشکر گرج بود
و بصفدری و بہادری مشہور براہ رسالت نامزد شد۔ و امتحانا حکم برلیغ باستحضا
او نفاذ یافت۔ چوں بخدمت شاہزادہ رسید، عاطفت شاہنشاہے معتقد
دل بے وفاء او را کہ انیب ثبات از و چوں کبریت احمر و اکسیر اعظم عدیم الوجود
بود بجلاجل اجلال و مشقلہ اصطناع متقبّل گردانید۔ الیناق بمنائح آفریدگار عز شانہ
کہ اعناق ہمت مؤمن و مشرک با طواق آں مطوق است قسم یاد کرد۔ بر یکتا دلی
و اخلاص و رعبودیت و موافقت شاہزادہ مواثیق مستحکم با حجت داد۔ چوں آن
بندگی سر بر تافت معاودت کرد و در باب توجہ ارغون بصوب حضرت تخاریسے

[1] یہ مکتوب عربی میں ایک طویل خط ہے۔ ہم کا متن اس مقام پر حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس سے

سخنیم از غمزۂ دلبران باد رسانید۔ صاحب دیوان را از ماجرای مہادنت
اعلام کردہ بودند۔ از تبلیل تقریر و تنزلزل حرکات او آیت مواضعہ چوں آب
فرو مے خواند و خود ہیأت ظاهر دلیل ہیأت باطن باشد۔ و زبان ترجمان
احوال سرائر در بند۔ گی حضرت بعد از تمہید مقدمات عرضہ داشتند باز دواج
دختر سلطان کوچک نام البیناق را بزرگ گردانید۔ و بر لیغ نواخت و عاطفت
و اعلاء مرتبت و مکانت او نافذ گشت بدیں حسن تدبیر بیخ مخالفت را از ساحت
سینہ او قلع کرد۔ و مادۂ وحشت بدیں معالجت حاذقانہ انداع یافت عنقریب
شہزادہ ارغون جوشے را بسرا پردۂ سلطنت فرستاد معلم بدانکہ در زبان الیقاقی
جد امالک و الٓقاد توائر غضب ایلخاں و نزاجع کوکب دولت صاحب دیوان
سوچیاکا دادہ بود۔ کہ ہر چہ سمت تملک دارد از نقد و جنس و ضیاع و عقار
واں آں پادشاہ است و ہنگام اشارت بے تلعثم و تغمغم تسلیم کند۔ اکنوں
التماس از ستدۂ سلطنت آنست کہ او را صاحب جوشی آنجا فرستند۔ تا
آں سخن پرسیدہ شود۔ وآں مصلحت بتفصیل رسانیدہ آید۔ و نیز چند سالہ
تصرف در مملکت پدر نیکو نا نمودہ و ہرگز حسابے مشتمل بر جمع و خرج ممالک
رفع نکردہ آنرا ہم جوابے گوید و سیاقتے منقح بنماید باعث بر ارسال ایں الوکات
مطمع مالی نبود چہ در وقتیکہ واقعۂ اباقا خاں شائع شد۔ برآں منوال کہ شرح
داده آمد اکثر طوائف از راہ غلبۂ ظن می گفتند۔ صاحب دیوان برائے تخلیص
ید و منتظر برآنکہ صحب الملک چوں از ایں کار فارغ شود باسترفاع او پردازد۔ با
بعضے خواص و ابناء حضرت مواضعہ کرد تا پادشاہ را سمے ناقع سنجر بیع کردند

و وفاتِ برادرش منگو تیمور نیز ہم چوں دراں نزدیکی واقع شدہ بود بدیں روایت
سند گردانیدند ایں اغلوطہ در خاطر شاہزادہ استحکام یافتہ بود و پیوند دیگر
اسباب وحشت شدہ سلطان دانست کہ زبدۂ مقصود چیست و ایں التماس
زہر پیست در جلاب تعبیہ کردہ و تیغے خونریز در زیر پرنیان نہفتہ و صورتے کریہ
در پیرایہہاءِ دلکش و ملابس منقش جلوہ دادہ آنرا جواب ایں فرمود کہ تمامت
امہات مہمات ملکی و مالی در نظر و عہدۂ صاحب دیوان است اگر غیبت کند
مصالح در معرض اہمال و اختلال افتد - و در دیوان حضرت کسی کہ قائم مقام او
تواند بود - و بتمشیت امور قیام نمود - نہ اورا چگونہ تواں فرستاد برسول و مراسلہ
التفاتے ننمود - و برسول و مقترحات اعتمادے نفرمود - جوشی سخن تمام کردہ با
جوشے تمام و ناخوشی بپیام مراجعت کرد - ایں مدافعت ضمیمۂ منافرت گشت و
معادات از حد قوت بحیز فعل پیوست بر ساز ناسازگاری پردۂ مخالفت را
آہنگ بلند ترشد - بل کار راز پردہ پوشی بگذشت و در مطاوی ایں اطوار سپہر
فضائل از علا جدا ماند و روزگار در عطاءِ خود رجوع کرد چنانکہ شاعر نظم دادہ

یگانۂ ہمہ آفاق صاحب دیوان
علاءِ دولت و دیں صاحب زمین و زمان
بسالِ ششصد و ہشتاد و یک شبِ شنبہ
چہارم مہ ذوالحجہ صبح در اران

ازایں وحشت آباد دنیا بجنت سرائے عقبےٰ خرامید و جہانے معالی را باخود در
دل خاک ضمین ساخت

مصرع اے خاک چدانی کہ چہ پدر رفتنے +

دیدۂ فضل خوناب می پاشید و روزگار بناخن حسرت چہرۂ امانی می خراشید

بیت

دلہا ز ہجر غرقہ دریای دیدہ اند
جانہا چو مرغ بسمل در خون طپیدہ اند
دانی سبب کہ چیست وچرا آہ شعلہ
بر فرق طاق قبۂ خضرا کشیدہ اند
بدرے ز آسمان وزارت افول یافت
سروے ز بوستان معالی بریدہ اند

صاحب دیوان در مقام عزا نشست و صحن سراچۂ چہرہ را بسیل خون آلود سرشک بشست بر عادت خور از خواب جدا ماند و در خور بود و شمع کردار اشک ریزاں بر رخ زرد و مانند صبح جامہ دراں با دم سرد این بیت جانگداز مکرر می کرد

بیت

گوئی من و او دو شمع بودیم بہم
یک شمع بمرد و دیگرے میسوزد

چوں ہنگام ترتیب غزا و عزم کفار بود در موسم عزا و نباح سلطان او را خلعت خاص دادہ بانواع سیورغامیشی تسلیۂ خاطر مبتدل فرمود پس بتدبیر استدراک امور و دفع مادۂ ہیچ و تسکین بحر امواج فتنۂ کہ زمان از زمین برانگیختہ بود

مشغول شد - ارغون یرلیغ فرستاد باطراف که املاک صاحبی را با تصرف
ایلچیان ونواب دهند و وکلاء اورا از شروع در استیفاء متوجهات ممنوع
دارند و بدین مصلحت بولاتامور را بعراق روان کرد وسبب آنکه بنفس خود
درآن حوالی بود - وارباب عراق استشعار داشتند ابصرف قوت بعضی را
در تصرف گرفتند و ذرائع اختلاف و وسایط معاودات علی الحالات والعلات
سلسلهٔ وار دست درهم چه دست درهم که کار جهانی برهم زد نهال مشاجرت بیخ
بثری وشاخ بثریا رسانید - وبکرات بهنگام اجتماع شاهزادگان استحضار
رالفوریلتاے ایلچیان علی التلاحق میفرستادند وما زادوا الا التباعد من جانب السلوة
الصلاح وما ازدادوا الا علی المقارعة والکفاح چون صراف تقدیر رشتهٔ دکان تصاریف
مصارفه وفصول را درست بمعرفی میزان فلک برکشید وبرقسطاس زمانه گفته آنخ واللیل
ان طال غال الیوم بالقصر نائل شد وکمیل روزگار جامهای سبز مستعار را اشجار از کسوت
ربیع عاریت گرفته بودند بدست تجرد وفصل باز خواست کرد خیاط خزان بسبط خانه اغبرار اوراق
اغصان ثیاب احمر واصفر بر دوش عروس چمن افگند وروح نامیه تربیت نبات نبات عاجز
آمد قوت مولده راعرب خانه گرفت - **بیت**

تا در باغ سترون شد وزادن بگذاشت
چاک ناسینه نشین وطبیعت عزبست

بسخن مسعود سعد سلمان ملایم وقت وزمان آمد **بیت**

چون گشت باغ پیرهنان گشت را زیاد
چونانکه بود پیر آنگه که بد جوان

آرے جوان و پیر ہمیشہ دل چنیں بود
کیں راز خود پدید کند واو کند نہاں
در بوستاں بجائے گل و لالہ و سمن
آمد ترنج و نرگس و نارنج بے کراں
گر ارغواں ز باغ بشد ہیچ باک نیست
مے خواہ ارغوانی بر یاد ارغواں

میزبان زبان از باد بزاں سبزگ ریز رزاں موکب خزانرا نبوی برگی نوا مے ساخت و نائے بلبل ناطقہ نوائے

بیت

برگ ریزاں ہمہ حال فرو باید ریخت
بقدح آنچہ از برگ و نوای طرب است

می نواخت باغبان در صحن چمن از زیر درخت گل و ارغوان و سمن رخت اقامت نزدیک سرو سایہ افگن کشید۔ و چوں ایام نضارت سبزہ و گل و طراوت و طلاوت یاسمین و سنبل مانند عہد دوستان سرپل و مواصلت غانیات بے ثبات مے نمود۔

بیت

شب وصل تو عجب زود گذر بود مگر
نسبتے داشت شب وصل تو با روز شباب

ذکر شکر عہد و وفا بر ورق متخیلہ نگاشتند از تسجاع دلنواز قمارى و حمام

ونغریدو زمزمهٔ عنادل در مجلس باغ آواز زاغ و نعاق غریب غراب بدل ماند واہل زمین بدیدهٔ تعجب نگران وزبان زمان حال طعنه زنان گویان فلکا تا کے ازین تجدد ات حال و روزگار چه ازین گردش با مرتبه مرا زین حرکات دائم چه مے خواہی دبرین تقلبات چه بنیاد مے نہی

بیت

تا کے فلکا گرد جہان میگردی
روزان وشبان باین وآن میگردی
خاک آدم گشت وآدمی خاک شدند
در دور تو ونو چنان میگردی

نه نسیم نوبهار و غضارت ریاض از سموم مصیبف مصون می ماند و نه رنگ و بار یستان نالستان از ترک تاز حریف غریبان باید - و نه خزانهٔ ملون خزانهٔ خزانی از سلب و نهب صدمت شتا سلامت بیند احسنت ای جانت برخی

بیت

[illegible] آواز بہ بربود دی روز [illegible]
امروز خزان است وتنور فردا دے

و درین میانه روزگار سراسے تبدلات شهور اثنی عشر ہلالی و تشریح تاثیرات دہور زمرهٔ بشر را از آب بارسیہای طبع آتش سرشت موقت کرده تا شاه چون آتش پارسی یخ قاست و دوستان را چون نسیم عراقی موافق این کلمات مولف می گردانند

نظم

بہ فروردین کہ وقتِ اعتدال است
جہاں چوں نوعروسی باجمال است
ز تاثیرِ مہ اردی بہشتی
بجانہا می رسد روحِ بہشتی
مہِ خرداد مارا خرمی داد
کمال نشو عالم کرد آباد
بود اندر مہِ تیر اوجِ خورشید
شود رخشاں ازو رخسارِ ناہید
ز مرداد است بے مرداد باحور
بظلِ خویش خویش راں کام باخور
بشہریرت سہیل آید بدیدار
ہمی تابندہ ہمچوں جبہتِ یار
بود در مہرِ مہ نوبت خزاں را
برد بادِ بزاں برگِ رزاں را
بخوبی چونکہ آمد ماہِ آبان
نگاری جوی ہمچوں ماہِ تابان
بآذر مژدہ یابی از زمستان
ز حجرہ نقل کن سوئے شبستان

چو آمد ماه سرد و قلب دی ماه

تو هم قلب شتا و جام می خواه

چو شد سیمین زمین در ماه بهمن

مے اندر جام چون جانست در تن

در اسفندار مذ ماه اوفتد جمر

وَمَا لِلْبَرْدِ مِثْلُ الْجَمْرِ وَالْخَمْرِ

چو آمد پنجه دزدیده پے طیش

بدزد از عمر خود روزی پی عیش

ارغون عزم توجه بغداد مصمم فرمود- و نواب مدینة السلام را بچاشنی انتقام چشانید
خزانه موجود نیست- و بعلت بقایا در سالهاء گذشته مبالغ وجوهات را معین
گردانیده استخلاص رقبت شیشی بخشی و بولاتا مور و طغاجار در ساختن مصالح
و خوض در سوانح مهمات سعی پیوستند- چون از تحصیل مال فراغی حاصل شد
در اوائل شهور سنه اثنین و ثمانین و ستمائة بالشکر عازم بلاد شرقی شد- در تدبیر
آنکه چگونه تختگاه موروث از دست معادی دولت بیرون کند- و دیده بخت
دشمن پرخون روزی بشبه می پیوست عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
چون اندیشه ملک گیری بے معاضدت رجال و مساعدت مال محال مے نمود همت
بر تحصیل این اسباب که مؤدی بود بحصول مطلوب مصروف ساخت و در اثنای
این امور امیر علی چکبین با جمعے کثیر بتعلیم بعضے امرا در خدمت سریر شاهزاده تقریر
کردند که صاحب معظم وجیه الدین زنگی الفریومدی ابن الصاحب السعید فخر الدین طاهر

بیت

طاهر آن ذات مطهر که سپهرش گوید
صدر طاهر گهر و صاحب طاهر نسبت

که روی رزتیهٔ مکارم و ممالک و معالی و تاج و تارک ملوک و اکارم و اعالی بود نزاهت عرض شریف او چون ترکیب آسمان از عیب مصون و جلالت قدر منیعش مانند چهرهٔ آفتاب از کلف تکلف مامون در مدت حکومت اعمال خراسان و مضافات آن هر سال تو یا نهایا بخاصه تصرف کرده و انواع اکاذیب و افائک در زیور تزویر بخلوت جلوت داده شهزاده بمواخذت و توکیل او اشارت راند چون هرگز طاهر نسب طاهر حسب زاکی محتد سامی منصب بر کاکت و خساست تن در نداده و هنگام توسط امواج بلیت و تعرض افواج نکبت امارت تذلل و تقلقل از خود ننمایند و هر وقتی که در خلاب عیش کدرافتاد و بر راه گذر بلا مضطر حال شد دست اعتصام در عروه وثقی صبر و احتمال زند و سهام صروف ایام را جنهٔ واقی از تثبت و استقرار پیش دارد و جانب تذبذب و حیرت که مادهٔ پریشانی و موجب سخریت و ملامت محب و شانی باشد فرو گذارد خواجه وجیه الدین در دفع این حادثه که منصوبهٔ روزگار ناهموار و بازیچهٔ فلک دوار بود استصراخ و استغاثت را در خاطر راه نداد و بخواتین و امرا التجا نمود

بیت

چون شحنهٔ نیاز ز دست تو یا وگیست
ترس از کمین ندارد و پناه از طغان مخواه

دل را فزابه وار غل اندر گلو مکن

تن را پیاله وار کمر بر میاں مخواه

گو درد دل قوی شو و گو تاب تب فزای

زیں گلشکر مجوی وزاں نار داں مخواه

امّا تا صحابِ دولت و پروردگان حضرت بر عدم تواضع و التجا و قلّت استمداد از افراد امراء باز خواستہاء مشفقانہ مے کردند۔ و در شیوۂ مہادنت و توصّل مبالغت مے نمود۔ رعایت خاطر ایشاں ز البطیغان قہستانی مکتوبے نوشتہ و ایں قطعۂ مضمّن را ایراد کرده

بیت

چوں ز تو دارم جوانی گردشِ گردونِ پیر

مشک من کافور گشت و ار غوانم شد زریر

آهِ من سرد است چوں باد خزاں نبود عجب

چوں بہار عمر مارا در گذشت ایامِ تیر

ماه و مهر و تیر را من بخت بد مهر اوفتاد

اے مسلماناں فغاں از جورِ ماه و مهر و تیر

قامت چوں تیر من چاچی کماں شد زاں سبب

یار دور انداز و از نزدیک خود مارا چو تیر

گوشمال حادثاتم داد گر دل چوں رباب

ہیچ چنگم لاجرم مے آید از رگہا نفیر

آنکہ با من کرد گردوں کرد با بسیار کس

بامدادے میر بودم در شبانگاہے اسیر

صاحب اعظم وجیہ الدین بُدم دیروز من

ملک را فرماں دِہ و شاہ ممالک را وزیر

زر نہادہ گنجہا از بہر دفع روز رنج

رنج من زر مے فزود و زر نبودم دستگیر

تکیہ بر مالِ کساں ھر گز کسے چوں من نکرد

مالِ من چوں بازگشت و من بسانِ بارگیر

چوں عزیزِ مصر بودم خوار گشتم ہمچو خاک

از من و دورِ فلک گر عقل داری پند گیر

سر برآوردی بدولت پائے مردی کن بلطف

دسترس دادت خدائے افتادگاں را دست گیر

کیں ہماں دھر است کز شاہ اردوان بربود تاج

ویں ہماں چرخ است کز نوشیرواں بستد سریر

او در جواب ایں ابیات مندرج گردانید **بیت**

سالہا جامِ جم بدستِ تو بود

چوں تو نشناختی کسے چکند

بُردہ بودی و نقش آمدہ بود

چوں تو کژ باختی کسے چکند

گوهرِ شب چراغ بود ت لیک
چوں خود انداختی کسے چکند
اسب رہوار بود میداں خوش
چوں تو بد تاختی کسے چکند ۭ

حاصل در جواب ایں مطالبہ وعتاب میگفت پادشاہ حکم فرماید تا مرا در محضر امراءِ حضرت کتبۂ صاحب وقوف محاسبات را استدراک ومستخرجات را استکشاف نمائید۔ اگر چیزے بسبیل تخلیط و برطیل یا تغلیط وتعطیل اصول اموال چنانکہ رسم ولاۃ اطراف باشد۔ بدیں طرف عاید شود هر دینارے را هزار دینار عوض دهم۔ والا برای پادشاہ کہ آئینۂ جمال صورغیب وطلیعۂ کتائب اسرارِ ایّام است۔ تمویہ ارباب اغراض وتزویر اصحاب اطماع روشن شود وچنانچہ ہمت بے انتہ شاہنشاہی اقتضا فرماید مجازات سوءِ افعال وجس اعمال ایشانرا حکم راند هر چند پیوستگان حضرت بیشکاران دولت شاہ زادہ بعلم الیقین میدانستند کہ اگر مستوفیان عطارد رای دیوان کہ مشرف بودند بر قانون خبرت وناظر در امور تجربت در بیاض نہار و سوادِ لیال روزنامچ اذکار را نقل کردندے وبتحریر وتعلیق وتصدیر وتحقیق حسابات اشتغال داشتندے ممکن نبودے کہ در مقابلۂ معاملات او مجملاً ومفصلاً حرفے بازخواستے شد کہ محاسب عقل آنرا قلم لایجری راند۔ - واز فذلک مجموع فطانت وکمال رزانت او وجہے باقی طلب وارد آما ارغون زر می خواست نہ جواب بر قانون صواب درعوضِ زر سخن زرین مقدارے نداشت۔ وطالب درر ویواقیت نوادر بواقیت المواقیت وفوائد۔ وشارح دمیۃ القصر را چکند۔ قوام الدّین بخاری با بوا وغان از

شیراز گرنجت بخدمت ارغون پیوسته بودند و مملکت شیراز را در نظر شاه زاده
جلوه داده بموقع افتاده ایشا نرا سیورغامیشی فرمود و قوام الدین بخاری را منصب
استیفا در دیوان حضرت ارزانی داشت - در مدارج این اوقات امرا اورا برسالت
پیش خواجه وجیه الدین فرستادند تقریر کرد که ایلخان طمع در مال مستحکم کرده و مادهٔ
شفقت و مرحمت کم تعیین کنیه و تحریض براشتراک بهانه الیست برائے توصل
به مقصود و مراد نزاهت عرض جمیل وصیانت اصل نبیل را چناں لائق ترکه برین
مبلغ مصالحتے کرده آید و مساعتے طلب واشته شود واز برائے قضیت خرسندی
اِطّراح وَاِقْتراح را کاربندی وحکایت صاحب علاؤ الدین که این خطاب نقدیت
مضروب بران عیار وکسوتے فرا یافته یداں پود و تار دروی هم ازاں دن و نتیجهٔ
هم ازاں سبیل باز با ضمیر آفتاب پرتو می باید آورد - و بعد از اختلاف سفرا و
تردد نصحا بران مستقر شد که پانصد تومان بخزانه تسلیم کند سیصد تومان نقد و
دویست تومان مواشی و غلات و اقمشه و آلات بیکے از ثقات نواب صاحب
وجیه الدین درین حال جوهر نفس رذیله را آشکار کرد و ثعبان صفت زبان زشت
بیرون آورده گفت دستورے مشتمل بر ذکر اعاثر ذخائر و نفائس جواهر درین چند
روز مصحوب یکے از خواص خود بطوس فرستاده تا بطریق ودیعت پیش فلاں
معتمد بسپارد حالی ایلچی را بدین مهم روان کردند در موضع سجاد ایلچی را با حامل و
حامل آن پیغام ملاقات افتاد آن دستور برگرفت واز سر پائے مراجعت کرد
چوں بر تشریت خزائن و نقود ودفائن عثور حاصل شد از مقتضی تقریر تقبل که
دویست تومانرا مواشی واجناس دهد نکول وابا فرمود بنا کام اداء پانصد تومانرا

ملتزم شد مشایهان تقریر کردند که در یک روز قریب سه هزار من زر عیار موزون ومنقود گشت۔ وتتمه را مرصعات وثیاب از خزانهٔ فیروزه کوه و هراة و مرو و دیگر خزائن بیرون آورد۔ وتسلیم کرد ومبالغ وجوهات بعوارض واخراجات سمت انفاق یافت بے آنکه بر فوات آن تحسر وتندم اظهار کرد۔ در بازارچهٔ دنیا دیبا نمای خوشا آن بزرگ همت که جز نقد تجربه نخرید ونظر استزادت که

مصراع ع زیادة المرء فی دنیاه نقصان

در متاع استمتاع او نگرید ودل بر تقتضیات نا ثابت او ننهاد۔ و بر جان نازنین چهار در محنت ومشقت نگشاد و حب حب الدنیا رأس کل خطیئة در زمین سینه نپاشید۔ واز تعلق الدنیا تذهب بین یدیک شاد ماند نباشید۔ تا هم اوّل باز اندیشه وتکاپوی اکتساب فارغ شد۔ و در آخر از حسرت و ندامت زوال که لازمهٔ وجود اوست خلاص یافت صاحب الدیوان شمس الدین باستماع این حشم زحمی که چهرهٔ اقبال را خال اختلال بود متأسف گشت چه نسبت قرابت و وصلت مصاهرت مؤکد شده بود و وسائط تعلق متاکیت منعقد برین حال رسولان فرستاد و بخط اشرف آن پادشاه نامه نوشت و فرانمود که درین واقعه باوے اشتراک دارد و در صلح و صلاح هم مساهم این هم چانگداز و کار در هم است

مصراع ع درد درد کسی رسد که در دست دارد

چون غرض شاه زاده ازان ع تحصیل در تحویل شد او را تشریف داده مخلی کرده باز باکراه بر تقلد حکومت اعمال خراسان الزام رفت۔ و طبیعت وطبیعت مغول این طریقه را بیانیت ناره هم ثابت استحاقت موسوم که گیر نواب و وزرا از

صدمت خطاب وعقاب ایشان سلامت نخواهند دید۔ وبجاه سالہ حقوق خدمت عاقبت بوخامت انجامد۔ ونیک بندگیہا بتضریب مفسدے وتقریع حاسدے رنت ٔیا منثیاً گردد

مصراع چنیں بارسیت بسم اللہ کسے کش رغبتے باشد

باری جل وعلا ابواب قناعت کہ موجب فراغت دنیا وسعادت آخرت است برروئے حال ہمگنان گشادہ داراد۔ ودیدۂ بصیرت ہمہ را بکحل معرفت جناب ربوبیت مکحل گرداناد۔ تا بدیں زخارف ہای نابرجای سرہمت فرونیارند ودست ازیں حطام بے نظام بدارند۔ ومنہ التوفیق والھدایۃ الی سواء الطریق

ذکرِ حادثۂ قنغر آتای وفاتحۂ یکبدرتا وسلطانرا

نسبت تسبب اسباب اشتات درعالم ملک با بوادب حوادث ولوازب کوارث معلوم علم علام قدیم ومقدور حکمت حکیم قدیر تواند بود۔ ولیعد از وقوع واقعہ وحدوث حادثہ معقول ونفوس را بمصداق تجربت وقیاس ودالت وآلت حدس وحواس حل مشکلات وکشف معضلات قضا وقدر وتمیز میان موجبات نفع وضرر معین ومصور می گردد۔ چوں سلطان احمد در استزادت رونق اسلام واسلامیان مبالغت می نمود وعقائد وآراء شہزادگان وامراء سمت تغیر می گرفت وازمخافت وبال ونکال شرخفیہ باہمدیگر سگالش می کردند دراول شہور سنۂ احدی وثمانین وستمائۃ قنغرآتای را بالشکرے تمام بسرحد روم وردوع عصاۃ

آں نوم فرستادہ بود شیطان اندیشۂ ناصواب در آشیانۂ دماغ او بیضۂ وسواس نہادہ وسودائی سلطنت زمام تمالک وتماسک از دست فطنت بر بود - با بعضے امرا بر مخالفت اتفاق کرد و تلبیسہ اندیشید کہ مغافصۃً سلطان را بردارد و خود در چار بالش خانیت نشیند۔ امضاء ایں عزیمت وتنفیذ ایں مصلحت را منتہیہ ارد و گشت و مترصد و منتظر بود تا چہ وقت کمان کینہ کشد و کمین مکیدت کشاید توفیق مبدع غرایب و واہب رغایب جل الآؤہ نخواست کہ ظلمت بر نور مستولی و کفر بر ایمان مستعلی گردد یکے از محرمان دائرۂ اتفاق و زمرۂ مواضعۂ شقاق از سر یکدلی سر شتر شرذمۂ فساد را در بندگی سلطان باز کرد و از کیفیت عنبال وقصد برادر شفیق و میعاد اقتتال راز گفت جماعت متہم را ومنہم من یشتری لہو الحدیث کہ عقدۂ مبہم را برامور دولت وملت خواستند زد گرفتہ احضار کردند و ایشانرا در مقام یارغوء بزرگ در معرض سوال و جواب بل نکال و عقاب آوردہ ہر یک خبایائے ضمائر و خفایائے سرائر سراسر بر صحرا نہادہ از قول کاتب گفتند

بیت

عدل تو شفیع و فخر مجازی باشد

عفو تو حقیقی نہ مجازی باشد

گر سر فگنی در قدم آں جا ہی و بیست

ور عفو کنی بندہ نوازی باشد

براعتساف مناہج اختلاف و اقتراف جنایت و اجحاف اعتراف آوردند - چوں دلائل غدر و خیانت برادر خود کہ ہنگام شناخت و رفاقت و زمان دولت

وصولت پشت استظهار و روی رزمۀ تظاهرت می دانست درست یافت.
حاکم فرمود تا پشت او را مانند روی طرّۀ دلبران پست بشکستند و کوچک نویین
و شادی اقتاجی و جمعی تمام از امرای بزرگ که درین راه رهبری و درین کار یاوری
نموده بودند سفینۀ حسام انتقام گشتند بعد از ظهور این حال و شعور بدین فعال
سلطان بالکلی مواد اعتماد از مغول منقطع شد. و تصوّن و تحرّز از بوایق و
بوائق امرا یکی هزار گشت و العجب این حال بحقیقت و اشبه بسنّت غدر و مکیدت
و جبالیه ست مکر و خدیعت امرای مغول و موجب ادبار زوال و نکال ایشان گشت. و
بعد از آن سالها امثال

مصرعه وَقَعَ الْقَوْمُ فِي سَلَا جَمَلٍ

واقعه نمود و شَرِقَ بَيْنَهُمْ بِشَرٍّ صورت حال آمد. چنانچه در سیاق جلوس خانان
و اثناء اثبات طاریات احوال معلوم متأملان گردد.

مناصبت و محاربت شهزاده ارغون با سلطان احمد

محرّض توفیق و سعادت تائید بی چونی و مقتضی همت گردون فرسای ارغونی
رخصت نمیداد که یک لحظه از طلب و اجتهاد و در طریق توصّل بمراد متقاعد شود
باز عالی پرواز بزرگ منش که نشیمن او بر قبۀ قاف شواهق شمّا و قبۀ قلۀ رواسخ صمّا
سنور کی بحانۀ جغد و ویرانه نشین سر همت فرو آورد و شیران شرزه که فضالۀ فرایس
ایشان مطمح و مطرح اشبال و اشباه زیبد چگونه از باقی اکیلۀ ذباب و.

کلاب تہنیۂ چاشنت خود سازند۔ خیال تمثال عقیلہ ملک از محاذات ضمیر او محجوب نمی شد۔ و دریں آرزوئی نامی سوا د اشامی میرسانید بیاض بامی بر قول تہامی

بیت

اَهْتَزُّ عِنْدَ تَمَنِّیْ وَصْلِهَا طَرَبًا
وَرُبَّ اُمْنِیَّةٍ اَحْلٰی مِنَ الظَّفَرِ

چوں از جانبیت سورش وسلطنت ناسول خراسانرا السبیل بہانہ می گرفت۔ بہانہ را ایلچی فرستاد۔ والتماس توانانات عراق و شبیراز کہ اکثر با بنجو خاص اختصاص داشت درمیانہ انداخت وبسر انگشت اشارت

بیت

سَتَعْلَمُ لَیْلٰی اَیَّ دِیْنٍ تَدَیَّنَتْ
وَاَیَّ غَرِیْمٍ فِی التَّقَاضِیْ غَرِیْمُهَا

سرپوش اختیار از سر طبق غرض برداشت۔ خلاصہ آنکہ چوں سر بر دولت پدر رینکو استحقاقاً و اتفاقاً مسند ممالک سلطانی رامی شاید۔ هر آئینہ ما را نیز ہم طرفے باید تا مصالح لشکرے کہ در نظر است از آنجا ساختہ کردہ آید۔ اکنوں در از لے ملتمس اگر آثار قبول مشاہدہ افتد۔ وآنچہ بجا الصات ابنجو تعلق دارد مسند دل آئینہ سہان آقا و اپنی طریقہ شد۔ بیعت ومتابعت۔ سالک ماند و منہل مصادقت و موافقت مسرود وآنکہ از سعاف ایں متفرج شتابی ومتغابی خواہد گشت۔ جنگ را ساز و برگ کن۔ بہادرت۔ مداہنت ترک بہ ابو اسحاق درعوض سر پر مملکت

واکلیل سلطنت

بیت

مرا تخت زین باشد و تاج ترگ

قبا جوشن و دل نهاده بمرگ

سلطان چوں این پیغام خشن واقتراح که داعیهٔ استیحاش بود معلوم کرد گفت

شعر

وَعِنْدِیْ جَوَابٌ لَوْ اَرَدْتُ لَقُلْتُهٗ

وَلَوْ قُلْتُهٗ لَمْ اَبْقِ لِلصُّلْحِ مَوْضِعًا

جوابے ہم ازیں پردہ در شیوهٔ اختصار فرمود که بیت معهود و ملک مألوف اوعراض خراسان است وازروی اشفاق واهتمام بحال او سفر در داشته ایم اگر التماس دارد که طرفے را از اطراف بداں مضاف فرمائیم بقبول ملتمس حاضر شود تا چنانچه رای انور که

مصرعه یک ذره ز نور ش آفتاب است

صواب بیند بعد از اشتمام رندانه و ابرام رندانه را عاطفت و مارفت دریغ نداریم - واگر برقاعده راه غوائب خواب سپرد و نقش اپلی از دیباچهٔ لوح یک دلی بحلی سترد - فرماں فرمائیم تا موجے از دریاے محیط یعنے فوجے از حشم منصور که نصرت ازلی عناں کش عزائم وسعادت کلی رائد بدایت ایشاں است . بداں صوب آیند و ارغون را بالشکر که بوجود ایشاں در سد آهنی است جبال راسی کناں ہپایۂ تخت کیواں رفعت ما آورند و مثل لا امدن غضبك و انتہ یدن غضبك مشاهده

کنند. بدین جواب لطیف وتمهید عنیف ایلچی را بازگردانید. وامید صلاح
واصلاح چون دامن دریای افتاد. وتدارک کار مانند آستین از دست گذشت
سلطان باول در اواخر شهور سنهٔ اثنین وثمانین وستمایه (۶۸۲) امراء فراوناس
را مواخذت فرمود و ایلچی فرستاد ببغداد وامراو نواب شهزاده ارغون را طغاچار وجاغر
وطولادای وانجی واباجی ببرسنتای نویین دجونتی وجنغاتو تکنوف وبکنوف صوف
بلیات گردانید. ومانند دل منتظران در بند کرد. وازاین سبب کیخاتو اغول
باتماجی اقتاجی ونوجی قلیل ازخوف فلک دغا وحریف زمانه بی وفا مهره آفات
برچیدند. واز زخم کعبتین تلوین ومنصوبهٔ روزگار مقامر راه طویل خراسان
پیش گرفت. واز حکم یرلیغ جونغر ایلچی را پیش اتابک یوسف شاه لر فرستادند
تا بالشکر تمام مستعد وشکرده شده محافظت آن حدود نماید. وبهنگام
احتشاد ومیعاد اسعاد چتر یک منصور از موضع خود در حرکت آید وصاحب
دیوان لیلاً ونهاراً بساختن مهمات چریک از دور و نزدیک ترک وتاژیک
اشتغال نمود وباصابت رای آفتاب منقبت اقاصی وادانی را مطواع ومذعان
ساخته اسباب سلاح واستعداد آلات حرب مترتب گردانید. پس بیرلیغ
باسقاکان لشکر نفاذ یافت ارباب مساجلت ومعاجلت هرکس از جای
خود بتهیهٔ عدت مقاتلت قیام نمودند. ودر مقدمه هولاجو شاهزاده ویاسار
اغول والیناق که موسوم بود بامارت وقیادت لشکر منصور ومشهور بصفدری
وعمدهٔ استظهار جمهور بااغسون وتکتا ونار بن احمد واشغان آسان آسان
متوجه خراسان شدند. چنانکه صفت ایشان را گفته ام

بیت

ترکان که چو شیر در وغا سنجر وشند
در صلح بعشرت و مدارا کوشند
گه در صف رزم همچو خنجر تشند
گه در کف بزم همچو ساغر نوشند

و ازان طرف شاه زاده ارغون چون از معاودت ایلچی بر مضمون ضمیر سلطان واقف گشت و در عقب کیخاتو گریخته با خبر مواخذت اعوان رسید دانست که آب از سر چنانکه

مصرعه کار از لب خشک و دیده تر بگذشت

از اتمام ساز مصاف و جدال و تحصیل آلات قتال و ساختن مصالح لشکر و نواختن هر میر و صفدر فارغ شده بعضی از قواد و فراوناس عرضه داشتند که اگر ما سنقله یا نشیم متعهد می شویم که این یک تومان لشکر باده تومان معارضه کنیم چون تمامت اقوام ایشان حاضر نبودند به استحضار دیگران از الاکن و بورتها ایلچیان را روان فرمود تا بلے تا آبی و تاآتی و سهرکس از مقام سلوم در عقب رایات چون ظفر و نصرت مسارعت نمایند ـ چه زمان احتمال توقف و انتظار نمی کند پس بولاتا سور و جورغدای و بوبوغان را توکر ساخته با یکهزاره خاص بطریق منغلاه از پیش روان گردانید ـ و خود بقول علمای نجوم غره صفر سنه ثلاث و ثمانین و ستمائة که سلخ عمر مخالفان دولت بود با امرای اتاکاجی و نقاهی بارغوجی و تاد تاهی و قازان پسر قتلغ بوقا و با تمش قوشجی و سرطاق و آلغو و اولادای و قدغان

داغمان و مقدار چہار ہزار سوار ابنا پیکار حرکت فرمود۔ چون با دمان و طالت مراکب
نواحی دمغان محط شعاع البصار ایشان شد خبر آوردند کہ الیناق زمی ولایت ری
رفتہ و دیار و اہالی و اسباب سوختہ و کشتہ و رفتہ و سراے لار را کہ انجو ارغون بود
خراب کردہ پس تمامت اوزان را بغارت بردہ بآذربیجان فرستاد و او زان تجاسر
فارغ و آزاد نائرۂ غضب ارغون را بز نائرۂ سودا نشاند چون شیر زخم یافتہ در اضطراب
آمد قسم یاد کرد کہ در ازاے این جنایت جنائب را استجمام نکنم تا بے ترحم بزخم تیغ
غائلہ تبع سزاے تخریب سراے در کنار روزگار او نہم از آنجا انتظار وصول لشکر
ناکردہ شب را شب و روز را روز نگفت و دو منزل را بیک منزل مے پیمود
تا در صحراء آق خواجہ اتفاق ملاقات عسکرین و منازلت فریقین افتاد از دو سوے
روے بہ اقتتال آوردند یوقتے کہ از گردش مغفر زنگار فام

بیت

برآورد خورشید زرین حسام
فرو برد مہ ہمچو سیمیں سپر

صف مناجزت آراستہ شد۔ از طرف ارغون بولا تامور و اباکاجی در میمنہ بودند
و بولوغان در میسرہ و تاوتای در قلب چون مرکز اقبال از ثابت و از طرف
سلطان ہولاجو شاہ زادہ در قلب ساکن و باسار اغول حافظ میسرہ بود۔ و
الیناق قائد لشکر و رائد ظفر در میمنہ ایستادہ ناگاہ دل ابطال در غلیان آمد
و سواران از اطراف در جولان مجلس رزم را آہنگ جنگ تیز شد۔ زخمۂ
سنان اوتار شرائین را در پردۂ حجازی اصطحاب میداد و صلیل نصال و حسام خفیفاً

وثقیلاً اصول ضربی می نمود برآوائے کوس اعراف جیاد کہ وَالْعَادِیَاتِ ضَبْحًا فَالْمُورِیَاتِ قَدْحًا صفت داشتند در پائے کوفتن آمدند ساقیان قضا بکاسۂ سرہا شراب ہلاہل مذاق ہلاکت می پیمودند و حریفان آب دندان تیغ از شجیع حبل الورید چہرہ را گلگونہ می ساخت و چنانکہ فردوسی گفتہ از ہر گوشہ دلاوری و بہر طرف کمان وری در صحراء نبرد

بیت

یکے چرخ را برکشید از سفاح
تو گفتی کہ خورشید شد در سراح
سر برج کیمخت را باز کرد
در آں ہر چہ بد مرغ پرواز کرد
ہوا پر ز زنبور شد تیز پر
خدنگیں تن و آہنیں نیشتر
زگرداں ہر آں کس کہ آنجا گذشت
گمانش چناں بد در آں پہن دشت
کہ کرگس و دال بشتافتند
پر اندر پر بجد گر بافتند

چوں ابر کمان تیر باران کرد نشگفت اگر از سبزہ زار خنجر گل و لالہ بشگفت بیت

ز پولاد پیکان و پر عقاب
سپر کردہ در پیش تیر آفتاب

ارغون سیاوش وش تہمتن تن برہیون پیکری کہ از فراہمت او سمند خوش خرام گردون بستہ عقال عجز مے نمود

بیت

جہاں نوردی کامروزش از برانگیزی
بعالمیست رساند کہ اندرو فرداست

سوار گشتہ

مصرع كَأَنَّ فِي سَرْجِهِ بَدْرًا وَضِرْغَامًا

و در بہار میدان چوں نوبت دور بود فلک ہزار چشم برآں نیزہ گذاری و سیاہ ان واری وخنجر گذاری با خلاص آیت وان یکاد می خواند۔ وزبان سوفار چوں تیر ایں سخن راست می راند

بیت

شاہ براسب پیل تن رُخ فگند پلنگ را
شیر فلک چو سگ بود تا نش پیادہ نشمری

ہنگامی کہ کمان چاچی را مانند ابروے بتان درخم می افگند قمر در قوس می آمد و چوں تیغ آتش کردار صاعقہ بار سر بر فرق اعادی راست می کرد۔ روزگار می گفت

شعر

شَبَّهْتُهُ وَالسَّيْفُ فِي كَفِّهِ
بِالْبَدْرِ إِذَا يَلْعَبُ بِالْبَرْقِ

هر چند لشکر ارغون میان لشکر سلطانیان گوئی قطرهٔ بود و دریائے محیط یا ذرهٔ بنسبت اجرام بسیط اتا شاه زاده با مقدار پانصد سوار مانند شیر شکاری که گلهٔ آهوان را غنیمتے شمرد۔ یا بازکه تیهوا نرا ابنقار و مخلب شکرد لحظهٔ بر قلب و ساعتے بر اطراف حملهاء جان شکر می کرد و می کشت و می تاخت۔ و بهر صدمهٔ سرها را چوں گوی در خاک می انداخت تنورهٔ حرب تفسیده گشت۔ و تنجا و لیف دماغ پُر دلان از دخان سودا و آتش غضب بامتلا رسیده

بیت

فرو بسته درآں غوغائے ترکاں
ز بانگ نائے ترکی نائے تُرکاں
بمرگ سروران سر بریده
زمین جیب آسمان دامن دریده
حریر سُرخ بیرقها کشاده
نیستانے بآتش در فتاده

مغافصة المیثاق از میمنه بر میسره زد در حملهٔ اولے والصبر عند الصدمة الأولی بولوغان منهزم شد۔ و سنتِ ثباتش متثلم هم از آنجا سر خویش و راه لشکرگاه سلطانی در پیش گرفت۔ بولتا مور نیز با اتاکاجی از میمنهٔ خود طرف مقابل را حمله بردند باسار اغول باساز و لشکر عنانِ فرار برتافت۔ بولتا مور تا نزدیک قزوین از عقب برفت چوں اورا در نیافت زن و فرزند اورا اسیر وں آورد و دیه گرگانرا چوں گرگان گوسفنداں را غارت کرد۔ از طرفین قتلے شنیع و

نکالے قطع رفت و هر دیه و ولایت که بر ممر ایشان فتاد اثر عمارت از آں نواحی منمحی گردانیدند۔ و هنوز آں دیار با حال معهود نرفته۔ چوں هر دو لشکر بیکدیگر مختلط شد

مصرعه درآں گیر و دار و درآں کر و فر

ارغون با قلیت فوجے از قلب جدا ماند

مصرعه زهے میانه نوش توگشته نیش مرکب

سامان توقف و مجال تلبث ندید براهِ فیروزه کوه رواں شد و اعداد لشکرے که در خدمت رکاب بودند بسیصد سوار نمی کشید۔ در خاطر داشت که بلشکر قراوناس پیوندد و دیگر باره استیناف متقاتلت و استعداد مکاوحت فرماید و بقایاءِ لشکر چوں از حالِ شاهزاده بیخبر بودند تمامت متفرق شدند فریقین نطع محاربت در نوشتند۔ و دست از جنگ کشیده داشتند۔ چوں سیمرغ زرین بال آفتاب عزم آشیانهٔ مغرب کرد۔ و غراب شب حوالک اجنحه را بر اطراف سهل و جبل گسترد آوازه افتاد که ارغون پیدا نیست۔ اتفاقاً لشکر قراوناس در رسیدند۔ چوں از حالتِ شاهزاده خبر یافتند مراجعت کردند، و در راهِ بے راهی که عادتِ ایشان است آغاز نهاده دستِ هتک و فتک و تاراج سفرطه برکشادند و دامغان و حوالی را آتش غارت در زدند۔ جهان در زلزله و خروش افتاد۔ و از تعرض آں دو لشکر در دلها ولوله و جوش ها ارغون بتعجیل با لشکر می رفت چوں دو و چنانکه هنگام نزولِ مجال طبخ نبود در راه از خدمت سلطان ایلچی رسید و پیغام داد که ما البناق را نگفته بودیم که با ارغون در عرصهٔ مبارزت

جولان نماید حکم یرلیغ چناں بود کہ ارغون بہ بارگاہ سلطنت حاضر آید تا بعد اللتیا والتی در مجلس استیناس یکدم بکاس مدام بر سبیل معاقرت دیار شمشئے داد استطراب دادہ شود۔ باید کہ ارغون راہ تجنّب ونفرت مسدود وعقد تحبّب وتقرب مشدود دارد۔ ومعارضۂ توہمات وشوائب خطرات را التفات نکند۔ وباعتقادے صافی ومخالصتے وافی بحضرت توجہ نماید۔ ازیں جنس سخنے چند مشتمل بر فانہ والعلوطہا ئے عاقلانہ فرامود ارغون قتلغشاہ نوبین ولکزی گرگان را بخدمت سلطان فرستاد تا بیچارۂ ہم ازایں نوع در جواب بیا یابد۔ وتمہید معذرتے بنماید۔ لکزی در مسائلات صورت حال از تفرق جموع وقلت لشکر شاہزادہ واستشعار بسیار شرح داد وگفت اگر استدراک کار ارغون دریں حال مہمل ماند چوں لشکر قراوناس بوے متصل شود صورت آں فرصت باز در سپہر آبنہ گون مشاہدہ نتواں کرد شتاب کہ مہمات نازک توقف برنگیرد۔ وضرورات ملکی تاخیر نپذیرد۔ وعاقلاں گفتہ اند توقی از تبعات زمان نا آمدہ بکلم آزاری ولطائف حیل دست دہد۔ وتقدوقت را تلقی بتازہ روئی وخوش خوئی کردن بسلامت نزدیکتر نماید آثار روزگذشتہ باز نتواں آورد ونیز از شست رفتہ بلیش در قبضۂ امکان نیاید بر بندگان گزارد لوازم مناصحت وتقدیم مراسم صحبت وارشاد آنچہ بفراغ خاطر مخدوم باز گردد متعین است

بیت

اندیشۂ صائب شہنشاہ
در گرم روی چو تیغ باشد

دریاب کہ والعیاذ باللہ
گر فوت شود دریغ باشد

بعد از فوات فرصت تلہف وحسرت مرہیچ نیفتد۔ ولگاپوئے فکرت منتج نگردد سلطان باد وازدہ توبان لشکر

بیت

سواران گرد افگن شیر گیر
خروشندہ با جوشن و تیغ و تیر

در حرکت آمد۔ درخیل بزرگ چریک را عرض داد ولشکرے بداں اُہبت وآراستگی واتہبت وپیراستگی در ہیچ تاریخ مطالعہ نرفتہ وبہر طرف کہ گذر ایشاں مے افتاد۔ دست ظلم وغارات دراز می کردند۔ وخلایق را در مغارات محن وتعذیب می آوردند بتخصیص دامغان ونواحی آں آیت سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ برآں بیچارگاں خواندند۔ وہرآنچہ از کرۂ اولی باقی گذاشتہ بودند در ربودند متوطنان دیار ورعایا بسیار بوقت عبور سلطان تظلم واستعدا ونفور واستغاثت کردند۔ وفریاد وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ برآوردند سلطان از وجہ آں مصلحت بصاحب دیوان فرمود عرضہ داشت کہ چریک را درچنیں حالے از امثال ایں حرکت منع نتواں کرد تا دل شکستہ نشوند۔ چہ ذوات المخالب ہر چند معلم باشند بصید۔ و درآں باب تمرن یافتہ ایشاں را از دادن بابلی چارہ نباشد۔ وایں اندیشہ صاحب دیوانرا مبارک نیفتاد۔ دیزودی ملک وسلطنت را آسیب فنا رسانید۔ سلطان درراہ شاہزادہ

طغا تیمور و بوقارا بقرستاو و کیخاتو اغول را در منزل کبود جامه بارو و سلطان آوردند۔ از طرف دیگر الیناق چون معلوم گردانید که ارغون از لشکر جدا افتاده مراجعت کرده است با یک نویان لشکر خود شیران بدزین که چون آتش بر زین می خروشیدند از عقب روان شد۔ چه در حالت انفصال آن شیطان از حضرت سلطان التزام نموده بود۔ که من بنده ارغون را در پیش تخت سدره رفعت بارم ارغون تا غوجان که رفت از لشکر منتشر دا اثرے ندید و از دامان رکض و اسراع بیشتر سواران ایثاراً و اجباراً تخلف نموده بودند پس بقلعه کلات با آنکه هیچ کلاءت ازاں توقع نداشت پناهید و آن قلعه ایست در رودخانه کا سرمیان سرخس و ابیورد و طوس افتاده از حصانت دور و بیشتر عمارت آن مطموس و ابو النصر محمد بن عبد الجبار العتبی در کتاب یمینی از صفات آن قلعه چنین تعبیر کرده وَهِیَ الَّتِی تَخْفَی الرِّیَاحُ بَیْنَ نِفَاقِهَا وَ تَزِلُّ الْاَبْصَارُ دُوْنَ مَرَاقِیْهَا وَشِعَافِهَا با مقدار صد نفر از زمرۂ ایناقان و سائر خدم آنجا بماند۔ فکرت بر خاطر استیلا یافته۔ و دست صبر و تانی بر تافته که خود پایان این کار بے هنجار چگونه باشد و کجا و کے وَاٰخِرُ الدَّوَآءِ الْکَیُّ باز ارجاء عرصۂ رجا را متسع میگردانید۔ و با خود میگفت ممکن باشد که هم روزے

بیت

نیکو شود از رحمت او کارها

یَنْقَادُ دَهْرِیْ طَائِعًا اَوْ کَارِهًا

الیناق بعد از سه روز آنجا رسید۔ اتفاقاً شهزاده بشبیب آمده بود براے

تفحص از گذار لگذری کورکان چه با فواه آوازه درانداخته بودند که او باتفاق هندو تنکچی بارورگار یار شده اند۔ وارو دیِ بلغان خانون راکه محبوب ترین خوانین بود قصدے پیوسته الیناق بخدمت شاهزاده آمد۔ و التزام طریقهٔ ادب را باہیچ خنگ نکشنشے کرد۔ و با یکدیگر بر قلعه رفتند۔ و هرنوع سخنها گفتند۔ الیناق در شیوهٔ نصیحت و تحریص بر سلوک جادهٔ طاعت فصلی می پرداخت۔ پادشاه زاده نوازل بلا منتظر ق دید و امرا و لشکر چون دیگر اسباب خوش دلی متفرق بحر تسلیم راہے وبیرون از توکل پناہے نیافت۔ با الیناق از قلعه بشیب آمد و راضی بگردش چرخ باشعوذه و فریب در مقام غوجان باردو رسیده او را از جانب یسار در آوردند و کمر از میان بکشاد۔ و فلک از خاطر زادهٔ محرر سبخی مے خواند

بیت

چوں کمر بکشود شد خورشید از جوزا بیروں
مه ببرج عقرب آمد چونکه بر رخ زلف بست

سلطان در خانهٔ که شکل مسطح مستدیرا و موازی دائرهٔ فلک و مشتمل منجلد بیں بود و حامل آفتاب سلطنت و بعرف عجم آنرا خرگاه خوانند بر سریر دولت نشسته و بآب حسن المآب نقوش هموم از لوح سینهٔ شسته دل خود را بذهاب خطرات و قدوم مسرات ترحیب و تاہیل کرده لطر انتقام و دلال استعلاک هنگام فرصت از مقتضیات رذائل نفسانی و رعایت قوت شهوانی باشد و رکارم آمد انشارت کرد تا مجال دخول و استیذان چون عرصهٔ امانی برارغون تنگ گرده نیسید نه۔ و او را

در معارضۂ دو آفتاب بازداشت یکے آفتاب سما کہ بتاثیر سورت ظهائر از اثیر
آتش افشانی میکرد و دیگر آفتاب عنا کہ نعمتِ زندگانی و تمتع از عمر و جوانی
مانند سایہ در وقت زوال ناچیز گردانید بے خبر از انکہ فراش تقدیر بذل هر
عزیز و معز هر ذلیل سراپردۂ ظل ظلیل دولت جهت ارغون و اروغ مبارک
او افراشته خواهد کرد۔ و بابت حوادث روزگار رسانی جهانبانی در عهد سلطانی
انباشته چنانکه در فرع و انبیق گلبرگ طری گلاب تر تصحیح کند۔ از عارض سمن سیمای
شاهزاده عرق چکان گشت و زبان از تشنگی چاک شد۔ و دل از بستگی حال
متحیر بر کرۂ خاک خواهرش طغان از غایت شفقت و دل سوزی برخاست و پیش
او آمد تا لحظۂ بسایۂ چتر خویش تابش آفتاب را از گل سیراب سایہ پرور و چهرۂ
او محجوب گردانید۔ بعد از زمانے بولغان خاتون را در خرگاه راه داد تا سلطان
او را نزد حبیب کرد و کاسہ داد چون همای مقصود را در دام کام آورده بود و شاهین
امانی را بر بابلی مرادات کامیاب یافت برائے اطعام و تنظیر اشکرہ خاص تبختر
کنان دامن کشان بیرون آمد برابر قبۂ تاج و تاجش از سر رشک کلاه کیوان
در خاک انداخته و از طیرۂ قبائے مرواریہ ریزش آنگون زرکش مهر ماه سیماب گون خنده
در حوالی اردو ساعتی جانور انداخت۔ چون بخرگاه معاودت کرد ارغون را آواز داد
در رفت و زانو زد و مراسم خدمت لما هو معهود هم اقامت کرد سلطان او را
در کنار گرفت۔ هر دو صفحات رخسارۂ لعل گلگون را بلآلی و در راشک رحمت و
خجالت مرصع کردند۔ پس زبان سلطنت لو بید داد کہ خراسان را برقاعدۂ عهد آباقا خان
با رغون ارزانی دارد۔ و ملتمسات را بالقلم اسعاف بر جبهۂ عطاف رقم زدند۔ و از

جانبین برگ سمت مساہمت ومتقاسمت سازدہند۔ وترک تشتر سکا شرت و نصب منصوبہ مناصبت پیش گیرند۔ حالے خرگاہے مقرد تعیین رفت ارغون ازعون لشکر باری دراں روز کہ صورت غنب باری داشت آیس شدہ وبا اندوہ دل آتش وش آتش گشتہ۔ خود وبولوغان خاتون دراں مقام وحشت ودہشت ساکن شدند۔ اروق برادر بوقا باچہار ھزار لشکر چوں کواکب کہ پیرامون خرگاہ آسمان درآیند۔ بحوالی محیط شدند۔ روز دیگر را حالی کہ خورشید جنبید۔ وارتخت مینائی برآمد سلطان جہت مواصلت تودنی خاتون رواں شد۔ چہ خاطرش بجانب او چوں جوہر بمرکز اصلی مائل بود۔ الیناق راتعیین فرمود۔ کہ بعدازنہضت رایت سلطانی اروے حیات ارغونرا کوچ دادہ بمنزل بوار رسانند۔ وخود تا ازدرخت نوبر وصال تودی بزودی گل بہجتی اجتناکند۔ درتعجیل تمام حرکت فرمود۔ وبلبل نوائے غفل می گفت از زادہ طبع کاتب

بیت

طراوتے ندہد سئے باغباں ھرگز

چو دست یافت براطراف گلستاں تودی

تیغ مینا گون را باساغر عقیق رنگ معاوضہ زد و وصال زناں ازصبیال تیغ زنان نعم البدل تشناخت بطون عوائق را برظہور عناق اختیار کرد وبمراشفۂ تغور لطاف ازبکاشفۂ ثغور اطراف غافل ماند از بکھر نوش نشوت انگیز مقارجانرا ببنش نبش عقارب فداکرد ابنیہ۔ درہوس ابکار وعوان انکار اعوان را فراموش فرمود۔ معارف ومزھر برمعارف لشکر ترجیح یافت۔ ومناظرہ خدود بیض

مہفہفات مخاطرہ حد و بعض مریفات ناچیز انگاشت صباح دلبران و غنا ناشنودہ
بہ صباح دلبران بغیما مایل شد دراری عوالی و سیوف را در میدان رزم نادیدہ
دراری غوالی شنوف در ایوان بزم توقع کرد۔ در خلوت سرائے مقصود بر
گوشۂ تخت سلطنت

بیت

عروس مملکت آں در کنار گیر د تنگ
کہ بوسہ بر لب شمشیر آب دار دہد

از سر خفت و طیش چوں در لین مضجع خواست خفت برائے یک ساعت سلوک
مسالک عیش نزک ملوک و ممالک و چند چند۔ و چلیش بگفت چہ ست جام
مرام بود۔ و در سر خیال دلارام فارغ از گردش آیام بد رام و بے خبر از ایلام
ایں ملام

بیت

زدی دام و دشمن گرفتی بدام
بکش خیرہ زود و مبر آب نام

از غرور امکنت دولت و نعمت جیوتہ منقدر بود۔ سلطان سیف در وقت خود
نراند۔ وَالْوَقْتُ سَيْفٌ برنخواند۔ و در انتہاز فرصت و اغتنام زمان قدرت
قدم عزیمت در طریق فَلَا تَبْذُلْ شُغْلَكَ إِلَّا بِهَا ننہاد۔ لاجرم دشمن از مرصد
در آمد و يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ معاینہ گشت۔ بوفا بمظاہرت
... از رفق کرد و حضرت سلطنت زینت قربت و اعتبارے تمام حاصل شد

وشهرتے یافتہ بود. واز بابیہ معهود در گذشتہ با شاہزادگان و بعضی امرا مشاورت
پیوست کہ احمد اروغ چنگز خانرا مستذل بل مستاصل خواہد کرد و مسلمانانرا
بتعلیم صاحب دیوان مرحب و متقدم داشت. واز برائے کسر مغول لشکر گرج را
در اہتمام ایلناق مقرر گردانیدہ واورا بمزیت استظهار و اعتضاد از سائر
امرا و اینا قان برگزرانیدہ صاحب خرد و حصافت چوں سمت تغیر عقیدت
دشمن در ناصیہ حال بحکم سیماهم فی وجوههم معاینہ دید زود اطراف کار خود
فراہم گیرد. و بدفع شر و قمع وجود او تلقی نماید. و آنرا روزنامہ تاریخ سعادت
و ہنگامہ توفیق و ہدایت شمرد چہ اگر بطرف اغفال و اہمال گراید در پیرامن تدبیر
و تخییر برآید تا کار از دست چوں تیر از شست برود و آب از سر چنانکہ
فرصت از پیش بگذرد بے شک در خون خود سعی نمودہ باشد. و درین جہان
و آں جہان معذور و مشکور نبودہ مصلحت الوس و چریک آں باشد کہ
ہولاجو را بخاتی و احمد را از سریر سلطانی برداریم و ایں مقدمہ باطلاق ارغون
منوط است تمامت را ایں اندیشہ صواب نمود میعاد کردند کہ چوں روزگار
مانند دل گناہ گاراں سیاہ گردد. ولشکر روز بے برگ و سپاہ ایں عزیمت
بتصمیم رسانند. ہریک از مقام خود مترصد زمان موعد و مترقب اوان میعاد
شدند

بیت

چو چرخ بلند از شبہ تاج کرد
شبہا مہ پراگند بر لاژورد

رائض فلک زردۂ بھراءِ آفتاب را ازمیدانِ آسمان بیرون تاختہ وادہم شام
را شام موشح بدر بر انداختہ بنات النعش گرد قطب شمالی گردان شدہ
و فرقدان دیدہ بان وار دیدہ بر حوادث لیالی گماریدہ زھرۂ ناشط ترک بزم
عیوق گفتہ و بہرام سیاف گوشۂ خنجر گرفتہ تیر دبیر خامہ انداختہ وچوں
مشتری طالب قوس گشتہ و زحل فرتوت سررا دلو درچاہِ حیات خاکیاں
افتادہ باخود می گفت

مصرعہ وَلٰکِنْ اَلْقِ دَلْوَکَ فِی الدِّلَاءِ

لمؤلفہ

مہ حقۂ ثریا بصفت چوں مہرہ
تقدیر مشعبدی شدہ چابک دست

گوئی دختران ثوابت چگلی بستگاں بودند از ورائے پردۂ کحلی بنظارہ ایستادہ
ناگاہ بوفا پیش خرگاہِ شاہزادہ آمد و دامن خرگاہ را چوں حجاب شرم و آزرم برداشت
بعدزآنکہ از حکم پیر لیغ اورا برائے مصلحتے فرستادہ اند ارغون از مضجع وحشت
مضطرب برخاست ہواجس اندرون ورنگا پوئے آمد کہ ہمیں لحظہ باصد درد و
داغ درد وداع روز جوانی از ساغر

لمؤلفہ لِتَفْرِیْقِ الْمُنٰی سَبَبُ وَدَاعٍ

تجرع نماید۔ بوفا دست ارغون گرفتہ بیرون آمد۔ شہزادہ استنبطائی
میکرد۔ واستنفارے می نمود۔ پس صورت مواضعہ وقضیہ امر کُنْ فَیَکُوْنُ و
امضاءِ عزیمت شبیخون واغلوطۂ نامیل ہولاجو بجانی تقریر کرد۔ فرمود۔ کہ با

بوتوغان کنکاج کردہ برویم - بوقا مانع شد گفت رائے زناں درچنیں مقام مصلحت بین و صواب داں نباشد مبادا کارہاء ساخته متلاشی گردد و زمان فرصت ماشی با ہمدیگر رواں شدند - و اورائے پشته مراکب مسروج ملجم بحکمه عزم و محزوم بحیازیم حزم بسته بود - چوں تیغ بخون اعادی تشنه تشنه کناں بدیں بیت

بیت

بَنَاتُ غُرَابٍ وَالْوَجِيْهِ وَلَاحِقٍ۔
وَاَعْوَجَ سَمِّيْ نِسْبَةُ الْمُتَنَسِّبِ

بر باد پایان چوں آتش سوار شدند - وآب ناموس دشمن برخاک استدلال ریخت اروق و ہولاجو در ستر برسرِ بلسار اغول راندند - و اورا باچند خواص مست خفته یافتند واز جریدهٔ احیا نام ایشاں محو کرد - ارغون و بوقا عازم یورت الیناق که خصم الدوناب احاد بود شدند آں تمرد و تمرد از اندیشهٔ نیش پشه در پشه خانهٔ پہلوء تنعم بر بستر استراحت سودہ بود باتیغہا در راندند و اورا با پشه خانه پارہ پارہ کردند - بعضی بیناق داراں دست بتیر برکشادند - بوقا آواز داد که تا امروز بیاسادِ احمد کوچ می دادیم - وگردنِ انقیاد بر ربقهٔ مطاوعت می نہاد - اکنوں به یاسادِ ہولاجو الیناق راکشتیم ایشاں سلاح بینداختند - و زانوئے خدمت بر زمین ضراعت نہاد فزع روز اکبر دراں شب مشاہدہ کردند و خروش و زلازل در منازل افتاد بیت

ہمی تا بگردانی انگشتری
جہاں را دگرگوں شود داوری

هم دراں شب ماما از سیاسۂ واقعۂ دہمائر باذیال ظلام تمسک نمودہ بر مرکب فرار سوار شد و از عقب احمد چوں بادے کہ گرد بپیماید دواں۔ احمد چہار فرسنگ از اسفراین بل ہزار فرسنگ از سر حد امکان معاودت باسر سریر وافسر ملک گذشتہ بود۔ و بر سر این قضا بنشست

شعر

یَا رَاقِدًا فِیْ لَیْلِ غَفْلَتِہٖ انْتَبِہْ

فَالصُّبْحُ اَسْفَرَ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابِہٖ

ماما را جاذبۂ فرار و مسکۂ سعیات از حیز ضبط بیروں رفتہ بر سید قصۂ حادثۂ فرار خود و اطلاق ارغون و احوال شبیخون و قتل اعوان بر خواند و بگواہی آں دعوی سیلاب اشک حسرت از ہر دو دیدہ بر وجہ براند۔ بدیں خبر موحش و پیغام مشوش دل سلطان در قلق بلا بلا رمق شد۔ و جان در مضیق ہیجان اندوہ پیچان ہر چند احمد با چنداں اسباب منع صرف از رکائب و عساکر و خزائن و ذخائر صورت لا ینصرف داشت۔ بالضرورت منصرف شد و اعلام دولت مخالفان علی الابتداء امر فوع گشت بحکم قہری و داوری چرخ چنبری رجوع قہقری اختیار کرد۔ و لشکر الان باز آمد خشیت و خیبت بر ضمیر مستولی شدہ و لشکر حیرت و ضجرت بنگاہ اصطبار را تاراج دادہ تردد باطن ظاہر حالش مشوش کردہ و اضطراب باش و رعشش اندروں آتش پراگندہ از آنجا بر عزم اردوی ماورش قوتے منا توں عنان بصوب سراب معطوف گردانیدہ۔ و خود را انی کاذبہ کسراب بقیعۃ یحسبہ

الظَّمْاٰنُ مَآءً حَتّٰی اِذَا جَآءَهٗ لَمْ یَجِدْهُ شَیْئًا اورا غرور می‌داد در راه
امراء و قوادِ لشکر و ملوکِ اطراف تخلّف می‌جستند و منزل منزل از وے باز
می‌ماند و اهواء صورت اختلاف می‌گرفت

بیت

بهر گامے ز کامی دُورے ماند
ز جیبت آیتے مسطورے خواند

صاحب دیوان نیز در زمان مراجعت از خدم و حشم و خیل و خول و مراکب جنائب
جُدا مانده بایک کوتاپچی بجاجرم رسید بعضے خواجگان شیراز که در خراسان بتجارت
ارغون پیوسته بودند و بعد از مقاتلات و انهزام لشکر چوں کار دیگر شد و
احوال منتظم سلسلهٔ انطباق گسسته بطرفِ اردوءِ احمد آمده از تموج آں
فتنه و تلهب آں نائره در مهامهِ تهامت و فیافی دهشت پویاں بجاجرم افتادند
صاحب دیوان از ایشاں یک دو سر اولاغ بستد و بحقیقت سر بسر جهان و
کار او لاغ است و بازی و مغرور بمموهات مجازی آں دائم مبتلا در چارمیخ تحیّر
چوں حریف بخت بے نوا بود و آهنگ قول مخالف را تیز کرده ساز پردهٔ عراق
کردن بنسبت لائق تر نمود عازمِ اصفهان شد در وقتے که از حمائل فلک تیغ
صبح بر مفرق شب تیره راست کردند. امّا ارغون در آں شب که بمظافرت بر اعدا
روز بدر بود و بمساعدت اولیا شب قدر چوں کار دشمن بساخت و دل از
مواد کینه بپرداخت شب همه شب چوں بخت خود بیدار بود. چوں عارض صبح
از شکن زلفِ شب درخشیدن گرفت و شمامهاءِ کافور بدل شمارهاءِ عنبر بر

اطراف چرخ اخضر بریختند۔ شہزادگان و امرا بخدمت آمدند و نعمت حیات و دولت و قہر اعادی سلطنت را بعد از قطع امل تہنیت کرد

بیت

چه خوش باشد که بعد از انتظارے
بامیدے رسد امیدوارے

بوقا که بقضاء اللہ منت جان و سلطنت برارغون ثابت گردانیده بود بوره را بر جمازهٔ

بیت

هائل هیونے تیز دواندک خور بسیار رو
از آهوان برده گرو در پویه و در تاختن

سوے سنورلوق روان کرد تا لشکر فراوناس را اعلام کند و راه احمد نگاه دارند والمش قوشچی راپیش قوشچیان فرستاد و فرمود که در راه از شمشیر نوکران احمد دریغ ندارند و بهر موضع که مصادفت افتد بسجاهره گویند۔ اینک ارغون با پنج تومان لشکر خواهد رسید۔ بعد از تمشیت این مصلحت شہزاده نیز بر عزم اقتناص صید مطلوب و اقتصاص از دشمن مغلوب حرکت فرمود چنانکه درین ذکر شرح داده شود۔ از القاء این اخبار تمامت اردو بسمت تفرقوا شغر بغر گرفت طامهٔ کبرے در دار ذهبا واقع شد۔ و فظاعت آں هول و فزع و شناعت آں خوف و جزع تا منقرض جهان سمر بد و حضرت۔ بالشهاء زر و سیم و اوانی مرصع و رزمه رزمه ثیاب دبابیج و پرنیان چوں

سنگ وخاشاک بر خاک فتاده از غایت رعب وهراس التفات بدان نمی کردند - خرابد که غیرت خلد برین وحور عین بودند زواهر فرائد که ضرائر مناظم مباسم ایشان بود از گوش وگردن چوں قطرات اشک از دیده رواں سے انداختند وپیاده از یمین ویسار می دویدند ودر وهاد واغوار می خزیدند - واز نرس منون یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ حسب حال پیر وجواں فتاد -

بیت

تا جهاں رسم دست برد نهاد -
دست بردے چنیں ندا رو باد ٭

سوغو نجاق با اغروق سلطان وخزانه واحمال واثقال راه سلمی گرفت واز زبان حصیات واجزاء خاک می شنید

مصرعه اِلَيْكَ طَرِيْقُ الرُّشْدِ غَيْرُ مُسَلَّمٍ

عزم داشت که از عقب لبسرآب رود درراه مغافصةً طاینجو نوشجی وکنتوغا با فوجے درو سے رسیدند وبر اغروق زد از طرفین جنگ در پیوستند ناگاه از شست قضا تیرے بر مقتل برادر آلغو نوشجی آمد وبرجای سرد شد - و مرکوب سوغو نجاق را نیز تیر زدند خزانه را باز گردانیدند ودر سلمی بمحافظت آں قیام می نمود - سلطان چوں باردو باد رسید از اعجوبهٔ کار واحدوثه روزگار که ناگاه چنیں فتنه می انگیزد وناپیوساں بدیں گونه رنگها می آمیزد خبر داد قوتی گفت مصلحت باشد هم اینجا بودن وامرا را که ملازم اند باخود منطبق ومتفق گردانیدن وچشم نهادن بر ہیں عرصه بو قلموں

مصرعہ تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیروں

و دراں حال کیفیت واقعہ بر ہر کس ملتبس بود و بر حسب غلبۂ ظنون و اختلاف عقاید در پیدا و نہفت ہر کس سخنی می گفت روز دیگر را چوں نہ ہاب نباشیر صبح صادق از چشمۂ خورشید آثار انفجار نمود۔ و روی گیتی را مانند آئینۂ چینی بمصقلۂ لمعان بزدود قرانقائی و شکتور علی الرسم بخدمت رفتند و از وصول پادشاہ بر جناح تعجیل بی تربت لشکر و زینت اسباب سلطنت سوال کردند گفت ارغون را گرفتہ سپردہ ایم تا آمدہ ایم تا الاغ و آزوق جہت چہ یک سعین فراہم ہیہات

بیت

مقراض فراخ رو نہ چنداں بدرید

کیں سوزن خرد کام بتواند دوخت

تا نتیاں بیروں خرگاہ نشستہ بود۔ و ایں مفاوضات را استراق سمع می کرد آواز داد کہ فضیحت بریں وجہ نیست شش پسر و شصت امیر با ارغون عقد معاقدت بستہ اند۔ و چہرۂ مطاوعت احمد را بخدشۂ غدر و انکار خستہ و او گریختہ آمدہ اگر بقائے مملکت و نمای دولت و نظام امور و استقامت حال لشکر مطلوب است او را محافظت باید کرد زہے بادپیمایان عالم خاکی و صورت پرستان زمانۂ فانی ہر لحظہ چوں شاخ بید از ہر بادے لرزاں و ہر ساعت چوں شمع بر خود گدازاں چوں حجاب اغترار از محاذات بصائر و ابصار مرتفع شد۔ و قرائن حالی از تفرق عساکر و تبلبل ضمائر و آشفتگی ظاہر

بخصوصیت آں معانی اشعار کرد - از خرگاہ بیروں آمدند - وکنارۂ وثاق
سلطان را محافظت نمود - خود غضنفرییب فرادناس باعلام تورہ درحرکت آمدہ
و بھرجاے غارت وتاراج آغاز کردہ آنجا رسیدند - رسیدن ہماں بود و
برار دو زدن ہماں چوں شُبّاع وضُبّاع کہ مغافصۃً برسرظبا و آرام
مصادمت کنند - آں بہائم سبز تاں بہنگ آسا در آہوان خیمگی وجود زنہان
مقصورات فی الخیام افتادند - وحُلل وملابس را خلع کردہ بغارت دادند
ونماست فراش ولباط وزر وسیم وثیاب وقماش کہ درار دو یافتند التقاط
رفت قوتی را بپرایہ از گوش وگردن جدا وموزہا از پا بیروں کردند و ھرچہ
از ناپاکی وبے باکی ممکن بود بتقدیم رسانیدند - مشہود از پاسار مغول آنست
کہ در ہرج ومرج ھرج خواتین وبنات باشند - از تعرضات ومطالبات
مصون دارند و بدیشاں آسیبے نرسانند - امّا دریں حال شیاطین مغول چناں
از شیشۂ ضبط بیروں جستہ بودند کہ بقولِ ہیچ لاحول منزجر نمی گشتند - وشرار
فتنہ چناں از زمین وزمان بالا گرفت کہ آنرا

مصرعہ باراں دوصد سالہ فرونشاند

عاقبت سلطان را گرفتہ وجامہا بیروں کردہ در خرگاہ نگاہ می داشتند - امّا
ارغون چوں استدراک کار سلطان را عزم استرکاب نمود لشکر از الاغ باز ماندگی
داشتند وگلہا بگوشہا رفتہ بود وانتظار تحصیل اسباب ومراکب و
استبطاء دراں موجب فوات مطالب می نمود بامقدار سیصد سوار چوں وثوق
بود بمعاونت وانجاد انجاد نصرت وانجاز مواعید فتح وتائید عنان ثبات سرعت

بجنب انب۔ اتابک یوسف شاہ لر و سید عماد الدین الاعلی از خدمت
سلطان در غلواء انہزام او مراجعت کردہ بودند و شرف نکتشمشے دریافتہ
دریں حال ملازم رکاب اعنان سامی بودند۔ ہر یک با یک کوتاپچی و ابوقا
سید عماد الدین را مزاتی شد۔ و بواسطۂ تربیت او محلی مرموق یافت و ذکر
آں در موضع خود اثبات خواہد رفت اِن شاء اللہ تعالےٰ۔ چوں ارغوں نزدیک
مسلمی رسید

بیت

ز ہر سو سپاہ انجمن شد بروے
یکے لشکر گشن پر خاش جوے

قرالقای و شیکتور بالشکر قراوناس سلطان البتہ پر گرفتند و مستقبل
شد۔ آئین مغول باش۔ درسیاق سیاق و اثناء مراہنہ و مناضلہ کہ چوں
غالب و ظافر گرو نادست افشاندن و بآواز بلند لفظ مربو گفتن حالے کہ
نظر ارغون بر دشمن افتاد و او را بداں صفت دید با امراء از سر شماتت و مرا
مربو گفت ہم آنجا کاسہ گرفتند۔ و باسر دشمن غالب اشتر کہ شر رشتر او
بأسرہ باسر او عائد شدہ و دریک لمحہ مالک مملوک و سرور ماسور و مطیع
مطاع گشت تہنیت گفتند۔ محقق شد کہ در تقلب اعصار و تبدل روزگار
ایں حال بی تمویہ نمونہ معتبر است شاید کہ عقلا آنرا دستور تجارب اختیار
و معیار اختبار احوال سازند چہ در تواریخ متقدمان و مصنفات سلف کہ
بہ نظم و نثر مرتب و مدون گردانیدہ اند چنیں حادثہ کہ معاینہ گشت بتجیز حدوث

نیامده و بریں منوال داستانے باحاد و تواتر روایت نکرده اند مَا سَمِعَ بِمِثْلِهٖ الْاٰخِرُوْنَ وَمَا شَاهَدَهُ الْاَوَّلُوْنَ

بیت

لمؤلفہ چنیں عجائب ملکے بسالہاے دراز

نہ گوش دہر شنید و نہ چشم دوراں دید

ارغون چوں از تادیب خانہ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ متادب گشتہ بود و براے العین می دید کہ اغفال سلطان چگونہ ثمر ناکامی اوشد در تاجیل و امہال او چگونہ از عقل رخصتے یافتے۔ پسران قنغرتای تیمور و ایلدر را فرمود کہ تا مور را از داء دوئی و کینۂ دیرینۂ پدر فارغ گردانند و بداں تشفی جویند

زانجا کہ خستہ ہم ازانجا طلب دوا

بقصاص پدر سلطان را پشت لشکستند۔ قال اللّٰہ تعالیٰ وَجَزَآءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا علماء تفسیر آورده اند کہ دریں کلمات با اعجاز لفظ سیّئہ ثانی را معنی نہ اساءت است چہ بموقع جزا افتاده پس مذموم نباشد۔ احمد را در قراقپچغائی و آں موضعے است دفن کردند وَلِلدَّهْرِ عُتْبٌ وَعِتَابٌ

بیت

ہمین است رسم سپنجی سراے

یکی را برد دیگر آرد بجاے

محمود عاقبت آنکس تواند بود کہ فسوس جہان ناپائیدار بجوے نخرد و دم افسونِ این فرزنت رعنا کہ گلبرگش ناچار جائے خار و گُلِ اَمل پرورش رابلے تا ثل دُردِ غم و دردِ سر و خمار در عقب ہست نخورد۔ بر خود پردہ صبر و قرار ندرد۔ و بظاہرِ ممّوہ و صورتِ مزوّر او کہ مار رنگین عبارت از آنست ننگرد۔ و یقین داند کہ سلطنت و دولت و مال و منال و لذّات و آسائشِ این جہان مانند جمالِ امرد و وفاءِ غانیات و مواعید عُنیدہ ابر تابستان و آفتابِ زمستان سراسر عشوہ و غرور و محال و زور است۔ و ہوشمند زیرک و سعید کامل بحصول آں کہ وجودے کم از عدم باشد مسرّت و ارتیاح ننماید۔ و بذہاب و زوالش کہ لازمہ حال تواند بود ندامت و حسرت نیفزاید ابناس و ایساس و بأساء و بأسِ او را یکساں شمرد و متابعت صحبت نامۂ رحمانی را دریں دو حالت قائد عنان ہدایت و منتج اسبابِ سعادت خود داند۔ حیث قال عزّ و علا لِکَیْلَا تَأْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتَاکُمْ چہ از راہِ عقول و نظرِ سنفہم این ہر دو نینبون نمی ارزد و این حلوائے زہر آلود گراستِ چندین دو دنیست۔ و این قطعۂ کہ گفتہ ام لمعہ ایست از برقِ این بیاں

بیت

ز روزگار اگر کام خویش بر داری
بر آفتاب اگر نام خویش بنگاری
اگر بمملکتِ ساسانیاں رسی و کیاں
وگر خزائنِ سامانیاں بدست آری

وگر جهانت مسخّر شود چو اسکندر
وگر بچرخ فرازی علم ز جبّاری
چه سود عاقبتش بسپری و بسپاری
دریغ کآخر آن بگذری و بگذاری

جلوس ارغون خان در چارپالش خانیّت

چون معاند دولت را کار بساخت و خاطر را از وساوس و شواغل مخفّف و مرفّه گردانید، امضاء عزائم پادشاهانه را که آثار دولت یاران مقبل و مآثر بختیاران عاقل جز آن نباشد در تقریر خانیّت تعجیل فرمود پیش از آنکه فسا و خیالات و موادّ احتیالات در تجاویف دماغ و سویداء دل اکفاء و اقران تمکّن یابد و قوّت و قاحت و جلادت دست تباعت و طواعیت بر تابد و اگرچه بواسطهٔ غیبت بعضی پادشاهزادگان اطباق و اتّفاق که اجماع کلّی بدان صحّت پذیرد دست فراهم نمی داد و او لجتای و تقشی خاتون و امرا بوقا و شیکتور و طغاجار توافق نموده ارغون را بجانی از سر مهرجانی بر رغم انف حسود و جانی خط دادند و روز هفتم جمادی الاوّل سنهٔ ثلاث و ثمانین و ستمائه ۶۸۳ در مقام قاسبون که آن موضع واقع است میان بهشت التّرود و قربان شیره از منازل مشهور الشّان هنگام ییلاق بر سریر دولت روزافزون بداعیهٔ ارادت بیچون مستقرّ شد. و فلک توسن خوی باستقبال اوامر و نواهی ملتزم و منقاد افسر فرخندگی و بخت بر فرق نهاده روزگار می گذشت.

مصرعہ نرقش نگنم من بیکے سو از ماہ +

بیت

زمیں با پایۂ تختش نخواند خاک را ساکن

جہاں با گوشۂ تاجش نگوید چرخ را والا

شہزادگان و خواتین شرابہاءِ یاقوت رنگ در کاسہاءِ کہربائی بپیکر ریختہ بر کف بلور صفت نہادند - و رود سازاں کہ دلنوازان عالم روح اند نغماتے کہ رسم اَلنَّغْمَۃُ نُطْقٌ رُوحَانِیٌّ برآں صادق مے افتاد و نسبت اَلْاِیْقَاعُ یُسَبِّبُ النَّاسَ فِی الْاِسْتِیْنَاسِ حسب حال می گشت اہل مجلس را اسماع اسماع می کردند و جہاں نیز مانند بارگاہِ فلک شکوہ خوش و خرم بود - و روئے زمین غیرت مرغزار ارم از تاثیر اعتدال ہوا جمرۂ خوشی افتادہ و نرگس سرمست در پائے سرو آزاد سر نہادہ و با ہمہ شوخ چشمی از گوشۂ چشم حوراوشان چشم برگاشتہ و بر طرف ریاض معاشران نشستہ و زبان را بدین نصیحت چون آب روان گردانیدہ کہ بیت

بصحن باغ بجز زیر سرو بن منشین بہ پیش خویش بجز یار سرو قد منشان

مشاطۂ نامیہ شاخسارہا را چون نوعروسان وسمہ کشیدہ - و مشک بید از تنسم نسیم چون جیب حوریان بدمیدہ - بر لب جویبار سبزۂ خط سر بر زدہ و شگوفہ در تعجب - بیت

باز این چہ جوانی و جمال است جہان را وین حال کہ نو گشت زمین را و زمان را

انگشت شاخ بدندان گرفت ، بلبل از غیرت فاختہ در غلغل آمد - چنانکہ صراحی بمشافہۂ ساغر در قلقل - درخت آب غضارت کشید و زمین ناب نضارت چشید گوئی نقاش ربیع بر صفحۂ سلسال جاری بخامۂ سحاری غزلک - دلآویز کاتب انفس بستہ بود

بیت

اینک وزاں شد باد بہاری
اِذْ فَعْ کُؤُسًا مِلْأ اُلعُقار
از طرفِ بستان در صبح بشنو۔
لحن بلابل سجع قماری
از شعر غرا وز جامِ صہبا
مطرب چہ خوانی ساقی چداری
اے صحن گیتی جانی نہ گوئی۔
یا باغ خلدی یا روئے یاری
باغ از صباش چوں جیب خوباں
پر عنبر تر یا مشک داری
از روے و زلفش داریم حاصل
شیم الذراری شم الذداری

درسپیدہ دم قمری غم زدگان دور قمری رابدیں رباعی مجانس ہوانس میگردانید

بیت

اے دل تو چرا ہمیش ملامت سپری
تا کے رہِ اندیشہ بباطل سپری
تا چند ببال عقل و احساس پری
می نوش کہ مے شود جوانی سپری

سحاب نیسانی سایہ بان بر سر خیمۂ گلزار برافراشت و اطراف گیتی را از لطف و خوشی ہیچ باقی نگذاشت در چنین فصلے چند روز نشاط اندوز و عیش آموز بودند و در سرور و حبور

بیت

گہے بربط زدند و گاہ طنبور
گہے مستان بدند و گاہ مخمور
گہے ساغر زدند و گاہ چوگان
گہے دستان زدند و گاہ دستان
جہان بے غم نباشد گاہ و بیگاہ
در آں کشور نبود اندوہ یک ماہ
گہے آہو رمانیدند از کوہ
گہے از دل رہا کردند اندوہ

بریں صفت دریں مدت چوں زلف و رخ خوبان شبی خویش بروزی پیوستند و با اغانی و غوانی شراب ارغوانی در می کشید پس ایلچیاں روے بساختن مہمات و نظم متعددات و استمالت جوانب و استلانت اقارب و اجانب آوردہ باول در ازاے آں مواہب کہ از سر اوقات تفہیم قدیر بعید از یاس کلی و یاس تمام و عدم معاون و قلت عدد و عدد و قصر مدت و تقصیر ید و فائض گشت بر بلیغ عالم کشائے از ورای آب آموئیہ تا حدود بلاد مصر مصحوب ایلچیاں بغیر ستا و ستدعمن لسبط جناح رافت منبسطش جسم مواد مخافت منشعر باشاعت آثار معدلت و مخبر از اساغت

کوپن نصفت و مرحمت و طائفه که هنگام انقطاع لشکر فرمان مطاع را ممتثل و ملازم رکاب آسمان دوران بودند و در تخطی خطهٔ رجولیت قدم مصابرت راسخ داشتند و ناصیه وفا و محبت را بر چهرهٔ حسن عهد عبودیت شاذخ اقبال وارسر بر آستانهٔ خدمت نهادند۔ و سر رشتهٔ حقوق پادشاه ولی نعمت از دست ندادند هر یک را پایهٔ بلند و درجهٔ سے مانند ارزانی داشت و بمنتهائے امنیت و مدارج علیاء رفعت رسانید۔ اے بسا گلّہ بان که کلٰه دار و جهان بان شد و بسا اسیر گدائے که امیر و فرمان روائے آمد آرے محافظت عهود خدمتگاران مخلص و ملاحظت احوال اعوان مشفق بعد از تحمل اعباء شدائد و عناء مکائد و حبست از همه رو

ع   اِنَّ الْکِرَامَ اِذَا مَا اَسْهَلُوْا ذَکَرُوْا

هنگام تضمین این مصراع یکے از دوستان حاضر بود بر حسن مزاوجت نثر پارسی و نظم عربی بالطف موقع تضمین و شرف مکانت تمثیل در شیوهٔ اغراق و استحسان تحسینی می فرمود۔ این بیت دیگر مطابق معنی متقدم در اسلوب تضمین و تفنن از همیه مصراع معهود خاطر التزام نمود

بیت

اے یا تو از همه رو انواع لطف خدا   از لوح فکر بخوان اِنَّ الْکِرَامَ اِذَا

و چوں هنوز کار ممالک انتظام تمام نیافته بود قوریلتای در توقف داشتند و هم در اول وهلت خمار ایلچی را با بر لیغ استمالت و استحضار بطلب صاحب دیوان فرستادند و بدیں مصلحت اتابک یوسف شاه لر و ملک امام الدین قزوینی را از عقب روانه فرمود۔ و شرح آں در آخر این ذکر ایراد کرده شود۔

انشاء اللہ العزیز در وقت جلوس میمون از شاہزادگان ہولاجو و جوشکب و کنشو و بابد و اغول و کیجاتو ہنوز نرسیدہ بودند و بعضے کہ از شاہراہ عقل دور و از حریف سعادت مہجور خواستند شد در خاطر داشتند کہ بر وفق میعاد مبادی شنادرت ہولاجو خاں کردند بدیں سبب اختلاف احوال ظاہر شد۔ و ایں ذکر بر زبانہا سائر چوں سر پر مملکت بوروج رفعت و فر سلطنت ارغون زینت یافت۔ پیش آقا و ایبنی ایلچی فرستاد و پیغامہائے لطف آمیز داد تا ایشاں را استمال گردانید و جہت ہولاجو چترے کہ فر سایۂ ہمائے و نور خورشید عالم آرای داشت با انواع معذرت رواں کرد و کمال دل نمودگی در سلک ایں عبارت مندرج گردانید کہ چوں ما انجا بگاہ رسیدیم خواتین بزرگ و امراء تومین چوں آئین و راہ یاسا دانستہ بودند الزام کردند کہ جائے پدر را محافظت کن و مصالح ولایات و چریک را بداں و ملک موروث را از نوائب مصفّی گرداں بداں سبب از اعتناق آں متجافی نتوانست بود۔ باید کہ ہولاجو آقا خاطر را از خطرات با غائلہ و ہواجس شاغلہ فارغ دارد چہ ملک و سلطنت حکم اشتراک دارد۔ و باتفاق و اعتضاد دور از منافات و تضاد در اساس امیشی رونق مملکت و استکثار چریک و استقرار امور یاسائے بزرگ سعی و جد بلیغ می باید نمود چوں ایلچی بخدمت ہولاجو رسید در جواب گفت با ارغون تماجامیشی یعنی مضایقت کجا می رود۔ پس عازم قربان شیراث سوئے خانۂ ارغون و جوشکب بطرف ہماران بیروں رفت۔ و دو سہ نوبت باستدعا و استنزاع ایشاں ببندگی سریر دولت آسمان پایہ ایلچیاں تواتر نمودند و از ابتدار و انقیاد متقاعد گشتند و باندیشہاے

خیال انگیز منبا عدار غون پادشاہے کامگار بود و در نفسِ او کمال سیاست و مہابت مجبول اعضا برین تفادی در مذہب سلطنت و اقتدار محظور دانست لشکرے جرار را نامزد ایشان فرمود چون خبر تسییر لشکر و زعازع صرصر خشم او بشنیدند از وخامت عاقبت و شامت مخالفت اندیشہ کردند و ہر یک از ارادۂ خود بحضرت تسارع نمودند و شرف تکشمشے و اختصاص بانواع لطف و سیورغامیشی یافت۔ ارغون تسکین جاش و تحصیل انتعاش ایشان را نیابت

بیت

برآرندۂ ماہ و کیوان و ہور

نگارندۂ فرّ و دیہیم و زور

سوگند یاد کرد کہ جانب ایشان را براہِ آفاقی پیوستہ مشمولِ عوارف و مکنوفِ عواطف دارد۔ و ہر یک را کلاہ و کمر داد ایشان نیز التزام منہج مطاوعت و اذعان کردہ بخانیت او تحیت دادند و سواد انقسام خواطر انحسام یافت چنانکہ سنجانت از کوب جنود و خلاص از انسلال حسام ایلخان از سفور لوف باز صائن آمد واللہ ھوالحامی والضامن از امراء کسانیکہ با احمد بمزید طاعت موسوم بودند امثال بوکا و تبناہی و البکان پسر شیرامون و ہولاجو باسقاق تبریز علے حدۃ در بار غوسخن می پرسیدند و حجتی بر ایشان می گرفت و شرف بیاسامی یافتند واللہ اعلم موضع دیگر در عین تفرقہ لشکر احمد چون وجوہ اعیان برائے مصلحت بینی خود را از کام و دہان نہنگ بلا خلاص میدادند۔ و از زبان نداءِ وَخَرُّوا سُجَّدًا بِإِذْنِهِمْ بگوش ارباب ہوش مے رسید۔ و حادثۂ

پیشانی عناد سخت در ہم پیکث شید چنانکہ در مقدمہ اثبات کردہ است بحسر خلائق از یمین و شمال پائے گریز بر داشتند۔ و یک سر ناخن مجال توقف نبود۔ صاحب دیوان عزم عراق کرد۔ اہالی اصفہان از صورت حال ماجری و چگونگی واقعہ روزگار مختال غافل بودند ملوک و امرا و اکابر و قضاۃ و جمہور طوائف بخدمت استقبال بیرون رفتند۔ و بخدمات لائق کہ در بندگی چنان صاحب سلطان نشان و سلطانے صاحب بیان معہود باشد از مراسم اجلال و در انزال و لوازم تحف و انزال تلقی کردند۔ دو سہ روزے توقف کرد و نہیبان با طراف فرستاد۔ و در خاطر داشت کہ شیراز آید و بطرف بحر بیروں رود۔ و خود را ببلاد ہندوستان اندازد باز از صولت قہر مغول اندیشہ کرد و با خود گفت نفس خود را ازیں دریائے ژرف بر ساحل نجات انداختن و زن و فرزندان و متعلقان و اذناب و گماشتگان و اقوام و اتباع ایشان را در مغاص غصہ و خلاب عقاب گذاشتن پسندیدہ عقل و مختار نظر صائب نباشد۔ نبزسی سال در کمال جاہ و علو قدر و غلوا کامیابی بسر بردہ ام و اینک لمعان صبح صادق مشیب سواد شب شباب را منہزم گردانیدہ و تیر عمر عقد شصت گرفتہ اگر چرخ سست عہد بیوفائے کہ عادت اوست آغاز خواہد کرد اصابت تدبیر و انارت رائے منیر کجا نافع افتد مصلحت آنست کہ بدامن توکل اعتصام و بحبل متین تمسک نمودہ متوجہ بندگی گردم اگر بمقتضی حقوق خدمات سی و اند سالہ و کوچ دادن چندیں گاہ در بندگی آبا و ابنا معاطف عواطف پادشاہانہ در اہتزاز می آید و بمرحمت شامل گناہ ناکردہ را بالعفو مقابل می فرماید

مصرعه زمشک بوی و زخورشید نور زینت بدیع

والا بارے چندین خلایق را از عقال نکال خلاص داده باشم - بدین نیت خیرت که از تعارض ادلهٔ مختلفه تولد کند منتفی شد - و نایرهٔ خوف و هراس منطفی آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ بر زبان گذرانید - و بصوب بندگی اردوء آسمان مثال متثال شد - در راه امیر خمار یا یرلیغ مشتمل بر ازالت ابداد نفار و اقالت اعداد عثار و مخبر از تمهید قواعد مرحمت و تاکید معاقد عاطفت بصاحب دیوان رسید و حکم لشنوانید حلے فراغ حالی روی نمود و از انشاء خود بشارت نامه بحکام عراق فرستاد - و بر جناح تخوید و اجفال روان شد - چون بشرف تکشمشے تشرف جست از حضرت نواخت و اعزاز یافت و وعده فرمود که منصب صاحب دیوانی برقرار ارزانی فرماید - تا باتفاق بوقا تمشیت مهمات مملکت و ملمات امور را قیام نماید صاحب زمین بارگاه را بنقوش بوسه منقش گردانید - و زبان باستدامت عمر و سلطنت پادشاه جوان بخت سزاوار تاج و تخت گشاده بمجلس عز خود معاودت کرد - خلایق نعمت حیوٰة او را مراسم و لوازم سپاس داری بادا رسانیدند و نذور و صدقات بوفا - بعد از یک هفته بوقا چون دید که باز صاحب دیوان بقاعده مباشر منصب معهود خواهد بود - پادشاه را بر ابقاء او ملامتها کرد و تاکید نمود تا کید او را پیدا و از اهمال جانب قهرا کند پس گفت از کسے که پدر تکو ایلخان را با چندان سوابق ترشیح و تربیت بد اندیشد توقع نیک بندگی چگونه توان داشت ثبات دولت پادشاه و فناء صاحب دیوان مستلزم آن اندر ایلخان هنوز

از اختلافِ عقاید متردد رای بود. سما که بارها صریح و معنی این معنی از افواه استماع رفته بود۔ و در زبان سلطان ساعی صاحبے در ترتیب اسباب چہ یک ذنابہ آں تنکرات می شد۔ و علاوۂ آں تغیرات می آمد چوں دریں حال از مشیر موافق و مخلص مشفق چنیں مبالغتے یافت حکم یر لیغ نافذ شد کہ امراء یارغو قداغاسی و اوکتای سخن پرسند و بغور قضیہ پرسند صاحب را در مقام یارغو حاضر آوردند و بر آئینِ ایشاں چوں خون داراں سر دستہا نہادہ او را در بستند فریاد از طوائف ترک و تاژیک برآمد کہ چرا در ارزاقِ خلائق مے بندند۔ در جواب حملِ مفتریات و القاءِ مزخرفات گفت از باب مساوی و تقصیراتِ من بندہ آنچہ ارباب اغراض بسمع اشرف رسانیدہ اند باتیید عفو پادشاہ یکے را ہمہ اعتراف می نمائیم۔ امّا از نسبت ایں خیانت و تہمت قصد ولی نعمت خبر ندارم

بیت

نہ بر زبان گذرانیدہ ام نہ بر خاطر

نہ در عقیدت من بندہ ہرگز ایں بودست

کارہ سخاوت جہاں و لباقت بیاں فرا بستہ نبود

مصرعہ با حکم قضا دم مسیحا چہ کند

حکم شد کہ بنیاد فضائل و معالی را خراب گردانند۔ و سرچشمہ جود و مکارم را سراب۔ در موضع موئینہ نزدیک اہر جلاد قہر با تیغ افعی زہر صاحب را بہ سیاست گاہ حاضر آوردہ از دیدۂ اختر خون شفق می بارید و زبان عطارد نفیر کناں

و دہرہ گیسوکناں می سرائید

بیت

تیغ نیلوفری آخر چکند برتن آں
کہ ملالش نبے از رائحہ نیلوفر

دالست کہ روئے خلاص نیست۔ و تا جان او کہ حشاشۂ بکرمت و مطلوب پادشاہ است درمعرضِ ہہ بنیاد بہانہ باقی است استنفاثت کرد تا لحظۂ اماں دادند و ہم آنجا غسل وطہارتے کرد۔ بمصحفے کہ داشت تفاءل نمود۔ پس وصیت نامۂ بفرزندان وایں رقعہ بافاضل نیز بنوشت چون بقرآن تفاءل کردم برآمد إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ باریتعالےٰ چوں بندۂ خویش را دریں جہانِ فانی نیکو داشت وہیچ مرادے ازو دریغ نہ خواست کہ ہم دریں جہان بشارت جہانِ باقی بدو رسانند۔ چوں چنیں بود مولانا محی الدین و مولانا افضل الدین و مولانا شمس الدین و مولانا ہمام الدین و مشائخ کبار را کہ ذکر ھریک بتطویل مے انجامید و موضع احتمال نیکرد بشارت رسانیدن واجب نمود۔ تا دانند کہ قطع علائق کردہ روانہ گشتیم۔ ایشان نیز بدعاء خیر مدد دہند چوں از تحریر فارغ شد درمقام تسلیم برزبان راند۔ مصراع ہرچہ از تو آید خوش بود خواہی شفا خواہے الم۔ نماز دیگر را از روز دوشنبہ چہارم شعبان سنہ ثلاث و ثمانین و ستمائۃ چنانکہ ناظمِ ایں ابیات ذکر آں حال را در سمط تاریخ بدیں نمط تقریر کردہ است

بیت

خورشید ملک صاحب دیوان شرق و غرب
آنکش زمانه چاکر و گردون مرید شد
در سال خ چو جیم بفاگشت متصل
زان پس که دور مدت عمرش مدید شد
وقت نماز دیگرے اندر حدود اهر
روز دوشنبه چارم شعبان شهید شد

بسودای خیال فاسد غرۂ بیضاء او را که بیضۂ غراء صبح سعادت بود بچشمۂ خضراء تیغ بر ساهرۂ غبراء زمین چون چهرۂ حمراء شفق گردانیدند و چنان صاحبے را که ارحام مادر گیتی از اظهار مانند او تا جاوید عقیم باند بگواهی تیغ استشهاد کردند

بیت

گوهرے بود او که گردونش بنادانی شکست
گوهرے کو تا بدین گوهر شکن بگریستے
آتش و آب ار بدانستے که از گیتی چه رفت
آتش از غم خون شدے آب از حزن بگریستے

واین دو بیتے که زادۂ طبع یکے از فضلاء عصر است صورةً و معنیً در صنعت مراعاة نظیر حق او را بے نظیر آمد

بیت

از رفتن شمس از شفق خون بچکید
مه روی بکند و زهره گیسو ببرید

شب جامہ سیہ کرد در آں ماتم و صبح۔
برزد نفسے سرد و گریباں بدرید

خبر ایں واقعۂ ہائل و داہیۂ مشکل بھر ہر طرف از اطرافِ ممالک کہ رسید خواص و عوام الیف و حلیف انین و حنین گشتند۔ و اکابر و اصاغر باسلیق السان الیعین بکشودند شیراز باوجود آنکہ ہرگز بیمن قدوم صاحبے مشرف نشدہ بود اہالی بواسطۂ خیرات جاریۂ او کہ بر و فاجر و غنی و فقیر را فائض بود شکستہ بال و پریشاں حال شدند وجفت نالہ و دریغ گشت

بیت

الغیاث اے چرخ دوں کو صاحب عالی منش
آنکہ میبا زد نثار از خونِ دل چشم منش
صاحب آفاق شمس دین و دولت آنکہ بود
روی دولت با فروغ از نور رائے روشنش
مسند ار بے تکیہ اش گردن فراز و بعد ازیں
حشو باشد معنی او از میاں بیروں کنش۔
ور قلم بے دست او خواہد کہ گردد در فشاں
شاید ار یابد ز دست تیغ قاطع سرزنش

بعد از واقعۂ صاحب دیوان تمامت املاک او را در جمیع ممالک بابتجو درآوردند و اساس آں خیرات را منہدم گردانید و آثار آں مبارمنہدم

مصرعہ وَ اَیُّ نَعِیْمٍ لَا یُکَدِّرُہُ الدَّھْرُ ؁

اولاد او را یحیی و فرج اللہ و مسعود وا تابک کہ نجوم سپہر مکارم و نہال نورستۂ حدیقۂ
بسالت و جلالت بودند از عقب پدر بفرستادند و برآں اطفالِ بیگناہ رحمت نکرد
و بریں حال چوں مدتے بگذشت آروق خواجہ ہارون را بقتل آورد چہ مجد الدین
اثیر کہ از اکابر عصر بنعمت و ثروت موصوف و معروف بود و بنجدت و شہامت مذکور
و مشہور کماں سعایت آروق درزہ آوردہ بود کہ از اعمال بغداد مبالغ مال بخاصہ تصرف
نمودہ آروق بتوہم آنکہ خواجہ ہارون با وے دریں قضیت ہمراز است۔ و خود
سوابق مخالفت و مکاشرت و لواحق معاندت و مجاہرت درمیانہ ممہد بود بے
حکم یرلیغ ہر دو را بر تیغ گذرانید

مصرعہ یعنی ز سر بریدہ ناید آواز

و مقابر صاحب و اولاد در چرنداب تبریز است در شہور سنہ اثنین و تسعین و
ستمائیۃ ناقلِ ایں اخبار آنجا رسید۔ زیارت را ساعتے درآں مقام روح انگیز و
موضع سعادت بخش استرواح رفت۔ ہر دو برادر با ہفت پسر بعضے درجۂ
شہادت را با سعادت دنیا جمع کردہ و بعضے با صد ہزاراں دریغ از مصاحبت
روزگار کہ کمتر چاکری از آں ایشاں بودہ بمجاورت انس ابد و حوریان فردوس
گرائیدہ القاب و اسماءِ ایشاں را بعد ما کہ بر صفحات توقیعات منتقش بودے
بر الواح مقابر نقش کردہ بودند و از آیات تنزیل بر دیباچۂ لوح تربت ہر
یک آیتے مناسب مناسب او نوشتہ۔ از مشاہدۂ آں مشاہد و مراقد مراقد امانی
خمیدہ شدہ و رواں بر چہرۂ زہاب از دیدۂ شکوہ و ہیبت آں صنادیق در دیدۂ
اعتبار از مکانت صدور دست خبر می داد و سبب آنکہ در زمان حیات ایشاں از

سعادت نیل خدمت بر نقصے

مصرعہ مَا کُلُّ مَا یَتَمَنّیَ الْمَرْءُ یَتَّفِقُ

محروم افتادہ بود و بداغ خیبت موسوم شدہ، خاطر کہ بآتش تحسر در غلیان بود از شئمت روزگار تعجب می نمود، چون قاضی محکمہ ازل بحکم لم یزل تقدیر کردہ بود کہ باندک مدتے بساط خراسان از تمامت صنادید رقوم خالی ماند ہم در اثنا عجبت آن حال مزاج الجانی بتقریب ارکان حضرت با خواجہ وجیہ الدین متغیر شد و اورا خوف کردند۔ این دو بیت حسب حال گفتہ شد **شعر**

ما خود چہ دیدہ ایم ازین چرخ کوز پشت
با ورعنا بداشت و یا بے خطا بکشت
چون عاقبت فناست جہان دو رنگ را
خوہ زشت خوب باشد و خوہ نرم یا درشت

دانست کہ این نوبت خلاص متعذر است ہر چند پیش امرا و ارکان حضرت ضراعتہا نوشت فائدہ نکرد در مفتتح مکتوبے کہ پیش طو نمان قہستانی اصدار کردہ بود و در تواضع و تشفع مبالغت نمودہ و نام خود را ضعیف داعی وجیہ عاصی در قلم آوردہ این بیت فارسی مندرج ساخت

بیت

بود جانا غم ہجران تو ہر بارے سخت
رحم کن بر من دلخستہ کہ کار این بارست

عاقبت تیغ جان اورا از آشیانہ سفلی بجانب علوی رسانیدند،

مزاولت اعمال دیوانی وملابست اشغال این جهانی بوخامت مقضے است و دولت پنجروزہ را سرعت انتقال وارتحال حتمی مقتضے

شعر

مارست حرصِ دُنیا دُنبال او مگیر
دانی کہ چیست عاقبت حرص مارگیر
خواہی کہ عیشِ خوش بودت کار بر مراد
با نیستی بساز وکم کار و بارگیر
چوں روزگار کس ندہد پند آدمی
خواہی کہ پند گیری از روزگار گیر

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	سپاہے	سپاہے
〃	۱۱	جو	چو
۲	۲	شوقی	شوقی
〃	۸	بزرگر	زرگر
〃	۱۷	شریکے	شریکے
۳	۲	ہیئات رکوع گرفت	در صبح و شام ہیئات رکوع گرفت
〃	۵	دائرہ	دائرۂ
〃	۱۰	المجار	انجمار
۴	۵	عالی	حالی
〃	۱۳	صاحب	ساحب
۵	۹	نقدم	تقدم
۶	۱۲	ابن	ابی
〃	۱۶	خوب جہانیاں را	خوب روان ابی محمد خازن ندامت افزود و جہانیان را
۷	۱	بیچ	ہیچ
〃	۱۲	سینہ	سینۂ
〃	۱۴	شذر	شذر مذر
۹	۷	مسود فاضل	مسود و فاضل
۱۱	۵	اولیت	اولیت
〃	۷	کالی	کمال
〃	۱۹	ازقناعت فتن	از تناوب محن و تجاوب فتن
۱۴	۱۸	بسیطت	بسیط
〃	〃	جرائش	جرائش
۱۸	۳	تغالی	تغابی
〃	۵	باطل انکار	باطل و انکار
〃	۶	صحت	صحبت
〃	۱۷	تنجنقت	تجنب
۱۹	۳	وقد	وقد
〃	۱۹	قفنیت	قضیت
۲۰	۱	نبلیغ	تبلیغ
〃	۴	یاسرار	یاساء
۲۱	۴	ترتیب	ترتیب
〃	〃	کاتب	کاتب
〃	۱۷	رتبہ	رمہ
۲۲	۶	سواطات	سواطات
۲۳	۱	چنانچہ	چنانکہ
〃	۱۷	انداز	انذار
۲۴	۳	نیدن	نیرون
〃	۱۹	سوارائے	سوارانے
۲۵	۱	مصایق	مضایق
〃	۵	گردانیہ	گردانید
〃	۱۸	وشت	وحشت
〃	۱۹	وسائط	و وسائط
۲۶	۵	باعناد	باعناد
〃	〃	ازنطاق	نطاق
۲۷	۳	بقال	بفال
۲۹	۱۴	درین	بدین
۳۰	۱۵-۱۶	شائستگی والشان	شائستگی الشان
۳۱	۸	قطعہ	قطعۂ
۳۳	۳	قضاء بدرا	قضاء بدرا
〃	۴	زنالک	زنانک
〃	۶	بود بود	بود و بود
〃	۱۵	ـ مار	و مار
〃	۱۸	آبمین	الیمین
〃	〃	نشیمن	نشین
〃	۱۹	لے آموء	بے آہوء
〃	〃	ہنگ	بانگ
〃	〃	بانشغال	باشغال

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۸	بکاسات اقاداح	بکاسات واقداح
"	۱۱	زہرۂ	زہرہ
"	۱۳	گشتِ	گشت
۳۸	۸	سنبل روئے	سنبل موئے
"	"	حور	حورا
۳۹	۱۷	چناں	جناں
۴۰	۳	مامور	معمور
"	۱۵	جبین	چبین
"	۱۹	واد حنکت	وپا و حنکت
۴۲	۱	تابع	تابع
"	۱۰	عرض	عرض
"	۱۱	ذہر	دہر
"	"	عوض	عوض
"	۱۳	اعزہ	اعزۂ
۴۳	۱	اشتغال	اشتغال
"	۱۱	نخستِ	نخست
۴۴	۴	زبان استدامت	زبان باستدامت
۴۵	۱	درمیان	ازمیان
"	۲	عرصات	عرصات
"	۹	راہرۂ	ساہرۂ
"	۱۷	رغبتِ	رغبت
۴۶	۱۱	شما	شما
"	۱۷	مغازلت ومنانات	مغازلت ومعانات
"	۱۹	ایلیم	ایلیم
۴۷	۸	مام	یام
"	۱۳	قدر	قلعہ
"	۱۴	رہابین	رہابین
"	۱۵	اشباع	اشباع
۴۸	۵	وودنانہاء	رودخانہاء
"	۸	مستنعضر	مستحضر
"	۹	برائے	کہ برائے
"	۱۰	دارد	وارد
۴۹	۱۱	ممالکِ	ممالکِ قاآن
"	۱۵	پنجاہ	پنجاہ
"	۱۶	مثقالت	مثقالست
"	۱۷	از	زر

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۸	فطرہ	نقرہ
۵۰	۷	دوبست	دویست
"	۱۸	طولیان	طوطیان
۵۱	۵	دغور	وفور
"	۱۵	وجہہ	وجہہ
۵۲	۱	دقاتہ	دقاقہ
"	۴	خانبت	خانیت
"	۷	رہیم	دہیم
"	۹	باذعان	باذعان
"	۱۰	دلی پیش را	ولی پیش ازا
"	۱۷	نیمک	نیک
۵۳	۱۴	موتنفات	در موتنفات
۵۴	۱۶	فرخ فزائے	فرح فزائے
"	۷	روائی	زوائے
۵۵	۸	اسرار	اسرار ایشان
"	۹	ورائع	رائع
۵۶	۱۳	نمان گان	نمایان گان
۵۸	۱۴	بمزبد	بمزید
۶۳	۱۲	بشواید	بشواید
"	۱۸	الزبان	الزمان
۶۵	۳	دحساب	درحساب
"	۴	راز	راند
۶۶	۲	جوشان	چون دریا جوشان
۶۹	۱۱	ورا	اورا
۷۲	۹	ثواب	صواب
۷۶	۱	رغیبت	رغبت
"	۱۵	سخیف	سخیف عقل
۷۷	۱۹	قتل ہیم فرلط	قتل وبیم افراط
۸۴	۸	لاو	او
"	۱۰	ازلشکرہا	از اطراف لشکرہا
۸۶	۱	ہیج	ہیچ
"	۱۵	بابآب	باباب
۸۸	۱۱	سنیت	بہ سنیت
۹۰	۴	عجز	عجز
۹۴	۲	تاب	ناب
۹۶	۷	حیام	خیام

۳۳-۱۱۳ - پادشاہ چنگیز خان - پادشاہ جہانگیر چنگیز خان

۸۹ - ۳۳ خرّی - ملک کامل - از ملک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۱۴	خودرا	خودراه
۹۷	۹	خدمات	بخدمات
"	"	باسقاقی	باسقاقی
۹۸	۴	اوگنای	اوگناسی
"	۷	خوارزم	خوارزم
۱۰۰	۲	درین	درین نزدیکی
"	۱۷	مداخلت	مداقلت
۱۰۱	۱۶	احنیاط	احتیاط
۱۰۴	۱۵	اورافرستادند	اوراآتش فرستادند
۱۰۵	۱	بیزدار	نیزدار قنفذ آتاسی
"	۱۶	از	ار
۱۰۷	۱	سبری	عنبری
"	۲	سیم وزری	سیم وزری
"	۱۲	کاصداع	کاصداع
۱۰۸	۶	جوئی	چوئی
"	۱۵	فاخته	فاخته
"	۱۸	نرگس لاله	نرگس ولاله
۱۰۹	۵	کاسئہ	تاکاسئہ
"	۶	زر	زرّ
۱۱۰	۱۴	صاحت	صاحب
۱۱۱	۱۸	خانبت	خانیت
۱۱۳	۱۲	آلانبش	آلائش
"	۱۳	خال	خیال
"	۱۶	منیتین	متیقن
"	"	باتجیر	باتجبر
"	۱۷	داعیۂ	داعیۂ
"	۱۹	شعرای	شعری
"	"	تابان	تابان
۱۱۴	۱	نزه	نتره
"	۳-۴	بافضل الخطاب ...... بدیع	......
	۱۴	والشجر	والسحر
	۱	هم حدیث رازاست	همه حدیث سازست
	۹	عبیر	عبیر
	۱۱	سخصلی	سخلصی
	۱۱	خود	خرد
۱۱۷	۱۵	بینش	بینش
۱۱۸	۲	ابصوتے خوش	ابصوتے خوش واداۓ دلکش
"	۹	اعارب	اعزت
۱۲۰	۱	صدہزار	زیادت از صدہزار
"	۹	داند	وا داند
"	۷	ریختند	ریخت
"	۱۱	باستخدات	باستخداث
۱۲۴	۱۲	اسرر	اسرار
"	۱۸	لقب	نقیب
۱۲۶	۱۷	از بروتیت	و بروتیت
۱۳۴	۸	گومری	گوہری
۱۴۰	۱	ستمی	ترک ستمی
"	۱۶	کشندنارے	کشیدنارے
۱۴۲	۷	مقدم	مقدم
۱۴۳	۱	بشارت	باشارت
"	۶	قاعده	قاعدۂ
۱۴۴	۴	دانست	دانستند
"	۵	نباید	نباید
"	۱۶	آتش خودرا	آتش قهرخودرا
۱۴۵	۶	بگذرد	بگذرند
۱۴۶	۷	بجائز	جائز
۱۴۸	آخری	استناد	استناد
۱۵۱	۳	اپیچ	اپیچ
۱۵۲	۱۲	دناده	دناده
۱۵۳	۱۱	دنقاعس	او تقاعس
۱۵۵	۳	شاه را	شاه راه
"	۹	بانذ	بانده
۱۵۶	۱۶	تخاص	تخلف
۱۵۷	۵	باشد	باشید
۱۵۸	۱۴	استعداد	استعداد
"	آخری	مژگان اشک	مژگانش بزبان اشک
			آنخوجو با وقیالت
۱۵۹	"	باشکری	از باشکری
۱۶۴	۱۱	مغز	نغز
۱۶۶	۱۶	تحتین	تحسین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۵	عالے	عالمی
"	۱۰	کز	کر
۱۷۲	۶	حمام	حمام
۱۷۳	۲	حقت	حشت
۱۷۹	۸	اشتجار	اشجار
۱۸۲	۵	عنظت	غلظت
۱۸۶	۶	اعزا	اعزاء
"	۷	زنک	زنگ
"	آخری	تا	تا
۱۸۷	آخری	نفخہ صوریبیت	نفخۂ صوریبیت
۱۹۵	۱۷	امراء	امرارا
۱۹۸	۱۰	خنکت	خشکت
۱۹۹	۱۸	نمامت	تمامت
۲۰۱	آخری	مفتح	مقفتح
۲۰۴	۸	سقوس	مقوس
"	۱۰	توقیر	توفیر
۲۰۵	۷	"	"
۲۰۶	۱۰	سجزانہ	سخزانہ
"	آخری	درست	دست
۲۰۸	۱۲	ظواہر	زواہر
"	۱۳	خصر	خُصر
"	۱۵	دورا زاچشم پار خشان	دُور از چشم پار خسان
۲۰۹	۳	عیین	عین
"	۱۴	گر	اگر
۲۱۰	۱۵	مثنوی واخذت	بثنوی مواخذت
۲۱۱	۱۳	دشاخ	دشاح
۲۱۳	۱۶	سمکانبت	سمرکانبت
۲۱۵	۵	یافتہ	بافتہ
"	۸	اقتراء	افتراء
"	۹	اوزاز	اوزار
۲۱۸	۱۲	برخون	پرخون
۲۲۰	۱۶	واہ دی	واؤدی
۲۲۳	۱۰	گرد	گر
"	۱۴	غاذر	عاذر
"	۱۷	عمرار	عمراز
۲۲۵	۴	ششتر	شتر
۲۳۹	۸	بیمودند	تسارع بیمود
"	۱۰	فضول	فصول
"	۱۲	شتی و دو فصل	شتی و فصل
"	"	بسیط	دربسیط
۲۴۱	۱۲	بپند	می بپند
۲۴۸	۸	اِطراح وافراح	اِطراح و اِفرا
۲۵۳	آخری	سادنت	دہادنت
۲۵۴	۸	الق	الق
۲۵۹	۸	بداز	بداد
۲۶۵	۳	بالبسے	باسجے
۲۶۶	۱۶	لما	کما
۲۶۸	۱۷	ار	از
۲۷۰	۲	گرد	گرد
۲۷۳	۱۳	سخائب	سخازی
۲۹۵	۶	تہنقریب	تبضریب